قواطع البشر

عن انواع الشر

طبع في المطبع مفيد عام الكائن

في بلدة اكره في

الهجـ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حمی حومة اللبائر بقوامع النصوص الزواجر ونوامیس من لہ القواصم القوم عن ان یلمو بذلک الحمی اذا لم یخشوا من غضب الالہ ولم یسرعوا الی سوابغ رحمتہ ورحمة والصلوة والسلام علی سید رسلہ وخاتم انبیائہ ومصطفاہ وعلی آلہ وصحبہ وکل من نحا منحاہ

اما بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن ہم پاس رسول خدا صلعم کے بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی آیا جسکے کپڑے بہت سفید اور بال بہت سیاہ تھے اوسپر کوئی اثر سفر کا نظر نہین آتا تھا اور نہ ہم مین کوئی اوسکو پہچانتا تھا وہ حضرت کے پاس زانو سے زانو ملاکر بیٹھا اور اپنے ہاتھ گھٹنون پر رکھکر کہا اے محمد صلعم خبر دو مجھکو اسلام سے یعنی اسلام کیا چیز ہے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد رسول ہین اللہ کے اور پڑھا کر تو نماز اور دیا کر زکوة اور روزہ رکھ تو رمضان کا اور حج کر گھر کا اگر وہان تک تو راہ پا سکے اوسنے کہا تمنے سچ کہا ہمنے تعجب کیا کہ یہ شخص پوچھتا ہے اور پھر تصدیق کرتا ہے کہا خبر دو مجکو ایمان سے یعنے وہ کیا چیز ہے فرمایا ایمان یہ ہے کہ یقین لاوے تو اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور دن آخرت پر اور تقدیر کے

پر کہا تمنے سچ کہا خبر دو مجکو احسان سے یعنی وہ کیا شئے ہے فرمایا احسان یہ ہے کہ عبادت کرے
ی گویا تو اوسکو دیکھہ رہا ہے اور اگر تو اوسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھتا ہے الحدیث
اس حدیث کے آخر مین آیا ہے کہ حضرت نے کہا ای عمر تو جانتا ہے یہ سائل کون تھا مینے کہا
سول جانین فرمایا یہ جبرئیل ہین تمھارے پاس آئے تاکہ تمھین تمھارا دین سکھلائین انتہے
اس حدیث کو اہل حدیث حدیث جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین یہ حدیث دلیل قاطع و برہان ساطع ہے
اس بات پر کہ ملت اسلامیہ عبارت ہے درستی سے ان تین چیزون کی انمین سے اگر ایک شئے بھی
فوت ہو جاویگی تو انسان مسلمان نہوگا پھر جب یہ تینون چیزین کسی شخص مین جمع ہون تو اوسپر
واسطے ابقاء اسلام کے بچنا اضداد سے ان چیزون کے بھی واجب ہے کیونکہ اگر وہ اضداد اسلام
و ایمان و احسان سے نہ بچیگا تو اصل ملت مین خلل و نقصان پیدا ہوگا اسلام کی ضد کفر
توحید کی ضد شرک ہے ایمان کی ضد انکار رسالت و یوم آخر و انکار خیر و شر قدر و غیرہ ہے احسان
ہے اسلام عبارت ہے اعمال صالحہ سے ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی و اقرار لسانی
سے ا ... ہے اخلاص نیت و عمل صواب سے پھر گناہ اگر ان تینون چیزون کو بگاڑ دیتے
ہین ان تینون ... اور حسن عاقبت جب ہی ہوتی ہے کہ بعد قبول و التزام ان ہر سہ شئے
کے گناہون سے بچتا رہے عبادت و مناجات سے لذت اوٹھائے جو شخص گناہو نمین پھنسا
ہے اوسکو کچھہ مزہ طاعت کا نہین ملتا ہے اگر ایمان صحیح رہا اور بعد عذاب و عقاب کے آگ سے
نجات پاکر بہشت مین بھی گیا تو بھی وہی بات رہی جو کسی شخص غیور تجربہ کار نے کہی ہے بہشتی کہ
باین سوا فی وست سہم و ہد بد تیرازو. وزخ ست ؎

کسے کز لذت طاعت بود محروم سر ضناسن		کہ بگذارند در جنت و سلے با داغ حرمانش

اسلئے ہر مسلمان مومن محسن پر واجب ہے کہ جسطرح حسنات کو معلوم کرے اوسی طرح سئیات کا
بھی عالم ہو جائے کیونکہ جسطرح بدون معلوم کرنے حسنات کے درستی عبادت کی نہین کر سکتا ہے
جس سے جنت ملتی ہے اسیطرح بغیر دریافت کرنے سئیات کے معاصی سے بچ نہین سکتا جس سے

مستحق جہنم کا ہوتا ہے سو واسطے بیان کبائر باطنہ یعنی ذنوب قلوب کی قبل اس کے مین نے رسالۂ
قوامع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان لکھا ہے اوسمین گنتی اون کبائر کی ۶۶ کبیرۃ تک
پہنچی ہے اب اس رسالہ مین کہ یہ گویا دوسرا حصہ کبائر ظاہر کا ہے بیان بقیہ کبائر صوریہ یعنی افعال
جوارح کا کیا جاتا ہے انکی گنتی چارسو ایک کبیرۃ تک پہنچتی ہے یہ کبائر اگرچہ رتبہ مین کبائر باطنہ سے
کم ہین اسلئے کہ ان کبائر کے کرنیسے فسق و ظلم ثابت ہوجاتا ہے اور وہ کبائر حسنات کو کھاجاتے ہین
لکن یہ کبائر بھی فی نفسہ ایسے برے ہین کہ ذکر انکا ہمراہ شرک وکفر کے آیا ہے عبد اللہ بن عمر کہتے
ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کبائر یہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس روا
البخاری روایت متفق علیہ مین انس سے عوض یمین غموس کے شہادت زور آئی ہے ابوہریرہ کا
لفظ یہ ہے تم بچو سبع موبقات سے کہا وہ کیا ہین فرمایا شرک باللہ سحر اکل ربا اکل مال یتیم تولی من زحف
کے قذف کرنا محصنات مومنات غافلات کو متفق علیہ یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ خطران [illegible]
کا بھی بہت بڑا ہے اسلئے کہ حضرت نے انکو ہمراہ اشراک باللہ کے ذکر کیا ہے پھر بعض کبائر ایسے
بھی ہین کہ وہ سرحد کفر تک پہنچا دیتے ہین اگرچہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہین ہوتا
لکن کبیرہ کبیرہ مین فرق ہے کبھی بعض اعمال کفر کو بھی کبیرہ بولتے ہین سو ایسا کبیرہ اگر ایمان کو کھو دے تو
کیا دور ہے عیاذا باللہ اس جگہ مقصود ہمارا یہ ہے کہ ہم کبائر ظاہرہ کو گن گن کر ترتیب وار ابواب فقہ
پر نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کرین جو بسط ہمنے رسالۂ اولی مین وقت شمار کرنے کبائر باطنہ کے کیا
اوتنا طول اسمین نہ دین اسلئے کہ وہ تعداد مین کمتر تھے اور یہ گنتی مین بیشتر ہین کہان چہیاسٹھ کبائر
اور کہان چارسو ایک کبائر رہی تفصیل انکی سو وہ کتاب زواجر پر محول ہے بہرحال واسطے اجتناب
کرنیکے معاصی سے یہ بھی غنیمت ہے کہ علم اجمالی کل سیئات کا مع نام ونشان ومقام کے معلوم ہوئے
اس رسالہ کا نام قواطع البشر عن انواع الشر کہا گیا ہے رسالہ اولی مین اختلاف اقوال کا بابت حد
کبیرہ وتعداد کبائر مذکور ہوچکا ہے اس جگہہ سوا اسامی کے اہل علم پر کلام حد وتعداد مذکور پر اختصار
کیا جاتا ہے کیونکہ بغیر معلوم ہونے صفت وحد کبائر کے حقیقت معاصی کی ظاہر نہین ہوسکتی ہے

یرہ وکبیرہ کا دریافت نہین ہوسکتا ہے اسلئے یہان مقدمہ مین تعریف وتحدید کبائر کی لکھی
گئی بعدہ ابواب فقہ پر ضبط کبائر کا کیا گیا ہی خاتمہ کتاب کو فضائل ومتعلقات توبہ پر تمام کیا گیا ہے
والله الحمد آج ۱۰ صفر روز دوشنبہ ۱۲۸۲ ہجری کو لکھنا اس رسالہ کا شروع کیا ہے رب یسر وتمم بالخیر
وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب **مقدمہ** ایک جماعت اہل علم نے
کہا ہے کہ گناہون مین کوئی سا گناہ بھی صغیرہ نہین ہے سارے معاصی کبیرہ ہین صغیرہ اسلئے کہتے
ہین کہ دوسرا گناہ اوس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے ابن فورک نے اپنی تفسیر مین اسی قول کو اختیار کیا ہے
اور آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه کی تاویل خلاف ظاہر تنزیل کی ہے استاد ابو اسحق
اسفراینی اور قاضی ابوبکر باقلانی وامام الحرمین کا قول کتاب ارشاد مین وابن قشیری کا قول کتاب
مرشد مین اور اشاعرہ کا قول نزدیک ابن فورک کے بھی یہی ہے کہ سارے معاصی کبائر ہوتے
ہین تقی الدین سبکی نے اسپر اتفاق شافعیہ کا نقل کیا ہے مگر جمہور علما کا یہ قول ہے کہ گناہ دو طرح کے
ہین ایک صغیرہ دوسرے کبیرہ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ الله پاک نے فرمایا ہے وکرہ الیکم الکفر
والفسوق والعصیان اس آیت مین ذنوب و آثام وسیآت کے تین رتبہ بتلائے ہین بعض معاصی
کو فسق ٹھیرایا ہے نہ بعض کو یہ دلیل ہے تقسیم پر دوسری آیت مین کہا ہے الذین یجتنبون کبائر
الاثم والفواحش الا اللمم اس سے معلوم ہوا کہ لمم صغائر ہوتے ہین اسی طرح حدیث مین بھی
آیا ہے کہ کبائر سات ہین یا نو یا زیادہ اگر سارے گناہ کبائر ہوتے تو حاجت تخصیص بعض ذنوب کی
ساتھ کبیرہ ہونیکے کیا تھی غرضکہ جسکا مفسدہ بڑا ہے وہ کبیرہ ہے اور جسکا فساد کم ہے وہ صغیرہ ہے
یہ آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نکفر عنکم سیئاتکم دلیل صریح ہے اس بات پر کہ گناہ
دو طرح کے ہوتے ہین ایک کبائر دوسرے صغائر اسی لئے غزالی نے کہا ہے لا یلیق انکار الفرق
بین الکبائر والصغائر وقد عرفا من مدارك الشرع **ف** حد کبیرہ مین اختلاف
ہے ایک قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہوتا ہے جسکے مرتکب پر بالخصوص کوئی وعید شدید بنص کتاب و
سنت آئی ہو یہ قول بہ و منہ کا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ جس معصیت پر حد واجب ہے وہ کبیرہ ہوتی ہے

یہ قول بغوی کا ہے رافعی نے کہا یہ حد اگلی حد سے اصح ہے اگرچہ میل علماء کا طرف ترجیح قو
اول کے ہے صاحب حاوی صغیر نے جزم کیا ہے رجحان قول اول کا اذرعی نے کہا ہے قول
کو راجح کہنا نہایت بعید ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جس چیز کی تحریم پر اللہ نے قرآن مین نص کی ہے یا
جنس مین حد واجب آتی ہے یا وہ کام مخالف اجماع کے ہے وہ کبیرہ ہے چوتھا قول یہ ہے کہ
جس گناہ مین گناہ کرنے والا کچھ بے پروائی کرتا ہے تو وہ کبیرہ ہے اس قول کو ابن قشیری نے مرشد
مین اور سبکی نے اختیار کیا ہے برماوی نے کہا ہے متاخرین نے اسکو ترجیح دی ہے بعض محققین
نے کہا ہے یہ قول جامع جملہ تعاریف ہے پانچوان قول یہ ہے جس گناہ سے حد واجب آتی یا وعید
وعید متوجہ ہو وہ کبیرہ ہے اسکو ماوردی نے حاوی مین ذکر کیا ہے چھٹا قول یہ ہے کہ جو چیز بعینہ حرام
اور فی نفسہ منہی عنہ ہو وہ کبیرہ ہے یہ قول حلیمی کا ہے وہ کہتے ہین کوئی گناہ ایسا نہین ہے جسمین کوئی صغیرہ کبیرہ نہو بجز کفر کے کہ
وہ اکبر کبائر ہے وہان کوئی نوع صغیرہ کی نہین ہے ساتوان قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ فعل ہے جسکو
قرآن مین حرام کہا ہے یعنی بلفظ تحریم اور وہ چار چیزین ہین جیسے لحم خوک مال یتیم وغیرہ لیکن یہ
حصر ممنوع ہے آٹھوان قول یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی حد حاصر نہین ہے بلکہ اللہ نے اسکو مخفی رکہا ہے
تاکہ لوگ ہر گناہ منہی عنہ سے بچتے رہین ایسا نہو کہ صغائر مین گھس پڑین واحدی کا قول یہی ہے
مگر یہ بات کچھ ٹھیک نہین پڑتی کبیرہ کے لئے حد معلوم ہے نوان قول حسن و ابن جبیر و مجاہد و ضحاک
کا ہے کہ کل ذنب اوعد فاعلہ بالنار یعنی جس گناہ پر فاعل کے لئے وعدہ آگ کا ہے وہ کبیرہ
ہے دسوان قول ابن عبد السلام کا یہ ہے کہ مفسدہ گناہ کو مفاسد کبائر منصوصہ پر عرض کرے اگر
اوسے کم نکلے تو وہ صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ ہے لکن اذرعی نے اسپر اعتراض کیا ہے گیارہوان قول
ابن الصلاح کا ہے جسکو جلال بلقینی سے نقل کیا ہے کہ جو گناہ اتنا بڑا ہو کہ اوسپر اطلاق کبیرہ کا ہوسکے
وہ کبیرہ ہے اوسکی کچھ علامتین ہین جیسے ایجاب حد وعید نار وصف فاعل بہ فسق ولعن ابن
عباس نے کہا ہے الکبائر کل ذنب ختمہ اللہ بنار او غضب او لعنۃ او عذاب رواہ
ابن جریر ابن حجر مکی زواجر مین کہتے ہین کہ مقصود ان ساری حدود سے فقط تقریب ہے و

تعداد کبائر مین — ہین ہین وکیف یمکن ضبطہا ولا طمع فی ضبطہ ۔
[illegible] ابن عباس اور ایک جماعت نے کہا ہے کبائر وہ ہین جنکا ذکر اوّل سورۂ نساء مین آیا ہے
[illegible] سات ہین بدلیل خبر صحیحین اجتنبوا السبع الموبقات لکن اسمین کوئی دلیل حصر
کبائر پر سات مین ہے اگرچہ علی وعطا وعبید اسی کے قائل ہین کسی نے کہا پندرہ ہین کسی نے کہا چودہ
ہین کسی نے کہا چار ہین ابن مسعود نے کہا تین ہین دوسرا قول انکا یہ ہے کہ دس ہین ابن عباس نے
کہا ستر ہین سعید بن جبیر نے کہا سات سو ہین یعنے باعتبار اصناف انواع کے ذہبی نے کہا ہے اپنی
تالیف مین بڑی کوشش سے اونکو گنا تو چالیس سے زیادہ پایا شیخ الاسلام علائی نے اس باب
مین ایک جزء لکھا ہے وہ افعال جنکو حدیث مین کبیرہ کہا ہے اونکو یکجا گنا ہے وہ سب پچیس ۲۵ ہین
پھر کہا ھی مجموع ما فی الاحادیث منصوصًا علیہ انہ کبیرۃ لکن زواجر مین کچہ اور بھی
منصوصات بڑہا کر تینسٹھ کبیرہ گنے ہین اور جن حدیثون سے علائی نے استدلال کیا ہے اونکو ذکر کیا
ہے ابو طالب مکی نے کہا ہے کبائر سترہ ہین اسکے بعد زواجر مین بیان تحذیر کا معاصی صغیر وکبیر
سے بذکر احادیث کیا ہے پھر یہ کہا ہے کہ بڑا زاجر ذنوب سے خوف اللہ کا اور ڈر اوسکے انتقام وسطو
کا اور حذر اوسکے عقاب وغضب وبطش سے ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم
فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم وباللہ التوفیق

کتاب الطہارۃ

باب برتنون کا

فصل کھانا پینا ظروف زر وسیم مین گناہ کبیرہ ہے

حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو شخص کھاتا پیتا ہے برتنون مین سونے چاندی کے

وہ اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی بھرتا ہے رواہ مسلم وابن ماجۃ طبرانی کا لفظ یہ ہے مگر یہ
کہ توبہ کرڈالے نسائی کا لفظ انس سے یہ ہے کہ نہی کی ہے اکل وشرب سے ظروف زر وسیم مین اصل
نہی مین تحریم ہوتی ہے یہ تحریم مرد عورت دونون پر یکسان ہے صلاح الدین علائی نے اسکو کبیرہ
کہا ہے جلال بلقینی بھی اسیکے قائل ہین لکن اذرعی وجمہور کہتے ہین صغیرہ ہے قول اصل اولی
وارجح ہے زواجر مین کہا ہے کہ ذکر کھانے پینے کا اس حدیث مین مثال ہے ورنہ سائر وجوہ استعمال
کے ملحق ہین ساتھہ اوسکے اور مراد برتن سے ہر وہ چیز ہے جسکو واسطے کسی استعمال کے بنایا
ہے اس صورت مین سلائی سرمہ کی اور سرمہ دانی اور خلال اور سلائی کان کے میل نکالنے کی
بھی اسی حکم مین داخل رہیگی انتہی پھر مسائل متفرعہ فقہ ذکر کیے ہین لکن اہل حدیث کا یہ مختار ہے
کہ استعمال زر وسیم کا اکل وشرب مین منع ہے نہ ہر شئے مین اسکی تفصیل روضہ ندیہ مین لکھی گئی ہے
اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین بھی مذکور ہے **ف** حیلہ استعمال ظروف نقدین کا یہ
بتایا ہے کہ اوسمین سے چیز کو دست چپ یا دوسرے ظرف مین لیکر پھر دست راست سے استعمال
مین لائے کیونکہ اسکو عرف مین استعمال ظرف نقد نہین کہتے ہین سو یہ حیلہ اگرچہ حرمت مباشرت
استعمال ظرف سے مانع ہے لکن حرمت استعمال وضع مظروف سے ظرف مین اور حرمت اتخاذ ظرف
کے لیے کافی نہین ہے زواجر مین کہا ہے فتامل ذالک فانہ مہم وربما یتوہم من کلام
نفع ہذہ الحیلۃ فی الکل انتہی مین کہتا ہون کہ یہ حیلہ بالکل لغو ہے اسلیے کہ جب ایک
ہاتھہ مین لیکر دوسرے ہاتھہ پر اوسمین سے کوئی چیز رکھی تو استعمال ظرف کا ہوگیا مانا کہ خود اوسکے
اندر نہ کھایا نہ اوس سے کچھہ پیا اس سے کیا ہوتا ہے اصح قول اس باب مین وہی قول اہل حدیث
کا ہے واللہ اعلم

باب بھول جانا کسی حرف یا آیت قرآن کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے دکھلائے گئے مجکو گناہ میری امت کے نہین دیکھا مینے کوئی

گناہ بڑا اس سے کہ ایک آدمی کو کوئی سورت یا آیت قرآن کی دیگئی ہو پھر وہ اوسکو بھول جائے رواہ الترمذی والنسائی لکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے نووی نے اوس کے اسناد کو ضعیف بتایا ہے مراد ضعف سے انقطاع ہے نہ ضعف راوی اور مطلب ارسال کرتا ہے اور سند ابوداؤد مین یزید راوی ضعیف ہے ابن عدی نے اوسکو شیعۂ اہل کوفہ سے گنا ہے ابوداؤد کا لفظ سعد بن عبادہ سے یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو قرآن پڑھتا ہو پھر اوسکو بھول جائے مگر ملیگا وہ اللہ سے دن قیامت کو اجذم ہو کر معلوم ہوا کہ نسیان قرآن کا گناہ کبیرہ ہے رافعی اسی طرف گئے ہین علائی نے نووی سے نقل کیا ہے اختیار ہی ان نسیان القرآن من الکبائر لحدیث فیہ انتھی اجذم کہتے ہین دست بریدہ کو قالہ ابو عبیدۃ ابن قتیبہ نے کہا ہے اجذم یہان بہ معنے مجذوم ہے ابن الاعرابی نے کہا ہے اجذم کے یہ معنی ہین کہ نہ اوسکے لئے کوئی حجت ہو اور نہ اوسمین کوئی خیر اسی طرح سوید بن غفلہ سے بھی کہا ہے بلقینی و زرکشی کہتے ہین مراد وہ نسیان ہے جو تکاسل و تہاون سے ہو ابو شامہ شیخ نووی و تلمیذ ابن الصلاح کہتے ہین مراد نسیان سے ترک عمل ہے قرآن کی شان دن قیامت کو دو طرح ہو گی ایک یہ کہ وہ شفیع ہو گا واسطے اوس قاری کے جسنے عمل کرنا اوسپر فراموش نہین کیا ہے دوسرے شاکی ہو گا ناسی کا جسنے تہاون کیا ساتھ اوسکے اور اوسپر عمل نہ کیا ایک تہاون یہ ہے کہ تلاوت کرنا بھول گیا ہے ۔ — قرطبی نے کہا کوئی کہے حفظ جمیع قرآن کا کچھ واجب نہین ہے تو پھر تغافل حفظ پر کیا ذم ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو قرآن کو جمع کرتا ہے وہ اپنی ذات و قوم مین عالی رتبہ ہو جاتا ہے اور جو اوسکو حفظ کر لیتا ہے اوسکے دونون پہلو مین نبوت سندرج کر دیجاتی ہے اوسکو اہل اللہ اور خاصۂ خدا کہتے ہین سو حسبۃ رتبہ شہیر الثواب تغلیظ عقوبت مناسب ہوئی انتھی ✤

فصل جھگڑنا اور حجت کرنا قرآن یاد مین واسطے ایک جہت کے یہ کبیرہ ہے

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے تم مجادلہ نکرو قرآن مین کیونکہ جدال کرنا اوسمین کفر ہے رواہ الطیالسی

والبیہقی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جدال کرنا قرآن مین کفر ہے رواہ الحاکم ابو داؤد کا لفظ یہ ہے المراء فی القرآن کفر سجزی کا لفظ ابو سعید سے یہ ہے کہ نہی فرمائی ہے جدال سے قرآن مین ابن عمر کا لفظ یہ ہے چھوڑ دو تم جھگڑنا قرآن مین سے اگلی استون پر لعنت ہوئی یہان تک کہ وہ مختلف ہوئے قرآن مین بیشک جھگڑنا قرآن مین کفر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ تم ممارات نکرو قرآن مین بیشک مراء قرآن مین کفر ہے اس باب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین **ف** زواجر مین کہا ہے مینے نہین دیکھا کہ مجھسے پہلے کسی نے اسکو کبیرہ گناہ مرا فی القرآن کا نام کفر رکھنا دلیل ظاہر ہے اسکے کبیرہ ہونے پر حدیث بخاری مین آیا ہے ابغض الرجال عند اللہ الالد الخصم یعنی بڑا دشمن خدا کو وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو سو جبکہ مطلق خصومت کا یہ حکم ہے تو مخاصم فی القرآن بالاولی اصحاب کبیرہ شہیر لگا جدال و مراء قرآن مین اگر مؤدی طرف اعتقاد تناقض حقیقی یا اختلال نظم کی ہے تو کفر حقیقی ہے اور اگر ذرا لوگون کو وہم مین ڈالنا ہے یا کسی شبہہ مین پھانسنا تو کبیرۂ عظیمہ ہے گو کفر نہو **حکایت** ایک شخص نے اس آیت کا سوال کیا تھا فاقبل بعضھم علی بعض یتساءلون **مع قولہ تعالی** فلا انساب بینھم ولا یتساءلون اور اس آیت کا **قولہ تعالی** الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم **مع قولہ تعالی** یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم **وقولہ تعالی** ھذا یوم لا ینطقون عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو مار پیٹ کر مدینہ سے نکال دیا حالانکہ یہ ایک ادنی شبہہ تھا اسلئے کہ اونکو یہ خوف ہوا کہ کہین یہ دروازہ مراء و جدال کا کتاب اللہ مین کھل نجائے اور لوگ قرآن منزہ مکرم مین اعتقاد کسی نقص کا کرنے نلگین **ع**

سر چشمہ باید گرفتن بہ میل	چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل	

ف یہ آیات محمول مین اختلاف احوال مواقف عرصات پر کہ کسی جگہ ایسا ہوگا اور کسی جگہہ ویسا بہرحال جدال قرآن مین یا تو کفر ہے یا کبیرہ ہے انتہی حدیث کا لفظ تو یہی ہے کہ کفر ہے یعنے جبکہ بارادۂ قہر و غلبہ وا باحت بدعت ہو **ف** حدیث مین آیا ہے جسنے قرآن پڑھا اسلئے

کہ لوگون کا مال کہائے وہ آویگا دن قیامت کو اوسکا منہ ایک استخوان بے گوشت ہوگا رواہ البیھقی ابی ابن کعب سے نے ایک آدمی کو قرآن سکہایا تہا اوسنے تحفہ مین ایک کمان انکو بہیجی آنہون نے حضرت سے پوچہا فرمایا اگر تو اوسکو لیتا تو ایک کمان آگ کی لیتا رواہ البیھقی وضعفہ ابو نعیم کا لفظ یہ ہے جسنے قرآن پر اُجرت لی اوسنے اپنی نیکیان دنیا مین جلد لے لین قران اوس سے دن قیامت کو حجت کریگا ایک جماعت نے مطابق ظاہر ان احادیث کی استیجار کو تعلیم قران کے لئے حرام کہا ہے اور اکثر نے جائز کہا ہے بدلیل حدیث ان احق ما اخذ تم علیہ اجرا کتاب اللہ

باب قضا کرنا حاجت کا راہ مین گناہ کبیرہ ہے

ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جسنے ڈالا پاخانہ اپنا راہ پر مسلمانون کے اوسپر لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور سارے لوگون کی رواہ الطبرانی والبیھقی بسند رواتہ ثقات الا محمد بن عمرو الانصاری طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے جسنے ایذا دی مسلمانون کو اونکی راہون مین واجب ہوئی اوسپر لعنت اونکی خطیب کا لفظ یہ ہے جسنے پاخانہ پہیر کنارہ نہر پر جہان وضو کیا جاتا ہے یا پانی پیا جاتا ہے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیون کی احمد کا لفظ یہ ہے بچو تم تین ملاعن سے پاخانہ پہرنا نیچے سایہ کے یا راہ مین یا مجمع آب مین مسلم مین ذکر دو لاعنین کا آیا ہے ایک تخلی کرنا طریق مین دوسرے سایہ مین ف لعن کا آنا علامت ہے کبیرہ ہونے کی لکن ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ چونکہ حدیث اول ضعیف ہے اسلئے اصح یہ ہے کہ یہ فعل مکروہ ہے یعنی حرام انتہی مگر حدیث مسلم کی صحیح ہے اس وجہ سے اوسکا کبیرہ ہونا راجح ٹہیریگا*

فصل پرہیز نکرنا پیشاب سے بدن یا کپڑے مین گناہ کبیرہ ہے

صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت کا گزر دو قبر پر ہوا اونکو عذاب کیا جاتا تہا فرمایا انمین ایک چغلخور تہا دوسرا پیشاب سے پرہیز نکرتا تہا دوسری حدیث مین آیا ہے عامۂ عذاب قبر

بول سے ہوتا ہے اسکی سند لاباس بہ ہے تیسری حدیث کا لفظ یہ ہے اکثر عذاب قبر کا بول سے
ہوتا ہے چوتھی حدیث مین آیا ہے بچو پیشاب سے پہلا حساب بندہ کا قبر مین بابت اسی بول
کے ہوگا **ف** ان حدیثون مین تصریح ہے اس بات کی کہ عدم تنزہ بول سے کبیرہ ہے
ایک جماعت شافعیہ نے اسکی تصریح کی ہے سب سے سابق اس باب مین بخاری ہین۔
اونہون نے ترجمہ باب کا یون لکھا ہے باب من الکبائر ان لا یستنزہ من البول سو جبکہ
حکم بول کا یہ ہے تو عدم تنزہ غائط سے بالاولی کبیرہ ٹھیریگا اسیلئے غسل محل غائط مین مبالغہ
کرنا مستحب ہے قدرے استرخاء کرے تاکہ جو نجاست تضاعیف شرح حلقۂ دبر مین ہو وہ
دہل جاوے اکثر لوگ جو استرخا نہین کرتے ہین اور محل کو اچھی طرح نہین دہوتے وہ
نماز بحالت نجاست پڑہتے ہین **حکایت** ائمہ نے کہا ہے کہ ابن ابی زید مالکی کو خواب
مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس بات پر کہا میننے اپنے
رسالہ مین بذیل باب الاستنجاء یہ لکھا تھا وأن یسترخی قلیلا انتہی سب سے پہلے یہ
بات انہین سے لکھی ستی السنان جب اندکے ارخاء مقعد کرتا ہے تو تضاعیف و تشنج فم دبر
مین پانی پہنچ جاتا ہے اور تنقیہ کامل ہوجاتا ہے بخلاف اوس غسل کے جو بدون اس امر
کے کیا جاتا ہے ❊

باب وضو کا

ترک کرنا کسی شئے کا واجبات وضو سے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جسنے خلال نکیا
اپنی اونگلیون کا پانی سے تو خلال کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے آگ سے رواہ الطبرانی
فی الکبیر صحیحین مین ابوہریرہؓ سے مرفوعا آیا ہے ویل للاعقاب من النار دوسرا لفظ یہ ہے
ویل للعراقیب من النار احمد کا لفظ یہ ہے حضرت نے نماز مین سورہ روم پڑہی کچھ شبہہ
لگا فرمایا شیطان نے مجکو شبہہ لگا دیا قراءت مین بسبب اون لوگون کے جو آتے ہین نماز کو

بغیر وضو کے تم جب نماز کو آؤ تو اچھی طرح وضو کرو اسکی سند صحیح ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تمام
نہین ہوتی نماز کسیکی جب تک کہ وہ اچھی طرح وضو نکرے جسطرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے الحدیث
رواہ بسند جید حدیث طبرانی مین بسند لاباس بہ مرفوعاً آیا ہے تخلیل وضو کی یہی مضمضہ
واستنشاق ہے اور خلال کرنا ہے اونگلیو نمین اور تخلیل طعام کے صاف کرنا ہے منھ کا کوئی
شئے دونون فرشتون پر اس سے زیادہ سخت تر نہین ہے کہ وہ درمیان دانتون کے کوئی طعام
دیکھین اور وہ کھڑا نماز پڑہتا ہو **ف** ان حدیثون سے وعید شدید تارک غسل دست وپا
پر مستفاد ہوتی ہے بقیہ واجبات وضو کا اسی پر قیاس کیا گیا ہے مجھسے پہلے اسکو کسی نے
کبیرہ نہین گنا انتہی ❖

باب نہانیکا خشک رہنا بعض بدن کا غسل جنابت مین گناہ کبیرہ ہے

علیؓ مرتضیٰ مرفوعاً کہتے ہین جسنے چھوڑی جگہہ ایک بال کی اپنے بدن مین جنابت سے اوسکے ساتھ
آگ مین ایسا اور ایسا کیا جائیگا علیؓ کہتے ہین اسیلئے مین اپنے سر کا دشمن ہون اور وہ
اپنے بال کاٹ ڈالتے تھے یعنی سر منڈواتے تھے رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ و
ابن ابی شیبۃ ابن جریر کا لفظ مرفوعاً وموقوفاً یہ ہے ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے بیہقی نے مرسلاً
وابن جریر نے موصولاً اتنا اور زیادہ کیا ہے تم تر کرو بال کو صاف کرو کہال کو احمد کا لفظ یہ
ہے اُمی عائشہ ہر بال پر جنابت ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے ڈرو تم اللہ سے اور اچھی طرح نہاؤ
یہ امانت تمہاری دی گئی ہے یہ سریرت تمہارے پاس امانت رکھی گئی ہے **ف** اول
حدیث وعید شدید ہے اوس سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہوتا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ ترک غسل
مستلزم ہے ترک نماز کو



فصل ننگا ہونا بلا ضرورت نکلے اور داخل ہونا حمام مین بغیر ازار کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن ماجہ مین آیا ہے بات نہ کرین دو آدمی وقت پاخانہ پہرنیکے کہ ہر ایک دوسرے کے ستر کو دیکھتا ہو کیونکہ اللہ اس حرکت پر اونکو دشمن رکھتا ہے ابن السکن و ابن قطان کا لفظ یہ ہے جب پاخانہ پہرین دو آدمی تو ہر ایک دوسرے سے چھپ جاوے تیسری حدیث مین آیا ہے نگاہ رکھہ تو اپنے ستر کو مگر اپنی جورو اور لونڈی سے کہا اگر بعض لوگ بعض مین ہون یعنے مجمع ہو فرمایا اگر تجھسے بن سکے کہ کوئی تیرے ستر کو نہ دیکھے تو تو مت دکھا کہا بہلا اگر اکیلا ہو فرمایا اللہ احق ہے بہ نسبت لوگون کے کہ اوس سے شرم کرین رواہ احمد و اہل السنن الاربعۃ چوتھی حدیث کا لفظ یہ ہے اللہ پردہ دار ہے حیا و ستر کو دوست رکھتا ہے تم مین جب کوئی نہائے تو چھپ جائے رواہ احمد و ابو داؤد والنسائی جبار بن صخر نے کہا ہے ہم منع کئے گئے ہین کہ کوئی ہمارا ستر دیکھے رواہ الحاکم طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے مجکو نہی کی گئی ہے کہ مین برہنہ چلون ترمذی کا لفظ یہ ہے دور رہو تم برہنگی سے تمہارے ساتھ وہ رہتے ہے جو جدا نہین ہوتا تمسے مگر وقت پاخانہ پہرنے کے اور وقت جانے مرد کے پاس اپنی بی بی کے سو تم اون سے شرم کرو اور اونکا اکرام رکھو **حکایت** ابن جریج نے کہا مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ایک مزدور ننگا نہاتا تھا فرمایا مین دیکھتا ہون کہ تجکو خدا سے شرم نہین آتی ہے تو اپنی مزدوری لے اور جا رواہ عبد الرزاق نسائی و ترمذی و حاکم کا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ نجاوے حمام مین مگر ازار پہنے ہوئے اور داخل نکرے اپنی بی بی کو حمام مین ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے قریب ہے کہ فتح ہوگی تمپر زمین عجم کی تم وہان گھر پاؤگے جنکو حمامات کہتے ہین سو نجاوین اوسمین مرد مگر ازار سمیت اور منع کرو عورتون کو وہانکے جانیسے مگر بیمار یا نفاس والی ایک روایت صحیحہ مین آیا ہے حمام حرام ہے میری امت کی عورتون پر کہتے ہین عمر بن عبد العزیز نے اسی روایت کے سبب سے

عورتون کو حمام مین جانیسے منع کردیا تہا سنن اربعہ کا لفظ یہ ہے براگہر حمام ہے جسمین آوازین بلند ہوتی ہین عورات مکشوف ہوتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سی حدیثین بہ مقدمہ حمام کے لکھی ہین اور یہ حدیث روایت کی ہے لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ حاکم کا لفظ یہ ہے کہ ناف سے زانو تک ستر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ ران مسلمان کی ستر ہے حاکم کا لفظ یہ ہے کہ چہپا اپنی ران کو ران عورت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے الفخذ عورۃ ابوداؤد وابن ماجہ وحاکم کا لفظ یہ ہے مت کہول اپنی ران اور نہ دیکہہ توران کسی شخص مردے زندے کی حاکم کا لفظ یہ ہے ستر مرد کا مرد پر جیسے ستر عورت کا مرد پر اور ستر عورت کا عورت پر جیسے ستر عورت کا مرد پر یعنی ہر ستر کا دیکہنا حرام ہے ❋ مقتضی ان احادیث کا یہ ہے کہ کشف عورت صغری یا کبری کا سامنے کسیکے سوائے بی بی یا لونڈی کے حلال نہین ہے کبیرہ ہے ابراہیم علبتی نے کہا ہے کشفہا فسق بین الناس المغلظة والمخففة فی الحمام وغیرہا مغلظہ سے مراد سبیلین ہین شافعی کے نزدیک ایسے شخص کی گواہی درست نہین ہے جو حمام مین ننگا جاوے سو یہ کبیرہ کی شان ہے اسیطرح دیکہنا کسی کے ستر کا کبیرہ ہے بحدیث لعنت ناظر ومنظور اسی طرح دیدہ ودانستہ کسی اجنبی عورت یا امرد کی طرف بغیر حاجت نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے ❋

باب حیض کا صحبت کیجئے ناز ن حائض سی گناہ کبیرہ

ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی آیا پاس حائض کے اوسکی فرج مین یا کسی عورت کی دبر مین یا کسی کاہن کے پاس گیا تو وہ منکر ہوا اوس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی ترمذی نے کہا بخاری نے اس حدیث کو ضعیف الاسناد کہا ہے اور نسائی نے اسکو ابوہریرہ سے موقوفًا روایت کیا ہے ف محاملی وشافعی نے اسکو کبیرہ گنا ہے ❋



کتاب الصلوٰۃ

ترک کرنا کسی نماز فرض کا عمداً گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین احمد کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ یعنی آدمی اور کفر کے درمیان میں یہی ترک کرنا نماز کا فرق ہے مسلم کا لفظ یہ ہے بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ یعنی درمیان مرد اور شرک یا کفر کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابوداؤد ونسائی کا لفظ یہ ہے نہیں ہے درمیان بندہ اور کفر کے یعنی کچھ فرق مگر چھوڑنا نماز کا ترمذی کا لفظ یہ ہے درمیان کفر وایمان کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر کے یہی ترک کرنا نماز کا ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے صحیح کہا ہے حاکم نے کہا فلا یعرف له علة دوسرا لفظ یہ ہے وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہے نماز ہے جسنے اوسکو ترک کیا وہ کافر ہوا طبرانی کا لفظ باسناد لاباس بہ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً وہ کھلا کافر ہوگیا دوسرا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر یا شرک کے ترک صلوٰۃ ہے جب نماز چھوڑ دی تو کافر ہوگیا تیسرا لفظ یہ ہے لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکہا فقد اشرک چوتھا لفظ یہ ہے رسیاں اسلام کی اور قواعد دین کے تین ہیں جنپر بنیاد ہے اسلام کی جسنے ایک کو بھی اونمیں سے ترک کیا وہ کافر حلال الدم ہوگیا گواہی دینا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی نماز فرض پڑھنا روزہ رمضان کا رکھنا اسکی سند حسن ہے پانچواں لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا ایک کو اونمیں سے وہ کافر باللہ ہوا قبول نہیں ہے اوس سے فرض نہ نفل حلال ہوا اوسکا خون ومال اسکی سند بھی حسن ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے تم مت چھوڑو نماز کو جسنے اسکو ترک کیا عمداً وہ ملت سے نکل گیا رواہ الطبرانی باسناد لاباس بہ ترمذی کہتے ہیں حضرت

کے اصحاب کسی شئے کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین جانتے تھے سوا نماز کے طبرانی کا لفظ یہ ہے
جسنے ترک کیا نماز کو عمداً تو بری ہوگیا اوس سے ذمہ اللہ کا اسکی سند لا باس بہ ہے بخاری کا لفظ
تاریخ مین علی مرتضی سے موقوفاً یون ہے من لم یصل فھو کافر ابن عباس کا لفظ یہ ہے
جسنے نماز ترک کی وہ کافر ہوا ابن مسعود کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ بے دین ہے ابو الدرداء
کا لفظ یہ ہے لا ایمان لمن لا صلوٰۃ لہ یعنی بے نماز بے ایمان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے
ان تارک الصلوٰۃ کافر رواہ محمد بن نصر اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین و اجم
مین کہا ہے رای اہل علم کی عہد نبی صلعم سے اب تک یہی ہے کہ تارک نماز کا عمداً بغیر عذر یہانتک
کہ وقت نماز کا جاتا رہے کافر ہوجاتا ہے ایوب نے کہا ہے ترک کرنا نماز کا کفر ہے اسمین اختلاف
نہین ہے انتہی معلوم ہوا کہ بعضا کبیرہ کفر بھی ہوتا ہے بعض فقہاء نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہے لکن وہ تاویل بے دلیل و بلا موجب ہے جبکہ نماز کے فرض کرنیوالے نے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہر جگہہ اپنی حدیث مین ترک نماز کو کفر اور تارک نماز کو کافر کہا ہے
اور صحابہ نے درمیان اسلام و کفر کے یہی فرق قرار دیا ہے تو اب کیا گنجایش تاویل کی باقی
رہی ہے بلکہ یہی حکم بعینہٖ تارک صوم و زکوٰۃ و حج کا بھی ہے باوجود مقدرت و استطاعت کے
جبکہ بلا عذر انکو ترک کر دے کیونکہ بنیاد اسلام کی انہین چار رکن پر ہے سب ارکان کا ایک ہی
حکم ہے بلا تفاوت ؛

فصل

تاخیر کرنا نماز کا وقت سے یا مقدم کرنا اوسکو وقت پر بغیر کسی عذر کے جیسے سفر و مرض ہے گناہ
کبیرہ ہے قال تعالیٰ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات
فسوف یلقون غیا الا من تاب ابن مسعود نے کہا مراد اضاعت سے اسجگہ بالکل ترک
کرنا نماز کا نہین ہے بلکہ تاخیر کرنا نماز کا وقت سے ہے سعید بن مسیب امام التابعین نے کہا ہے

اضاعت یہ ہے کہ ظہر نہ پڑہے یہانتک کہ عصر آجاوے عصر نہ پڑہے یہانتک کہ مغرب آجاوے مغرب نہ پڑہے یہانتک کہ عشا آجاوے عشا نہ پڑہے یہانتک کہ صبح ہوجاوے سورج نکل آوے سو جو کوئی مریگا اور وہ اس حالت پر ہوگا اور اوسنے توبہ نہین کی ہے تو اللہ نے اوسکو وعید غی کی سنائی ہے غی ایک جنگل ہے جہنم مین بہت گہرا سخت عقاب والا **وقال تعالی** یاایہا الذین آمنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک هم الخاسرون ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ذکر اللہ سے اسجگہ نماز پنجگانہ ہے سو جو کوئی اداکرنے نماز سے وقت نماز پر بوجہ مال یا خرید فروخت یا صنعت یا اولاد کے باز رہتا ہے تو وہ خاسر ہے اسی لئے حضرت نے فرمایا ہے کہ اوّل حساب بندہ کا دن قیامت کو اوسکے عمل مین سے اسی نماز کا ہوگا اگر اچہے نکلی رستگار ہوا بیڑا پار ہوا اگر نکمی نکلی خائب و خاسر ہوا

روز محشر کہ جانگداز بود	اولین پرسش نماز بود

وقال تعالی فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون حضرت نے فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہین جو نماز کو وقت نماز سے تاخیر کرکے پڑہتے ہین دیر مین اداکرتے ہین **وقال تعالی** ان الصلوٰة کانت علی المومنین کتابا موقوتا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایکدن ذکر نماز کا کیا فرمایا جسنے محافظت کی اوسپر ہوگا واسطے اوسکے نور و برہان و نجات دن قیامت کو اور جسنے محافظت نہ کی اوسپر نہوگا واسطے اوسکے نور اور نہ برہان اور نہ نجات وہ ہوگا اوسدن ساتھہ قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کی اخرجه احمد بسند جید والطبرانی وابن حبان فی صحیحه بعض علما نے کہا ہے حشر اونکا اونکے ہمراہ یون ہوگا کہ اگر نماز سے بسبب مال کے باز رہا ہے تو مشابہ قارون کے ہوا اور اگر بسبب ملک کے باز رہا ہے تو مشابہ فرعون کے ہوا اور اگر بسبب وزارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ہامان کے ہوا اور اگر بسبب تجارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ابی بن خلف کے ہوا وہ تاجر تہا کفار مکہ کا انتہی غرضکہ جو سبب باعث اوسکے شغل کا نماز سے ہوگا اور جو کام اوسکو نماز پڑہنے سے وقت پر روکیگا اوسکا حشر ساتھہ اوسی کے ہم جنس کے ظہور مین آویگا یہ حدیث بہی دلیل ہے کہ کفر تارک نماز پر عمدًا مصعب بن سعید نے کہا ہے سینے

اپنے باپ سے کہا اے باپ اللہ کہتا ہے الذین ھم عن صلاتھم ساھون ہم مین وہ کون ہے
جسکو سہو نہین ہوتا ہے یا وہ حدیث نفس نہین کرتا ہے کہا یہ بات نہین ہے یہ سہوا ضاعت وقت
ہے روایۃ ابویعلی بسند حسن ویل کہتے ہین شدت عذاب کو یا ایک دشت ہے جہنم مین اگر سارے
پہاڑ دنیا کے اوسمین رکھے جاوین تو سب کے سب اوسمین پگل جاوین یعنے شدت گرما سے یہ بیابان
مسکن ہوگا اون لوگون کا جو نماز مین تہاون و تاخیر کرتے ہین وقت سے مگر یہ کہ کوئی توبہ کرے
اللہ سے اور پشیمان ہو اپنی حرکت پر فوت و ترک نماز عصر پر سخت وعید آئی ہے صحاح ستہ مین ہے
کہ جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکا مال و اہل لٹ گیا ایک حدیث مین تارک نماز کو شقی محروم
کہا ہے **حکایت** بعض سلف نے اپنی بہن کو دفن کیا قبر مین ایک ہتیلی مال کی رہگئی معلوم
نہوا جب یاد آئی جا کر قبر کہودی دیکہا کہ آگ بہڑک رہی ہے قبر کو بند کر کے پاس ماں کے آیا اور
کہا اے ماں بہن کا حال کہو اوسکی قبر سے آگ بہڑک رہی ہے اوسنے کہا وہ نماز مین کاہلی کرتی تہی
وقت سے تاخیر کر کے پڑہتی تہی زواجر مین کہا ہے کہ یہ حال اوسکا ہے جو نماز دیر لگا کر پڑہتا ہے
پہر کہو اوسکا کیا حال ہوگا جو سرے ہی سے نماز نہین پڑہتا **ف** ان حدیثون سے صاف
معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا اور وقت سے پہلے یا پیچہے بلا عذر پڑہنا گناہ کبیرہ ہے صاحب عدہ
اسیکے مقر ہین **ف** صحابہ ومن بعدہم کا اختلاف ہے کفر تارک الصلوٰۃ مین احادیث
صریحہ بکفر و شرک و خروج ملت و برارت ذمہ خدا و رسول و حبط عمل و بد دینی و بے ایمانی
تارک نماز کی اوپر گذر چکی ہین ایک جماعت صحابہ و تابعین و من بعدہم نے اخذ بظاہر احادیث
کیا ہے کہتے ہین جسنے ترک کیا نماز کو متعمدا یہانتک کہ سارا وقت اوسکا نکل گیا وہ کافر
مُراق الدم ہے عمر و عبدالرحمن بن عوف و معاذ بن جبل و ابوہریرہ و ابن مسعود و ابن عباس
و جابر بن عبداللہ و ابو الدرداء وغیرہم اسی طرف گئے ہین احمد بن حنبل و ابن راہویہ و ابن مبارک و ایوب سختیانی
و نخعی و حکم بن عیینہ و ابوداود طیالسی و ابوبکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب وغیرہم کا بہی یہی
مذہب ہے یہ سب ائمہ قائل ہین کفر تارک عمد نماز و اباحت خون کی ابن حزم کہتے ہین عمر سے

یون ہی مروی ہے پھر بعض اشخاص مذکورین کا ذکر کیا ہے کہ وہ سب اِسکے قائل تھے کہ تارکِ عمداً ایک نماز کا یہانتک کہ وقت نکل گیا کافر مرتد ہے پھر کہا ولا نعلم لھولاء الصحابۃ مخالفًا انتھی محمد بن نصر مروزی نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ کان رأیُ اھل العلم من لدن النبی صلعم ان تارکھا عمداً من غیر عذر حتی یذھب وقتھا کافر انتھی ۔ ہر شافعی اور دوسرے لوگ سو اگرچہ وہ قائل عدم کفر ہین جبکہ مستحل ترک نہو لکن اسبات کے وہ بھی قائل ہین کہ وہ تارک پر ایک نماز کے قتل کیا جاویگا جبکہ اوسکو وقت نماز پر کہا ہے کہ تو نماز پڑہ اور اوسنے نہ پڑہی پھر کہا پھر نہ مانا تو اوسکی گردن تلوار سے ماری جاوے انتھی اور وہ اس لایق بھی نہین رہتا ہے کہ مقابر مسلمین مین دفن ہو **ف** حدیث صحیح مین آیا ہے حکم کرو تم اپنی اولاد کو نماز کا اور وہ ہفت سالہ ہون اور مارو اونکو جبکہ دہ سالہ ہون اور الگ سلاؤ اونکو خطابی نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اغلاظ عقوبت تارک نماز پر جبکہ وہ تارک عاقل بالغ ہو بعض اصحاب شافعی نے احتجاج کیا ہے اس حدیث سے وجوب قتل پر کہ جب غیر بالغ مستحق ضرب کے ٹھیرا تو بالغ اس سے زیادہ مستحق عقوبت کا ہوگا سو بعد ضرب کے کوئی شئے قتل سے زیادہ تر سخت نہین ہے انتھی لکن زواجر مین کہا ہے فیہ ما فیہ پھر کہا ہے کہ دلیل واسطے قتل کے احادیث صحیحہ سابقہ ہین جنمین ذکر برارت ذمۂ خدا و رسول اور عدم عہد کا آیا ہے کیونکہ وہ ظاہر یا صریح ہین اہدار دم مین اور اہدار کو وجوب قتل لازم ہے تارک زکوٰۃ اسلئے مقتول نہین ہوتا ہے کہ اوس سے لینا زکوٰۃ کا مقاتلہ کرکے ممکن ہے اسیطرح تارک صوم کیونکہ اوسکو حبس کرکے مفطر سے جیسے کہانا پینا ہے روک سکتے ہین اسیطرح تارک حج کیونکہ حج تراخی پر ہے اور قضا حج کی اوسکے ترکہ سے ممکن ہے مگر نماز کا حال ایسا نہین ہے اسلئے عقوبت ترک کی سوا قتل کے اور کچھ مناسب نہوئی اور جسوقت کہ مقاتلہ واسطے تخلیص زکوٰۃ کے ٹھیرا تو قتل تارک نماز کا لوگون کو ڈرا دہمکا کر بالاولی جائز ہوگا انتھی ✦

فصل سونا چھت پر بے اوٹ کے کبیرہ ہے

حدیث مرفوع ابو داؤد مین آیا ہے جو شخص سویا پشت پر ایسے گھر کی کہ اوسکے لئے روک نہین ہے یعنی بے منڈیر کی چھت ہے تو بری ہوا اوس سے ذمہ لفظ حدیث کا حجار ہے اور دوسری روایت مین حجاب آیا ہے ترمذی کا لفظ بسند غریب یون ہے کہ منع فرمایا ہے حضرت نے اس بات سے کہ سوئے کوئی آدمی سطح غیر محجور علیہ پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جو کوئی سویا سطح بے دیوار پر پھر مرگیا تو اوسکا خون رائگان ہے **ف** بہت سے متاخرین نے ان حدیثون سے سونے کو سطح غیر محفوظ پر منجملہ کبائر کے گناہے صاحب زواجر کہتے ہین لکن یہ اخذ صحیح نہین ہے بلکہ مکروہ بکراہت تنزیہ ہے اور جیسے اسکو کبیرہ کہا ہے اوسکے قول پر سوار ہونا دریا کا وقت ہیجان کے بالاولی کبیرہ ہوگا کیونکہ یہ رکوب حرام ہے ۞

فصل

ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ یا مختلف فیہ ہے جیسے ترک کرنا طمانینت کا رکوع وسجدہ وغیرہ مین گناہ کبیرہ ہے ۔ حدیث ترمذی و دارقطنی وبیہقی مین مرفوعًا آیا ہے کافی نہین ہے نماز مرد کی یہانتک کہ سیدھا کرے اپنی پشت کو رکوع سجود مین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل سنن کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے نقرہ غراب وافتراش سبع سے اور اس بات سے کہ مسجد مین ایک جگہہ اپنے لئے ٹھیرالے جسطرح کہ اونٹ کا تھان ہوتا ہے روراہ ابن خزیمۃ وابن حبان ایضًا دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے کہ برا چور وہ ہے جو نماز کو چراتا ہے پوچھا نماز کی چوری کیونکر ہے فرمایا تمام نکرنا رکوع وسجدہ کا یا سیدھا نکرنا پشت کا رکوع سجود مین در بارۂ عدم اتمام رکوع وسجود احادیث وعید شدید بہت آئی ہین صحابہ جس شخص کو دیکھتے کہ نماز مین رکوع وسجدہ پورا نہین کرتا ہے تو یون کہتے لو مات هذا مات

علی غیر ملۃ محمد صلعم یعنی اگر یہ شخص مرجائیگا تو نا مسلمان مریگا **ف** اسکا گنا
کبائر مین واضح ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو کیونکہ یہ وعید شدید دلیل ہے اسبات
پر کہ ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ ہے مستلزم ہے ترک صلوٰۃ کو اور گناہ کبیرہ ہے
اسیطرح اوس واجب مختلف فیہ کا جو کہ نزدیک کسیکے واجب ہے *

باب شروط نماز کا

وصل و وشم و وشر و تنمیص کرنا یا کرانا گناہ کبیرہ ہے حدیث صحیحین مین آیا ہے لعنت کرے اللہ
واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر دوسر الفظ ابن مسعود سے یون ہے متنمصات متفلجات مغیرات
پر جو کہ ان کامون کو واسطے اظہار حسن کے کرتے ہین ایک روایت مین لفظ موصولات آیا ہے شیخین
معاویہ سے راوی ہین کہ اونہون نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہو کر اور ایک مٹھی بال لیکر کہا
اے اہل مدینہ تمہارے علما کہان ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہین ہلاک ہوئے بنی اسرائیل
مگر جبکہ اونکی عورتون نے اسکو اختیار کیا یعنی بال کا بال سے جوڑنا دوسرے لفظ مین ہے کہ
معاویہ نے ایک مشت بال لیکر کہا مین نہین جانتا کہ کوئی ایسا کرتا ہو مگر یہود جب یہ خبر حضرت کو
پہنچی اوسکا نام زُور رکھا یعنی فریب دہی تیسرا لفظ یہ ہے کہ ایک دن معاویہ نے کہا تم لوگون نے بری
وضع اختیار کی ہے حضرت نے زُور سے منع کیا ہے قتادہ نے کہا یعنی وہ لتّی جنسے عورتین اپنے
بال بڑھاتی ہین مراد اس سے موباف ہے طبرانی کا لفظ مرفوع جسکی سند مین ابن لہیعہ ہے) یون آیا ہے
کہ حضرت ایک مٹھی بھر بال لیکر باہر آئے فرمایا بنی اسرائیل کی عورتون نے اسکو اپنے سرون مین
جوڑا تھا اونپر لعنت کی گئی اور مساجد حرام ٹھیرین وصل کہتے ہین بال جوڑنیکو وشم کہتے ہین گودنے
کو تنمص کہتے ہین ابرو کے باریک کرنے کو یا چہرہ سے بال اوکھیڑنے کو تفلیج کہتے ہین دانت ریتنے
کو **ف** یہ سب کام واسطے خوبصورتی کے کئے جاتے ہین یہ سب کبائر ہین یہی قول ہے
جلال بلقینی وغیرہ کا اور یہ ظاہر ہے اسلئے کہ امارات کبیرہ سے ایک لعن بھی ہے سو ان سب امور

پر احادیث مین لعنت آئی ہے ✣

فصل نمازی کے سامنے سے نکلنا کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اگر جانے گزرنیوالا سامنے سے نمازی کے کہ اوسپر کیا گناہ ہے
توٹھرا رہنا چالیس برس تک بہتر ہے واسطے اوسکے اس گزرنیسے انس کے لفظ مین سو برس کا
ذکر بھی آیا ہے شیخین کا لفظ یہ ہے جب نماز پڑھے کوئی تم مین طرف سترہ کے پھر کوئی اوسکے
سامنے سے نکلنا چاہے تو اوسکے سینہ مین دھکا دے اگر نہ مانے تو اوس سے مقاتلہ کرے
وہ شیطان ہے **ف** اس فعل کو بعض ائمہ نے بسبب اس وعید شدید کے کبیرہ گنا ہے
یہ بھی معلوم ہوا کہ شرط تحریم کی یہ ہے کہ نماز طرف سترہ کے پڑھتا ہو سو وہ ساتر نزدیک ہمارے
دیوار یا کھم یا عصا یا متاع مجموع ہے اگر عاجز ہو تو مصلی کو بچھا دے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو
ایک خط کھینچدے طولاً یمین یا یسار سے یہ بھی شرط ہے کہ اوس ساتر سے قریب ہو اسطرح پر کہ
درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے عقب کے تین گز سے زیادہ نہو اور طول دیوار یا کھم یا لاٹھی
کا دو تہائی گز ہو یا زیادہ اور راہ مین نہ کھڑا ہو جیسے مطاف مین وقت طواف خلق کے اور سامنے
اوسکے صف مین کوئی فرجہ نہو اگرچہ اوس سے دور ہو پس اگر کوئی شرط انمین سے منتفی ہوگی تو
گزرنا سامنے سے حرام نہوگا بعض نے کہا ہے کہ حرام گزرنا ہے محل سجود مین ایک جماعت ائمہ
شافعیہ اسی پر ہے ✣

باب نماز جمعہ کا

اطباق یعنی اتفاق کرنا کسی ایک گاؤن یا شہر والون یا اہل قصبہ کا ترک جماعت نماز فرض پر
نماز ہاے پنجگانہ سے باوصف پائے جانے شروط وجوب جماعت کے گناہ کبیرہ ہے حدیث
مرفوع صحیحین مین آیا ہے بیشک چاہا کہ حکم اقامت نماز کا دون پھر کسی ایک شخص کو امر کرون کہ وہ

کہ وہ لوگون کو نماز پڑہائے پہر کچہہ لوگون کو اپنے ہمراہ مع ہیزم کے طرف اون لوگونکے لیجاؤن
جو حاضر جماعت نہین ہوتے ہین اونکے گہر آگ سے جلادون احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ
و ابن حبان کا لفظ ابو الدرداء سے یہ ہے کہ حضرت فرماتے تھے نہین ہین تین آدمی کسی گاؤن مین
اور ضرور ہوتے ہین کہ قائم نہین کیجاتی اونمین نماز لیکن غالب ہوجاتا ہے اونپر شیطان لازم
ہے تمپر جماعت کرنا نہین کہاتا بہیڑیا مگر اوسی بکری کو جو الگ ہوجاتی ہے رزین نے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ انسان کا بہیڑیا شیطان ہے جب اوسکو اکیلا پاتا ہے کہالیتا ہے حاکم کا لفظ
مستدرک مین یہ ہے تین آدمی ہین جنپر خدا نے لعنت کی ہے ایک وہ شخص جو متقدم ہوا قوم
پر اور وہ لوگ اوس سے ناخوش ہین دوسرے وہ عورت جو سورہی اور خاوند اوسکا اوسپر خفا
ہے تیسرے وہ شخص جسنے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سنا اور قبول نکیا یعنے مسجد مین
نہ گیا حدیث شیخین مین متخلف کو جماعت سے منافق معلوم النفاق فرمایا ہے ابوداؤد کا لفظ
یہ ہے اگر تم چہوڑدوگے سنت اپنے نبی کی تو تم کافر ہوجاؤگے احمد و طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ پوری
جفا اور پورا کفر و نفاق یہ ہے کہ اللہ کی منادی کو سنے کہ وہ نماز کو بلاتا ہے اور پہر نہ جائے طبرانی کا
لفظ یہ ہے کافی ہے مومن کو اتنی شقاوت و خیبت کہ اذان سنے اور نہ جاوے کعب احبار نے کہا ہے
یہ آیت وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون حق مین تارک جماعت کے اوتری ہے
اس سے بڑہکر اور کیا وعید ہوگی ابراہیم تیمی نے کہا یعنے وہ پکارے جاتے تھے نماز فرض
کو اذان و [illegible] اور اچہے خاصے تھے مگر حاضر نہوتے ابن المسیب نے کہا حی علی الصلوٰۃ
حی علی الف[illegible] تھے جواب نہ دیتے تھے حالانکہ صحیح سلامت ہٹے کٹے تھے ابن عباس
[illegible] کہا ہے علی مرتضی نے کہا ہمسایہ مسجد کے نماز نہین ہوتی مگر مسجد
[illegible] اذان سنتا ہے **حکایت** حاتم اصم نے کہا ایکبار مجھسے نماز
جماعت [illegible] نے میری تعزیت کی اگر بیٹا میرا مرجاتا تو دس ہزار
آدمی سے زیادہ [illegible] کہ مصیبت دین کی نزدیک لوگون کے

مصیبت دنیا سے آسان تر ہوتی ہے **حکایت** ابن عمر کہتے ہین عمر اپنے باغ کو گئے تھے وہان سے
پھر آئے لوگ نماز عصر کی پڑھ چکے تھے کہا انا للہ الخ مجسے جماعت نماز عصر کے وقت فوت ہوگئی
مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ یہ باغ میرا صدقہ ہے مساکین پر یعنی بطور کفارۂ غفلت مذکور کے اوسکو
وقف کردیا ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی انسان کو جماعت نماز عشا و صبح مین نہ پاتے تو اوسکے
ساتھہ بدگمان ہوتے کہ کہین وہ منافق نہو کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ دونون نمازین
منافقین پر بہت بہاری ہوتی ہین اور اگر جانتے کہ اونہین کیا ہے تو پیٹ کے بل دوڑتے
آتے **ف** یہ حدیثین دلیل ہین مذہب احمد وغیرہ پر جو کہ جماعت کو فرض عین کہتے
ہین انسے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ترک جماعت کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے یہ
تصریح کی ہو گو ہمارے مذہب مین فرض کفایہ ہے یہی قول راجح ہے امام کو پہنچتا ہے کہ
وہ ترک جماعت پر مقاتلہ کرے رافعی کا یہ کہنا کہ جماعت سنت ہے اور مقاتلہ نہ چاہئے اور
یہی راجح ہے ٹھیک نہین ہے کیونکہ بعض احادیث مین اس ترک پر لعنت بھی آئی ہے اور
لعنت نشان ہے کبیرہ ہونیکا اس سے ظاہر ہوا کہ ترک کرنا جماعت کا کبیرہ ہے جب کسی شہر کے
لوگ مثلاً ایک نماز کے نماز پنجگانہ مین سے ترک کرنے پر اتفاق کرلینگے تو وہ سب کے سب فاسق
ہوجائینگے کیونکہ یہ ظاہر دلیل ہے تہاون بالدین پر ذہبی نے ترک جماعت کو کبیرہ گناہ
نگر اس لفظ سے کہ اصرار کرنا ترک نماز جماعت پر بغیر عذر کے کبیرہ ہے لکن زواجر مین کہا ہے
کہ یہ حکم بنا بر مذہب احمد پر چلتا ہے کہ وہ جماعت کو ہر واحد پر فرض عین بتاتے ہین نہ ہمارے
مذہب پر کیونکہ ہمارے نزدیک فرض کفایہ ہے یا سنت ہر فرض کفایہ جسکے ساتھہ غیر اوسکا
قائم ہوا اور ہر سنت جسکو دوسرا کرے اوسکے ترک سے کوئی اثم نہین آتا ہے چہ جائے اسکے
کہ وہ کبیرہ ہو انتہی لکن تحقیق نزدیک ائمۂ حدیث کے یہ ہے کہ جماعت نماز کی سنت مؤکدہ ہے
تارک دائمی اوسکا بلا عذر مخالف سنت ہوگا واللہ اعلم ✦

فصل

امامت کرنا انسان کا ایسی قوم کے لئے جو اوس سے کراہت کرتی ہے گناہ کبیرہ ہے حدیث حاکم اوپر گزر چکی ہے کہ تین آدمیوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اونمین سے ایک وہ شخص ہے کہ تقدم کرے قوم پر اور وہ قوم اوس سے کارہ ہو ترمذی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین کہ اونکی نماز اونکے کانون سے تجاوز نہین کرتی ہے اونمین ایک امام قوم ہے جس سے وہ قوم ناخوش ہے ابوداؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے ثلاثۃ لایقبل اللہ منھم صلاۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون **ف** بعض ائمہ شافعیہ نے جزم کیا ہے ساتھ کبیرہ ہونے اس فعل کے لکن زواجر مین اس جزم کو عجیب کہا ہے اسلئے امامت کو مکروہ ٹھیرایا ہے اور کہا ہے کہ اگر ان حدیثون کو اسپر حمل کرین کہ کوئی شخص وظیفہ کسی امام کا براہ تعدی قہراً چھین کر امام بنجائے تو البتہ کبیرہ ہوسکتا ہے اسلئے کہ غصب منصب کا بہ نسبت غصب مال کے اولی تر ہے اور بابت غصب مال کے تصریح کبیرہ ہونے کی آئی ہے انتہی لکن لعنت نشان ہے تکبیر کا اسکا جواب زواجر مین کچھہ نہین دیا ہے حالانکہ کئی جگہہ اسی ورود لعنت سے استدلال کبیرہ ہونے پر کیا ہے واللہ اعلم ✦

فصل قطع کرنا صف کا اور برابر نکرنا صفوف کا کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے جسنے وصل کیا صف کا وصل کریگا اوسکو اللہ اور جسنے قطع کیا صف کو قطع کریگا اوسکو اللہ رواہ الجماعۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے مختلف نہو تم کہ مختلف ہوجاوین دل تمہارے اللہ و فرشتے رحمت بھیجتے ہین اون لوگون پر جو وصل کرتے ہین صفوف اول کا شیخین وغیرہما کا لفظ یہ ہے تم برابر کیا کرو صفون کو ورنہ خلاف کر دیگا اللہ درمیان تمہاری صورتون کے ابوداؤد و ابن حبان

کا لفظ یہ ہے تم سیدہا کرو اپنی صفون کو ورنہ مخالفت کر دیگا اللہ تمہارے دلون مین احمد وغیرہ
کا لفظ یہ ہے لتسون الصفوف اولیطمسن الوجوہ او لتغمضن ابصارکم اولتخطفن
ابصارکم ف اسکا کبیرہ گناہ بحکم وعید شدید حدیث اول کے ہے اسلیئے کہ قطع اللہ
بمعنی لعنہ اللہ ہے یا قریب بایںمعنی ہے اور امارات کبیرہ ہونیسے ایک لعن بہی ہے اور تہدید
بہ مخالفت یا طمس یا مسخ بہی اسی پر دلیل ہے لکن ہمنے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ
ہمارے نزدیک یہ کام مکروہ ہے نہ حرام چہ جای اسکے کہ کبیرہ ہو ہان حدیث ابو داؤد مین آیا ہے
لا یزال قوم یتاخرون من الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار ابن خزیمہ و
ابن حبان کا لفظ یہ ہے حتی یخلفہم اللہ فی النار یہ وعید بہت سخت ہے لکن ائمہ
نے یہ سمجہا ہے کہ یہ احادیث بالاجماع اپنے ظاہر پر نہین ہین بلکہ یہ تغلیظات واسطے زجر کے
ہین خلل صفوف سے اور واسطے آمادہ کرنے کے ہین اکمال و تسویہ صفوف پر جہانتک
کہ ممکن ہو +

فصل مسابقت کرنا امام پر کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعًا آیا ہے کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا اس بات سے کہ جب اوٹہائے
سر اپنا رکوع یا سجدہ سے قبل امام کے یہ کہ کر دے اللہ اوسکے سر کو سر گدہے کا یا کر دے صورت
اوسکی گدہے کی صورت طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کس چیز نے امن دیا ہے ایک کو تم مین سے
جبکہ اوٹہائے وہ سر اپنا قبل امام کے اس بات سے کہ کر دے اللہ سر اوسکا کتے کا سر اسکو
ابن حبان نے بہی روایت کیا ہے دوسری حدیث مین جسکی سند حسن ہے یون آیا ہے
جو شخص کہ نیچا اونچا کرتا ہے سر اپنا قبل امام کے اوسکا ماتہا ہاتہہ مین شیطان کے ہے
ف اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد ان حدیثون کا ہے اسلیئے بعض متاخرین نے اسکو
کبیرہ گناہ ہے ابن عمر کہتے ہین ایسے شخص کی نماز نہین ہوتی ہے خطابی نے کہا ہے عامہ

اہل علم کہتے ہین کہ نماز تو ہوگئی لیکن مسیئی ہوا اکثر کا یہ قول ہے کہ اعادہ سجدہ کرے اور جب امام سر اوٹھالے تب یہ اپنا سر اوٹھائے بقدر ترک کے انتہی ہمارا مذہب یہ ہے کہ رفع یا قیام یا گرنا سجدہ مین قبل امام کے مکروہ تنزیہہ ہے اور عود کرنا اوسکا طرف امام کے مسنون ہے اگر ہنوز اوس رکن کے اندر باقی ہو والا فلا حدیث کو اس حالت پر محمول کرنا کچھ بعید نہین ہے یہ معصیت کبیرہ ہوگی

فصل آنکھ اوٹھانا طرف آسمان کے اور التفات و اختصار کرنا نماز مین کبیرہ ہے

بخاری مین مرفوعاً آیا ہے کیا حال ہے لوگون کا کہ آنکھہ اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نمازون مین پھر یہانتک سختی کی کہ فرمایا باز رہین وہ اس سے ورنہ اوچک لیجاوینگی آنکھین اونکی مسلم کا لفظ یہ ہے اولا ترجع الیہم حدیث عائشہ مین تلفت کو نماز مین اختلاس کرنا شیطان کا نماز عبد سے فرمایا ہے رواہ البخاری احمد و اہل سنن کا لفظ یہ ہے اللہ متوجہ رہتا ہے بندہ پر نماز مین جب تک کہ وہ التفات نہین کرتا ہے جب التفات کیا اللہ نے اپنا منھہ اوس سے پھیر لیا اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے حدیث احمد مین بسند حسن ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ منع کیا مجکو حضرت نے نقرہ دیک و اقعاء کلب و التفات ثعلب سے بخاری کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ منع کیا ہے خصر سے نماز مین مسلم کا لفظ یہ ہے نہی ان یصلی الرجل مختصراً یعنی کمر پر ہاتھہ رکھنے سے ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اختصار نماز مین راحت اہل نار ہے **ف** اہل علم نے ان تینون کو کبیرہ گنا ہے لکن معتمد یہ ہے کہ اسمین حرمت بھی نہین ہے چہ جائے اسکے کہ کبیرہ ہون ہان مکروہات بکراہت تنزیہہ ہین ❊

فصل

قبور کو مساجد ٹھیرانا اونپر چراغ جلانا اونکو وثان بنانا اونکا طواف کرنا استلام کرنا اونکی طرف نماز پڑھنا کبائر مین حدیث طویل کعب بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے سن رکھو تم سے پہلے جو اُمتین

تھین وہ قبور انبیاء کو مساجد ٹھیراتی تھین مین تمکو اس سے منع کرتا ہون پھر تین بار کہا اللھم انی بلغت پھر تین بار کہا اللھم اشھد طبرانی کا لفظ یہ ہے نماز نہ پڑھو طرف قبر کے اور نہ قبر پر ابن عباس کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات قبور کو اور اونکو جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین اور چراغ جلاتے ہین رواہ احمد واھل السنن الاربعة وابن حبان مسلم کا لفظ یہ ہے خبردار رہو جو لوگ تمسے پہلے تھے وہ قبور انبیاء کو مساجد ٹھیراتے تھے مین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے احمد کا لفظ یہ ہے شرار ناس وہ ہین جو قبرون کو مسجدین ٹھیراتے ہین احمد وحاکم واہل سنن کا لفظ یہ ہے ساری زمین مسجد ہے مگر مقبرہ وحمام شیخین وابوداؤد کا لفظ یہ ہے قتل کرے اللہ یہود کو اونہون نے قبور انبیاء کو مسجد ٹھیرایا ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ یہود ونصاری پر جنھون نے قبور انبیاء کو مساجد ٹھیرایا رواہ مسلم واحمد عن اسامة والشیخان والنسائی عن عائشة دوسری حدیث مین آیا ہے اونمین جب کوئی مرد نیک مرجاتا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور اوسمین اونکی صورتین بناتے یہ بدترین خلق ہین نزدیک اللہ کے دن قیامت کو رواہ احمد والشیخان والنسائی احمد وطبرانی کا لفظ یہ ہے شرار مردم وہ لوگ ہین جو قبور کو مساجد ٹھیراتے ہین ابن سعد کا لفظ یہ ہے تم سے پہلے لوگ قبور انبیاء وصلحا کو مساجد ٹھیراتے تھے تم قبور کو مساجد نہ ٹھیراؤ مین تمکو اس کام سے منع کرتا ہون عبدالرزاق کا لفظ یہ ہے بنی اسرائیل نے قبور انبیاء کو مساجد ٹھیرایا تھا اللہ نے اونکو لعنت کی۔ بعض شافعیہ نے ان ہر شش چیز کو کبیرہ گنا ہے گویا ماخذ اس حکم کا یہی احادیث ہین قبر کا مسجد ٹھیرانا تو ظاہر ہے اسلئے کہ اس فعل پر لعنت آئی ہے اور کرنے والا اس کام کا ساتھ قبور انبیاء کے بدترین خلق ہے نزدیک خدا کے دن قیامت کو مطلب یہ ہے کہ قبر پر یا قبر کے پاس نماز نہ پڑھو اسیلئے شافعیہ نے کہا ہے کہ حرام ہے نماز پڑھنا قریب قبور انبیاء واولیاء کے تبرکا واعظاما اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسی پر قیاس ہر تعظیم قبر کا کیا جاتا ہے جیسے چراغ جلانا طواف کرنا یہ اخذ کچہہ بعید نہین ہے حدیث

مذکور مین چراغ جلانے پر لعنت آئی ہے رہا وثن ٹھیرانا قبر کا سو حدیث مین آیا ہے لا تتخذوا قبری وثنا یعبد بعدی یعنی تم میری قبر کی ویسی تعظیم نکرو جیسے غیر تمھارے اوثان کی تعظیم کرتے ہین سجدہ ونحوہ سے سو یہ کبیرہ ہے بلکہ شرک ہے اور اگر مراد مطلق تعظیم ہے جسکا اذن نہین ہے تو اوسکے کبیرہ ہونے مین بُعد ہے ہان بعض حنابلہ نے کہا ہے قصد کرنا آدمی کا نماز کو پاس کسی قبر کے تبرک کی راہ سے عین مُحادّہ ہے ساتھ اللہ و رسول کے اور ابداع ہے دین مین جسکا اللہ نے حکم نہین دیا ہے بلکہ حضرت نے اوس سے منع کیا ہے اعظم محرمات و اسباب شرک سے اجماعًا نماز پڑہنا ہے نزدیک کسی قبر کے اور اوسکو مسجد ٹھیرانا یا اوسپر عمارت بنانا اور قول بکراہت محمول ہے غیر ذلک پر اسلیئے کہ علما کے ساتھ یہ گمان جائز نہین ہے کہ جس فعل کے فاعل پر حضرت سے متواتر لعنت آئی ہے وہ اوسکو جائز رکہین بلکہ اوس عمارت اور قباب کے ہدم کرنے مین مبادرت کرنا واجب ہے اسلیئے کہ انکا ضرر مسجد ضرار سے بھی زیادہ تر ہے کیونکہ انکی بنیاد معصیت رسول صلعم پر ہے اور حضرت نے ان کامون سے منع کیا ہے اور قبور مشرفہ کے ڈہانے کا حکم دیا ہے دور کرنا ہر قندیل و چراغ کا قبر پر سے واجب ہے اور وقف و نذر کرنا اوپر صحیح نہین ہے انتہی ✤

فصل انسان کا تنہا سفر کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے حضرت نے لعنت کی ہے اوسپر جو اکیلا جنگل مین جاتا ہے رواہ احمد بسند صحیح لفظ حدیث کا یہ ہے لعن رسول اللہ راکب الفلاۃ وحدہ بخاری وغیرہ کا لفظ یہ ہے اگر لوگ جان لین کہ تنہائی مین کیا ہے جو مین جانتا ہون تو کوئی سوار اکیلا رات کو نہ چلے ایک شخص سفر سے آیا حضرت نے فرمایا تو کسکے ساتھ آیا کہا کسیکے ساتھ بھی نہین یعنے اکیلا آیا ہون فرمایا ایک راکب شیطان ہے دو راکب دو شیطان ہین تین شخص رکب ہین رواہ الحاکم وصححہ اسکو مالک و اہل سنن و ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ تین سے

ف کہ مسافر عُصاۃ ہوتے ہین دو ر نہین کہ مراد شیطان ہو نیسے یہی عاصی ہونا ہو
اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث اول سے ہے لکن ائمہ شافعیہ مکروہ کہتے ہین ۞

فصل سفر کرنا عورت کا تنہا ایسی راہ مین جہان اسکے ستر پڑ جانے کا ڈر ہو کبیرہ ہے

صحیحین وغیرہما مین مرفوعاً آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ و رسول
پر یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر ساتھ ہو باپ یا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا محرم اوسکا دوسری
روایت مین دو دن بھی آئے ہین تیسری روایت مین ایک دن رات آیا ہے چوتھی روایت مین
ایک دن ہے پانچوین روایت مین ایک رات ہے چھٹی روایت ابو داؤد و ابن خزیمہ
مین ایک برید یعنی بمقدار ایک چوکی کے آیا ہے ــــ اسکا کبیرہ گننا بقید مذکور
ظاہر ہے بسبب خوف ترتب مفسدۂ عظیم کے جیسے استیلاء فساق فجار کا جو کہ وسیلہ ہے
طرف زنا کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے رہی حرمت سو وہ کچھ متقید ساتھ اسکے
نہین ہے بلکہ سفر کرنا اوسپر ہمراہ غیر محرم کے حرام ہے اگرچہ سفر قصیر ہو اور امن بھی ہو اور
گو وہ سفر واسطے طاعت کے ہو جیسے حج یا عمرہ ہر چند ساتھ عورتون کے ہو تنعیم سے اسی
بنیاد پر محمول ہے شمار کرنا اوسکو منجملہ صغائر کے ۞

فصل ترک کرنا سفر کا اور پھر آنا اوس سے بدفالی کیوجہ سے کبیرہ ہے

حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے دو بار اسی طرح فرمایا ہم مین کوئی ایسا
نہین ہے جو بدفالی نہ لیتا ہو لکن اللہ اوسکو بسبب توکل کے دور کر دیتا ہے رواہ ابو داؤد
والترمذی وابن ماجۃ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے پچھلا جملہ اس حدیث
کا قول ابن مسعود ہے نہ لفظ مرفوع سلیمان بن حرب و بخاری نے اسی طرح کہا ہے ابو داؤد
ونسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت یعنی خط اور طیرہ یعنی بدفالی لینا اور طرق یعنے زجر

جبت سے ہے بیہقی و طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے نہین پاتا درجات بلند وہ شخص جس نے
کہانت کی یا پانسے ڈالے یا پھرا سفر سے براہ بدفالی کے **ف** اسکا کبیرہ گناہ پہلے
دوسری حدیث سے ظاہر ہے اسکا حمل کرنا اوسپر لائق ہے جو کہ معتقد تاثیر تطیر کا ہو لکن پہر
ایسے شخص کے اسلام مین کلام ہوگا*

باب نماز جمعہ کا

ترک کرنا نماز جمعہ کا ساتھہ جماعت کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے اگرچہ یہ بات کہے کہ مینے تنہا نماز
ظہر پڑھ لی ہے ایک قوم جو جمعہ سے متخلف ہوتی تہی حضرت نے اونسے فرمایا مینے قصد کیا
کہ ایک آدمی کو حکم دون کہ وہ لوگون کو نماز پڑہا وے پہر اون لوگون کے گہر جلا دون جو جمعہ
مین نہین آتے رواہ مسلم وغیرہ دوسرا لفظ مسلم وغیرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے منبر
پر کہڑے ہوکر کہا لوگ باز آوین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگا دیگا اللہ اونکے دلون پر پہر وہ
غافلون مین سے ہو جاوینگے احمد و اصحاب سنن اربعہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے
جسنے تین جمعہ ناغہ کیے براہ تہاون اوسکے دل پر مہر لگائی گئی ترمذی نے اسکو حسن ابن خزیمہ
نے صحیح حاکم نے شرط مسلم پر کہا ہے دوسری روایت روایت ابن خزیمہ و ابن حبان مین
تارک سہ جمعہ کو منافق فرمایا ہے رزین کی روایت مین یون آیا ہے فقد برئ من اللہ
ابن عباس کا لفظ موقوف یہ ہے فقد نبذ الاسلام وراء ظہرہ حدیث طویل ابن ماجہ مین
جابر سے مرفوعًا بعد بیان فرضیت جمعہ کے یہ بددعا حق مین تارک جمعہ کے آئی ہے فلا جمع
اللہ شملہ ولا بارک لہ فی امرہ ــــ یہ حدیثین دلیل واضح ہین اسکے کبیرہ
ہونے پر فقہا نے بہی نماز جمعہ کو بالاجماع فرض عین کہا ہے بلکہ فرضیت اوسکی دین اسلام
سے بالضرورت معلوم ہے جو کوئی اوسکا مستحل ہے باوجود مخالطت مسلمین کے وہ کافر ہے
اسی لیئے نزدیک شافعیہ کے جو شخص یہ بات کہے کہ مین ظہر پڑھونگا نہ جمعہ وہ قتل کیا جائیگا

علی الاصح اسلئے کہ یہ بمنزلہ ترک اصل نماز کے ہی جمعہ ایک نماز مستقل ہے کچھ بدل ظہر نہین ہے

ف ــــ حدیث احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وحاکم مین آیا ہے جسنے ترک کیا جمعہ بغیر عذر کے وہ ایک دینار صدقہ دے اگر نہ پائے ادہا دینار دے بیہقی کی روایت مین ایک درہم نیم درہم یا ایک صاع یا ایک مد بہی آیا ہے ابن ماجہ کا لفظ ایک صاع گندم یا نیم صاع ہے نماز سارے شروط مین مثل نماز پنجگانہ کے ہے دو نفر سے بہی جمعہ منعقد ہوجاتا ہے ایک امام بنے دوسرا مقتدی یہ شروط کہ امام اعظم بلد جامع ہو اتنے لوگ جمع ہون ومثل ذلک بے بنیاد محض ہین *

فصل پامال کرنا گردنون کا دن جمعے کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث حذیفہ مین مرفوعاً آیا ہے لعنت کرے اللہ اوس شخص پر جو بیٹھے درمیان حلقہ کے رواہ احمد وابوداؤد بسند حسن والحاکم ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایک آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا تھا حذیفہ نے کہا یہ ملعون ہے زبان محمد صلعم پر یا لعنت کی ہے اللہ نے بزبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس وسط حلقہ پر طبرانی کا لفظ ابوامامہ سے یہ ہے کہ جسنے پامال کیا حلقۂ قوم کو بغیر اونکے اذن کے وہ عاصی ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے مت بیٹھ تو درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے احمد وترمذی کا لفظ یہ ہے حلال نہین ہے کسی آدمی کو یہ کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصون کے مگر اونکے اذن سے بغوی وطبرانی وبیہقی کا لفظ یہ ہے جب پہنچے کوئی تم مین مجلس تک اگر کشادگی کیجاوے اوسکے لئے تو بیٹھ جائے ورنہ دیکھے طرف بڑی گنجایش دار کے پہر وہان بیٹھے ــــ کلام بعض شافعیہ مین اسکا کبیرہ ہونا آیا ہے گویا لعن سے ماخوذ ہے یہ اخذ ظاہر ہے اگر غیر کو ایذا پہنچی جسکا وہ عرفاً متحمل نہین ہے حدیث بہی اسی پر محمول ہے اور قول بکراہت محمول ہے خفت ایذا پر ورنہ پہر حرام ہوگا *



باب لباس کا

پہننا مرد و خنثی کا حریر خالص کو یا جسکا حریر وزن مین نہ ظاہر مین زیادہ ہو بغیر کسی عذر کے جیسے وکرنا جون یا خارش کا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمر مین مرفوعًا آیا ہے مت پہنو تم ریشم کو جو کوئی پہنے گا اوسکو دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین رواہ الشیخان وغیرہما نسائی کا لفظ یہ ہے ابن الزبیر نے کہا جو کوئی پہنے گا ریشم دنیا مین وہ نہ جاویگا بہشت مین **قال تعالے ولباسهم فيها حرير** شیخین کا لفظ یہ ہے حریر وہ پہنتا ہے جسکا کچھ حصہ وہان نہین ہے یعنی آخرت مین نسائی وابن حبان وحاکم کا لفظ یہ ہے وہ اگر جنت مین بھی جاویگا تو بھی وہان حریر نہ پہنے گا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو داؤد ونسائی کا لفظ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ یہ ہے میرنے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لیا آپنے حریر کو دست راست مین اور سونے کو دست چپ مین پھر کہا یہ دونون حرام ہین میری امت کے ذکور پر صحیحین مین ہے کہ ابن الزبیر نے خطبہ پڑہا کہا مت پہناؤ تم حریر اپنی عورتون کو مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے تم مت پہنو حریر جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنتا ہے وہ آخرت مین نہ پہنے گا حاکم نے کہا ہے عقبہ ابن عامر اپنی بی بی کو زیور وحریر کے پہننے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے اگر تم جنت کا زیور وحریر پہننا چاہتی ہو تو دنیا مین نہ پہنو ابن زبیر وعقبہ یہ سمجھے کہ یہ وعید عدم لبس کی آخرت مین حق مین عورتون کے بھی جاری ہے یہ مجرد احتیاط تھی ورنہ اونکے لئے مباح ہے کچھ مانع لبس آخرت سے نہین ہے صحیحین مین آیا ہے کہ کسی نے حضرت کو ایک فرّوج حریر کا تحفہ مین بھیجا تھا اوسکو پہنکر نماز پڑہی پھر اوتار کر پھینکدیا جسطرح کہ کوئی کارہ ہوتا ہے پھر فرمایا **لا ينبغي هذا للمتقين** فروج بفتح فا وراء مشددہ وجیم وہ قبا ہے جسکے پیچھے چاک ہو عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے ہمکو لبس حریر ودیباج سے اور بیٹھنے سے اوسپر **رواہ البخاري** احمد کا لفظ یہ ہے مستمتع نہین ہوتا حریر سے جو کہ امیدوار ہے ایام خدا کا یعنے اوسکے لقاء وحساب کا حسن نے

کہالوگون کاکیا حال ہے پہنچی ہے اونکو یہ بات اونکے نبی سے پہر وہ اپنے کپڑون اور گہرونمین حریر لگاتے ہین حدیث احمد و بیہقی مین ذکر مسخ کاآیا ہے کہ ایک قوم بندر و سور ہوجائیگی شراب پینے ریشم پہننے گانے والیان جمع کرنے ربا کہانے قطع رحم کرنے پر بخاری کا لفظ تعلیقاً یون ہے میری امت مین کچہ لوگ ہونگے جو حریر کو حلال کرلینگے وہ بندر سور ہوجائین گے قیامت تک بیہقی کا لفظ بسند قوی یہ ہے جب حلال کرلیگی میری امت پانچ چیزون کو تو اونپر ہلاک آویگا ایک ظاہر ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتہے اختیار کرنا گانے والیون کا پانچوین اکتفا کرنا مردون کا مردون سے اور عورتون کا عورتون سے یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا تلاعن روافض نے کیا شراب فساق امت نے پی حریر امرا رطت نے پہنا گانے والیان دولتمندون نے جمع کین عوام مین اغلام و مساحقت کا رواج ہوا یہی اسباب ہلاک امت اور غربت اسلام کے ہوگئے عیاذاً باللہ حذیفہ نے کہا جسنے حریر پہنا اللہ اوسکو ایک دن آگ پہنائیگا وہ دن تمہارے ایام مین سے نہوگا بلکہ ایام طوال خدا مین سے ہوگا ف۔ یہ سب احادیث دلیل روشن ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے

فصل

زیور پہننا مرد بالغ عاقل کا جیسے انگوشہی سونے کی یا کوئی شئے چاندی کی سوا مہر کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور پچہلے دن پر وہ ریشم و سونا نہ پہنے رواہ احمد بسند س و اتہ ثقات دوسرا لفظ احمد و طبرانی کا بروایت ثقات یہ ہے جو کوئی مرا میری امت مین سے اور وہ سونا پہنتا تہا تو حرام کریگا اللہ اوسکو جنت مین اوسپر مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کے ہاتہہ مین سونے کی مہر دیکہی نکالکر پہینکدی اور فرمایا کیا تم ایک چنگاری آگ کی لیتے ہو اسکی الگ پہینک نسائی مین بہی آیا ہے فرمایا و فی یدلہ جمرۃ من نار ابن حبان کا لفظ یہ ہے خرابی ہے عورتون کی دو لال چیزون سے ایک سونا دوسرے رنگ عصفر ف۔ ریشم کا پہننا

بسبب ان وعیدات کے کبیرہ ٹھیرا ہے لکن جمہور ائمہ شافعیہ کے نزدیک صغیرہ ہے شاید انہون نے
یہ خیال کیا ہے کہ کبیرہ وہ ہے جو مختص ہو ساتھ حد کے لکن یہ صحیح نہین ہے اسی لئے جلال بلقینی
وغیرہ نے جزم کیا ہے ساتھ تکبیر کے امام الحرمین بہی اسی طرف مائل ہین رہا سونا سو اوسکا
کبیرہ ہونا بہ نسبت لبس حریر کے بالاولی ہے الحاق زیور سیم کا ساتھ اوسکے محتمل ہے اگرچہ اسطرحپر
فرق ممکن ہے کہ سونا اغلظ ہے اسی لئے بعض ہمارے ائمہ نے کہا ہے کہ لبس بعض حلیہ سیم کا
سوای خاتم مرد کو حلال ہے بلکہ مرد کو پہننا مہر سیم کا مندوب اور مہر زر کا حرام بتایا ہے انتہے۔
مین کہتا ہون تحقیق اس مسئلہ کی مطابق اہل حدیث کے یہ ہے کہ استعمال سونے کا رتی برابر
بہی مرد پر حرام ہے رہی چاندی سو حدیث مین آیا ہے فالعبوبھا کیف شئتم یہ نص واضح
ہے استعمال سیم پر باستثنای اکل و شرب کے ظروف سیم مین اس بنیاد پر سرمہ دانی اور سلائی اور
جوتا اور قلم دوات اور قلمدان اور پرتلہ اور قبضۂ شمشیر اور چابک وغیرہ اشیاء سیم کا استعمال کرنا جائز
رہیگا واللہ اعلم

فصل

مشابہ بننا مردون کا ساتھ عورتون کے اونکی خصوصیات عرفیہ مین جیسے لباس کلام حرکت وغیرہا
اور بالعکس اسکے گناہ کبیرہ ہے بخاری وسنن اربعہ مین ابن عباس سے آیا ہے کہ لعنت کی ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون
پر جو مشابہ مردون کے بنتی ہین طبرانی مین آیا ہے کہ ایک عورت حضرت پر کمان لگائے ہوئے
گزری فرمایا لعنت کرے اللہ متشبہات و متشبہین پر بخاری مین لعنت کرنا حضرت کا مخنثین رجال
اور مترجلات نساء پر وارد ہے مخنث وہ مرد ہے جسمین تکسر و تثنی ہو لیٹنے لچک و لوچ جسطرح کہ
عورتون کی عادت ہوتی ہے اگرچہ فاحشۂ کبریٰ نکرے مترجل وہ عورت ہے جو مرد کی صورت بنائے
اونکا سا کام کرے حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یون ہے لعنت کی حضرت نے مرد پر جو لباس عورت کا

پہنے عورت پر جو لباس مرد کا پہنے اسکو ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہے احمد کا لفظ
بسند حسن یہ ہے لعنت کی ہے حضرت نے مخنثین پر جو متشابہ عورتون کے بنتے ہین اور مترجلات پر
جو مشابہ مردون کے بنتی ہین یعنی مرد زنانہ اور زن مردانہ پر ابوداؤد کا لفظ یہ ہے حضرت کے پاس
ایک مخنث کو لائے اوسنے ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگائی تہی فرمایا اسکا کیا حال ہے کہا یہ عورتون مین ملتا ہے
حکم دیا کہ اوسکو نکال دو چنانچہ طرف نقیع کے نکال دیا گیا یہ ایک جگہہ مدینہ سے دور تہی منذری نے
کہا ہے اسکی سند مین نکارت ہے حدیث مین آیا ہے دیوث جنت مین نہ جائیگا دیوث وہ ہے
جو پروا نہین کرتا کہ اوسکی بی بی پر کون داخل ہوا **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے
واضح ہے وعید شدید اوسپر دال ہے ائمہ شافعیہ کے اس باب مین دو قول ہین ایک یہ کہ حرام ہے
نووی نے اسی کو صواب کہا ہے دوسرا یہ کہ مکروہ ہے رافعی نے اسکی تصحیح کی ہے لیکن صحیح بلکہ
صواب وہی قول نووی ہے بلکہ کبیرہ ہے اسی لئے بعض اہل علم نے اسکو کبیرہ گنا ہے یہی ظاہر ہے یہہ
بہی معلوم ہوا کہ مرد کو ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگانا حرام بلکہ کبیرہ ہے **ف** یہ مسئلہ قریب مین واقع
ہوا تہا علما نے اختلاف کیا حل و حرمت مین رسائل لکہے پہر ۱۲۹۵ھ مین وہ دونون رسالے
حلت کے اور ایک رسالہ حرمت کا مکہ مکرمہ مین بہیجا صاحب زواجر سے تحقیق چاہی اونہون نے
ایک کتاب حافل لکہی **شن الغارۃ علی من اظہر معرۃ تقوّلہ فی الحناء عوارہ** نام یہ نام
اسلئے رکہا کہ اسم مطابق مسمی کے ہو کیونکہ بعض قائلین حل نے اپنے طور سے تجاوز کر کے دعوے
اجتہاد کا کیا تہا اور یہ خیال کیا تہا کہ قائلین حرمت غالط ہین اسطرح کی اوسنے بہت کچہہ افات
و تجاوزات کئے تہے لہذا رسالہ جوابیہ مطوّل ہوگیا **ف** خاوند کو چاہیے کہ اپنی بی بی کو تشبہ
رجال سے چال ڈہال لباس و فعال مین بخوف لعنت روکے اگر نہ روکے گا تو دونون گناہ مین
برابر اور لعنت مین یکسان ٹہیرینگے **لقولہ تعالے قوا انفسکم و اہلیکم نارًا**
مراد وقایہ سے ساتہہ تعلیم تادیب کے اور امر کرنا ساتہہ طاعت رب کے اور نہی کرنا معصیت سے
و لقولہ صلعم الرجل فی اہلہ راع و ہو مسئول عنہم یوم القیامۃ حدیث مین آیا ہے

ہلاک مردون کا یہ ہے کہ طاعت کرین اپنی عورتون کی اسی لئے حسن نے کہا ہے واللہ ما اصبح
الیوم رجل یطیع امرأته فیما تھوی الا کبه الله فی النار یعنی جو کوئی مرد آجکے دن
سطیع عورت کا اوسکی خواہش مین ہو گا اللہ اوسکو اوندہے منھہ آگ مین ڈالیگا ٭

فصل

عورت کا باریک کپڑا پہننا جس سے اوسکا بدن نظر آئے اور میل و امالہ پایا جائے گناہ کبیرہ ہے
صحیح مسلم مین مرفوعاً آیا ہے دو گروہ ہین دوزخیون سے جنکو مینے نہین دیکہا ہے ایک وہ قوم
ہے جنکے پاس کوڑے ہین جیسے دُمین گاؤن کی اونسے لوگون کو مارتے ہین دوسری عورتین
کپڑے پہنے ننگی جہکتی جہکاتی سر اونکے جیسے کوہان شتر کے یہ عورتین بہشت مین نہ جائینگی اور نہ بہشت کی
ہوا پائینگی اگرچہ اوسکی ہوا بہت دور سے پائی جاتی ہے مطلب یہ ہوا کہ ظاہر مین تو جامہ پوش ہین
لکن درحقیقت برہنہ ہین ایسے باریک کپڑے پہنے ہوئے ہین کہ اونسے بدن کی رنگت ظاہر ہوتی ہے
خود طرف مردون کے جہکتی ہین اونکو طرف اپنے مائل کرتی ہین اونکے سر ایسے ہین جیسے کوہان شتر
کے یعنے بڑے بڑے سوباف سر مین باندہتی ہین یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا پہلی قوم سے مراد چوبدار ہین دربار امرا اور وسارکے جو لوگون کو
دور باش کیا کرتے ہین دوسری جنس سے مراد زنان باریک لباس بدکار ہین یہ بلا زنان امرا مین
ہر جگہہ موجود ہوتی ہے انا لفظ ابن حبان و حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یہ ہے آخر امت مین ایسے
لوگ ہونگے جو زین پر سوار ہونگے مساجد کے دروازون پر آکر اوترینگے اونکی عورتین کاسیات
عاریات ہونگی اونکے سرون پر جیسے کوہان شتر لاغر کی تم لعنت کرو اون عورتون پر وہ ملعونات
ہین الحدیث ابوداؤد کا لفظ عائشہؓ سے مرسلاً یون ہے کہ اونکی بہن اسماء حضرتؐ کے پاس آئین
وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منھہ پہیر کر فرمایا اسے
اسماء عورت جب بالغ ہو کر حیض کو پہنچی تو ٹہیک نہین ہے کہ کوئی شئے اوسکی دیکہی جاسکے

مگر منہہ اور دونون ہاتھ **ف** اسکو کبیرہ گناہ ٹہرایا بسبب اس وعید شدید کے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے اسکی تصریح کی ہو خود ہی لئے کہا ہے اون افعال مین سے جنپر عورت ملعونہ ہوتی ہے ایک اظہار زینت کا ہے جیسے پہننا سونے موتی کا نیچے نقاب کے اور ملنا خوشبو وعطر کا جیسے مشک وغیرہ وقت باہر نکلنے کے اور پہننا باریک جامہ کا یا لباس آرایش کا جیسے براق رنگ یا پاجامہ ریشم کا اور دراز کرنا آستین کا کہ یہ سب تبرج ہے جسپر اللہ کو دنیا و آخرت مین غصہ آتا ہے اور اوسکے فاعل کو ممقوت مبغوض رکہتا ہے انہین قبائح کی وجہ سے حضرت نے فرمایا ہے مینے آگ مین جہانکا دیکہا اکثر اہل نار یہی عورتین ہین انتہے حضرت کے وقت مین غالبًا ویسا باریک کپڑا نہو گا جیساکہ اس زمانہ مین ہوتا ہے صعندا اسماء رضی اللہ عنہا پر اوسکا انکار فرمایا تو اس بنیاد پر ہر وہ کپڑا پہننا عورت کو جو بالکل ساتر نہین ہے جیسے جالی لاہی بہت باریک ململ تن زیب شربتی تہان جنمین سارا بدن نظر آتا ہے کیسے جائز نہین ہوسکتا ہے عورت سر سے پاؤن تک ستر ہوتی ہے سوا منہہ اور ہر دو کف دست کے سارا بدن پوشیدہ رکہنا چاہیے قدم تک لکن اسوقت مین یہ شریعت گویا بالکل منسوخ سمجہہ لیگئی ہے جو عورتین تنگ پاجامہ پہنتی ہین اونکے دونون قدم کہلے رہتے ہین گردن تک سارا سر مکشوف ہوتا ہے سارا زیور گلے سینے بازؤن کا نظر آتا ہے جو کلی دار پاجامہ پہنتی ہین اونکے قدم اگرچہ پوشیدہ رہتے ہین لکن پاجامہ مین اسراف ہوتا ہے کرتی چہوٹی ہوتی ہے پیٹ ناف سب کچہہ نظر آتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ◆

فصل

پہننا یعنی ازار یا جامہ یا آستین یا شملۂ دستار کا اترا نے کو گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے جو ازار ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے ازار مومن کی عضلۂ ساق تک ہے پہر نصف ساق پہر کعبین تک اور جو ازار نیچے کعبین کے ہے وہ آگ مین ہے شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ نہین دیکہتا طرف اوسکے جو کہینچتا ہے اپنے کپڑے کو اترا کر لفظ حدیث کا خیلاء ہے دوسری روایت مین

بطر آیا ہے خیلاء کے معنی ہین اترانا تکبر و عجب کرنا بطر کے معنی ہین لوگونکو غرور سے حقیر دیکھنا ابن حجر کہتے ہین جو حکم حضرت نے ازار مین فرمایا ہے وہی حکم قمیص مین بہی ہے رواہ ابوداؤد اسبال ازار مین بہت وعید اشد آئی ہین زواجر کا لفظ یہ ہے کہ اسبال ازار و قمیص و عمامہ مین ہوتا ہے جو کوئی شخص کپڑا کہینچکر اترا تا چلتا ہے اللہ اوسکی طرف دن قیامت کو نظر نکریگا ایک حدیث مین آیا ہے انما الکبریاء للہ رب العالمین بریدہ نے کہا ہے ایک مرد قریش حلہ پہنے سامنے حضرت کے آیا ناز سے چلتا تہا جب وہ اوٹہہ گیا حضرت نے کہا اے بریدہ اللہ دن قیامت کو اسکے لئے وزن قائم نکریگا رواہ البزار ف ـــــ اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث ہی بسبب شدت وعید کے صاحب عمدہ کا یہ کہنا کہ تبختر چال مین صغیرہ ہے محمول ہے حالت عدم کبر پر ورنہ کبیرہ ہے کیونکہ تکبر منجملہ کبائر کے ہے قال تعالے ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروھا مرح کہتے ہین تبختر کو قالہ النووی یعنی ناز نخرے غرور سے چلنا اپنے آپکو کہینچکر اترانا صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی حلہ پہنے چلا جاتا تہا اپنے جی مین خوش تہا اترا تا سر مین کنگہی کئے ہوئے ناز سے چلتا تہا اللہ نے اوسکو خسف کردیا وہ زمین مین دہستا گہستا چلا جاتا ہے قیامت تک اللھم احفظنا انتہی ملا علی قاری نے بڑے بڑے عمامے اور آستین اہل مکہ کی دیکہکر اپنے رسالہ مین لکہا ہے عمائمھم کالابراج وکمائمھم کالاخراج جو عمامہ تکلف و تزین کا آج کل روساء کے استعمال مین آتا ہے وہ سراپا بطر و خیلاء و مرح ہے

فصل

داڑہی کو سیاہ خضاب کرنا بغیر کسی غرض کے جیسے جہاد ہے کبیرہ گناہ ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین ایک قوم ہوگی آخر زمان مین جو سیاہ خضاب کریگی جیسے حوصلے کبوتر کے وہ جنت کی ہوا نہ پائےگی رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے اور زعم

اوسکے ضعف کا بیجا ہے ف اسکا کبیرہ گنا بسبب اس وعید شدید کے مطابق ظاہر حدیث صحیح کے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے اوسکو کبیرہ گنا ہو انتہی یہ حدیث بہی معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلئے کہ اس زمان آخر مین رواج خضاب سیاہ کا عموماً ہو گیا ہے اس سیئہ کو حسنہ کی طرح بلا کسی ضرورت شرعی و عرفی کے محض واسطے اخفاء پیری و اظہار جوانی او رنمایش حسن و جمال کے بجا لاتے ہین سو یہ محض فریب دہی اور تغیر خلق اللہ ہے ہان خضاب حنا کا کرنا جائز ہے

باب استسقا یعنی پانی مانگنے کا

یہ کہنا انسان کا بعد پانی برسنے کے کہ ہمکو فلان نچھتر سے پانی ملا باعتقاد تاثیر اوس ستارہ کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا ہمکو پانی ملا فلان فلان نچھتر سے وہ میرا کافر اور کواکب کا مومن ہے الحدیث ف اسکو بعض اہل علم نے کبیرہ گنا ہے لکن یہ کچھ صحیح نہین اسلئے کہ قائل اس قول کا بہ اعتقاد کافر حقیقی ہوتا ہے اور کلام ہمارا اون کبائر مین ہے جس سے اسلام زائل نہین ہوتا ہے شافعی نے کہا ہے جسنے کہا ہم پانی دیگئے ہین فلان نچھتر یعنے تارے سے اور مراد اوسکی یہ ہے کہ اوس تارے نے پانی برسایا ہے تو وہ کافر حلال الدم ہے اگر توبہ نکرے روضہ کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء ممطر حقیقة کفر وصار مرتدا ابن عبد البر کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء سبب ینزل اللہ به الماء علی ما قدرہ وسبق فی علمه فهو وان کان مباحا فقد کفر بنعمة اللہ وجهل بلطیف حکمته انتهی اس مسئلہ کا بیان رسالہ دعایة الایمان الی توحید الرحمن مین مفصل کیا گیا ہے ولله الحمد

باب جنازون کا

نوچنا یا طمانچہ مارنا رخساروں پر یا پھاڑنا گریبان کا یا نوحہ کرنا یا نوحہ کا سننا یا سنڈا نا یا اوکھیڑنا یا نوچنا بال یا ہائے واے کرنا وقت مصیبت کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے وہ شخص ہم مین سے نہین ہے

جو گالون کو مارتا ہے گریبان کو پھاڑتا ہے جاہلیت کی طرح چلاتا ہے دوسرا لفظ ابو موسی اشعری کا
یہ ہے کہ مین بری ہون اوس سے جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری ہین حضرت بری ہین
صالقہ حالقہ شاقہ سے صالقہ وہ ہے جو چلا کر روئے حالقہ وہ ہے جو وقت مصیبت کے سر منڈائے
شاقہ وہ ہے جو کپڑے پھاڑے نسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من حلق ولا خرق ولا صلق
یہ لفظ کہ وہ ہم مین سے نہین ہے نفی کرتا ہے اسلام کی عیاذاً باللہ مسلم کا لفظ یہ ہے دو عادتین
ہین لوگون مین وہ دونون کفر ہین ایک طعن کرنا نسب مین دوسرے نوحہ کرنا مردہ پر ابن حبان
وحاکم کا لفظ یہ ہے تین چیزین کفر ہین ساتھہ خدا کے پھاڑنا جیب یعنی قمیص کا نیاحت کرنا یعنی
مردہ پر طعن کرنا نسب مین حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے ثلث هي الكفر
دوسرا لفظ یہ ہے ثلاث من عمل الجاهلية سو جاہلیت نام ہے زمانہ کفر کا مسلم کا لفظ یہ ہے چار
چیزین ہین میری امت مین خصال جاہلیت سے وہ اونکو نہین چھوڑتے فخر کرنا احساب مین طعن کرنا
انساب مین استسقا کرنا نجوم سے نیاحت کرنا یہ بھی فرمایا ہے نائحہ اگر مرنیسے پہلے توبہ نکریگی تو
دن قیامت کے اوسکو ایک پیراہن قطران کا پہنایا جائیگا قطران کہتے ہین پگھلے ہوئے تانبے کو
یا روغن خارش شتر کو دوسرے لفظ مین درع من جرب ہے اور تیسرے لفظ مین درعا من
لهب النار آیا ہے رواہ ابن ماجہ طبرانی کا لفظ اوسط مین یون ہے یہ نوحہ کرنیوالیان
دن قیامت کو دو صفین جہنم مین کیجاوینگی ایک جانب راست دوسری جانب چپ وہ نوحہ
کرینگی اہل نار پر جسطرح کہ کتے بھونکتے ہین اسکو ابو داود نے بھی روایت کیا ہے منذری نے کہا
اسکی اسناد مین کوئی متروک نہین ہے ابو سعید کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت
کی ہے نائحہ و مستمعہ پر حدیث شیخین مین بذکر قتل زید بن حارثہ و جعفر بن ابیطالب و عبد اللہ بن
رواحہ کے حق مین نائحات کے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا احث في افواههن التراب جھونک
دے اونکے سونہون مین خاک کو ف ان حدیثون سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہے کیونکہ انپر
لعن و کفر کا اطلاق آیا ہے بہت سے اہل علم نے ان افعال کو کبائر گنا ہے صاحب عدہ کا یہ کہنا

کہ نیاحت وصیاح وشق جیب صغائر ہین مردود ہے اذرعی نے کہا ہمنے نہین دیکھا کہ کسی اور نے سوا انکے یہ بات کہی ہو کیونکہ احادیث صحیحہ مقتضی اسکی ہین کہ یہ افعال کبائر ذنوب ہین حضرت نے اونکے فاعل سے اپنی بیزاری ظاہر کی ہے اور لیس منا فرمایا ہے نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ حدیث دلیل ہے تغلیظ تحریم طعن فی النسب ونیاحت پر اصح اقوال یہ ہے کہ یہ اعمال کفار کے اور یہ اخلاق جاہلیت کے ہین دوسرا قول یہ ہو کہ موٗدی ہین طرف کفر کے تیسرا قول یہ ہے کہ مراد کفر نعمت واحسان ہے چوتھا قول یہ ہے کہ حق مین مستحل کے ہے انتہی اذرعی نے کہا ہی نیاحت اگر براہ ناراضی قضا ہے تو کبیرہ ہے اور اگر فرط جزع وضعف حمل مصیبت سے ہے تو محتمل ہے رہی یہ بات کہ جاہل معذور ہو سکتا ہے یا نہین اسمین نظر ہے انتہی ہان زار رونا قبل وبعد موت کے جائز ہے لکن اولی یہ ہے کہ بعد موت کے نہ روئے اگر ممکن ہو ایک جماعت نے کہا ہے رونا بعد موت کے مکروہ ہے لقولہ صلعم فی الحدیث الصحیح فاذا وجبت فلا تبکین باکیۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادے اور نواسے پر قبل موت کے روئے تھے غرضکہ لگا رسا ان کبائر سے بلا کراہت جائز ہے جس شخص کو منظور ہو کہ وہ اس ورطہ سے نکلے اوسکو چاہئے کہ جب بیمار ہو تو گھر والون کو بدع جنائز وغیرہ محرمات شنیعہ وقبائح فظیعہ سے منع کر جائے شافعیہ نے کہا ہے جو شخص مبتلا ہو کسی مصیبت مین جیسے میت یا نفس یا اہل یا مال اگرچہ وہ مصیبت خفیف ہو اوسکو چاہئے کہ بار بار انا للہ الخ کہا کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا کیونکہ حدیث مسلم مین آیا ہے کہ جو کوئی یہ دعا کرتا ہے اللہ اوسکو اجر دیتا ہے اور بہتر خلف بخشتا ہے خود اللہ پاک نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ ابن جبیر نے کہا اس امت کو وقت مصیبت کے جو دیا ہے وہ اور کو نہین دیا انا للہ الخ اگر اور کو یہ چیز دیجاتی تو یعقوب علیہ السلام یا اسفی علی یوسف نہ کہتے **حکایت** بعض حکما نے کہا ہے عاقل کو چاہئے کہ اول ایام مصیبت مین وہ کام کرے جو احمق بعد پانچ دن کے کریگا حدیث مین آیا ہے اللہ جب کسی قوم کو چاہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے اگر صبر کیا تو صبر کا اجر ہے اور اگر جزع کیا

توبہی جزع ہے ۵

صبر ست علاج دل بیمار تو واقف	افسوس کہ کم داری و لبسیار ضرورست

فصل مردے کی ہڈی توڑنا اوسکی قبر پر بیٹھنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابو داؤد و ابن ماجہ و ابن حبان مین مرفوعاً آیا ہے کسر عظم المیت ککسرہ حیا یعنی توڑنا استخوان مردہ کا ویسا ہے جیسا استخوان زندہ کا توڑنا یعنے گناہ وایذا مین مسلم وغیرہ کا لفظ یہ ہے تم مین اگر کوئی ایک چنگاری پر بیٹھے وہ کپڑے جلا کر کہال تک پہنچے تو یہ بہتر ہے اوسکے لئے قبر پر بیٹھنے سے عمارہ بن حزم کہتے ہین حضرت نے مجہکو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکہا فرمایا اے قبر والے اوتر قبر سے ایذا نہ دے مقبور کو اور نہ وہ تجہکو ایذا دے رواہ الطبرانی

ف مینے نہین دیکہا کہ کسینے ان دونون امر کو کبیرہ گنا ہو لیکن یہ حدیثین سمجہاتی ہین کہ وعید سخت ہے کیونکہ کسر عظم میت کو برابر کسر عظم حی کے ٹہیرایا ہے رہا جلوس سو ایک جماعت شافعیہ نے حرام کہا ہے نووی بہی اسیکے تابع ہین ہمنے حرمت سے کبیرہ ہونا لیا ہے اسلئے کہ اس جلوس پر وعید شدید آئی ہے یہ علامت تکبیر کی ہے ؞

فصل

بنانا مسجد کا قبر پر یا چراغ جلانا قبر پر یا زیارت کرنا عورتون کا قبور کو اور ساتہہ جانا اونکا ہمراہ جنازے کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان لکن فی سندہ مختلف فیہ دوسرا لفظ لعن زوارات القبور ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے روا ابنا ماجۃ وحبان بسند مختلف فی اتصالہ فاطمہ علیہا السلام کو ایک جنازے سے پہرتے دیکہکر پوچہا تو کدہر گئی تہی کہان گہر والون کے پاس فرمایا اگر تو اونکے ساتہہ کدیٰ تک جاتی جنت

کونہ دیکھتی الخ رواہ ابوداؤد بطولہ اسی طرح ایک جگہہ عورتون کو بیٹھے ہوئے دیکھا پوچھا
کیون بیٹھی ہو کہا ہم انتظار جنازہ کا کرتے ہین فرمایا پہر جاؤ گناہ لیکر بے اجر ہو کر رواہ ابن
ماجۃ وابویعلی بطولہ **ف** ان تینون امر کا کبیرہ ہونا ظاہر احادیث ہے دو امر پر
لعنت آئی ہے تیسرے امر پر جنت کو حرام فرمایا ہے ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے انکو کبائر کہا ہو کلام شافعیہ
مین تصریح حرمت کی بہی نہین کی ہر بلکہ مکروہ بتایا ہے اسلئے کبیرہ ہونا انکا محمول ہے عظم مفاسد
پر جسطرح کہ اکثر عورتین مقابر پر یا پیچہے جنائز کے جاتی ہین بری شکل سے نوحہ کرتی ہوئی یا
زینت سے وقت زیارت کے جس سے خوف فتنہ کا قوی ہوتا ہے یا کوئی مسجد ملحق مقبرۂ
مسبلہ بنائی گئی ہے یا چراغ قبر پر جلایا گیا ہے یا مال محرمات مین خرچ ہوا ہے کہ یہ سب کبائر
ہین چراغ جلانا قبور پر تشبہ ہے ساتہہ مجوس کے اگرچہ شافعیہ نے اسکو حرام کہا ہے مگر کبیرہ
ہونا اسکا کچہہ دور نہین ہے **ف** زواجر مین ذکر سفر زیارت قبور کا نہین کیا ہے حالانکہ
اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ ہے لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سلف مین
کسی صحابی تابعی ومن بعدہم سے ثبوت اس سفر کا نہین ہوتا ہے یہ تکبیر جب ہے کہ مجرد زیارت
مسنونہ کے لئے جاوے اور اگر یہ سفر اسلئے ہے کہ وہان جاکر کوئی فعل شرک یا بدعت بجالاوے
یا روح میت سے استفادہ و استفاضہ کرے تو پہر شرک جلی یا بدعت ضلالت ہے تفہیمات مین
سفر اجمیر وغیرہ سے منع کیا ہے اور اوسکو شرک ٹہیرایا ہے یہ حکم عام ہے خواہ واسطے قبور اولیاء
کے سفر کرے یا واسطے قبور انبیاء کے ہان سفر مدینہ منورہ کا بقصد مسجد نبوی جو مشتمل ہے زیارت
سید طفوٰی پر کرنا اور وہان جاکر زیارت مسنونہ بجالانا اس حکم عام سے علیحدہ امر ہے باقی ہو دامی صلعم

فصل رقیہ کرنا تعویذ باندہنا گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے من علق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ جسنے کوئی گنڈا لٹکایا ہے اللہ اوسکو
پورا نکرے ومن علق ودعۃ فلا ودع اللہ لہ جسنے لٹکایا کوئی ودعہ ودع نکرے اللہ اوسکو

رواہ احمد وابو یعلی بسند جید والحاکم وصححہ عن عقبۃ بن عامر ایک آدمی حضرت سے بیعت کرنے کو آیا تھا اوسکی بیعت نہ لی پوچھا کیوں کہا اوسکے بازو پر تمیمہ ہے اوسنے توڑ ڈالا تب بیعت لی اور فرمایا من علق فقد اشرک رواہ احمد بسند رواتہ ثقات والحاکم واللفظ لہ عنہ ایضاً یعنی جسنے کوئی شئے اپنے بدن پر لٹکائی اوسنے شرک کیا اسی طرح ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ پیتل کا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے کہا واہنہ کے لیے پہنا ہے فرمایا یہ زیادہ نکریگا تجکو مگر وہن جدا کر اسکو اگر تو مرگیا اور یہ تجپر ہوا تو کبھی فلاح نہ پائیگا ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے رقی تمائم تولہ شرک ہین پوچھا تولہ کیا ہے کہا ایک شئے ہے جو بی بیان خاوندوںکے دوست بنانے کو کیا کرتی ہین تمیمہ یہی روایت ہے کہ تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا کے باندہا جاتا ہے نہ بعد بلا کے **ف** ان دونوں کا کبیرہ ہونا مقتضا ہی احادیث مذکورہ ہے خصوصًا اس جہت سے کہ اونکا نام شرک رکھا ہے لیکن معلوم نہین کہ کسینے بالتخصیص ساتھ اسکے تصریح کی ہو لیکن اسمین شک نہین ہے کہ یہ اعتقاد جہل و ضلال بلکہ اکبر کبائر ہے پہر گو شرک نہو لیکن موٗدی طرف شرک کے ہے اسلیئے کہ سوا اللہ پاک کے کوئی نافع و ضار نہین ہوتا ہے رقی سے وہ رقی مراد ہین جو زبان عربی مین نہ ہون اور اونکے معنی معلوم نہون ایسی رقی حرام ہوتی ہین خطابی و بیہقی نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے ابن عبد السلام نے حدیث اعرضوا علی رقاکم سے اسپر استدلال کیا ہے کیونکہ مجہول اللفظ و المعنی محتمل ہے کہ کفر یا سحر ہو پہر خطابی نے کہا ہے کہ جو مفہوم المعنی ہین اور اونمین ذکر اللہ کا ہو وہ مستحب متبرک بہ ہے انتہی یہ لفظ زواجر کا کہ گو شرک نہو شبہ نہین ہے اسلیئے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا نام شرک رکھدیا ہے تو اب اوسکے شرک ہونے مین کیا شبہ باقی رہ سکتا ہے اور کون شک کرسکتا ہے

وفصل ناخوشی لقاء خدا سے گناہ کبیرہ ہے

حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جو دوست رکہتا ہے اللہ سے ملنے کو اللہ اوسکا ملنا دوست

رکھتا ہے اور جو کوئی مکروہ رکھتا ہے ملنا اللہ سے اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکھتا ہے الحدیث رواہ الشیخان پہلا حال مومن کا ہے دوسرا حال کافر و فاجر کا ہے اس باب مین کئی حدیثین مختصر و مطول آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث ہے اگرچہ مینے نہین دیکھا کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو ہان سوء ظن باللہ کو بہت لوگون نے کبیرہ کہا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی ان ظن بی خیراً فلہ وان ظن شراً فلہ رواہ احمد وابن حبان والبیہقی عن واثلۃ مرفوعاً ٭

کتاب زکوٰۃ کی

ندینا زکوٰۃ کا یا دیر لگانا بعد وجوب کے بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ زکوٰۃ ندینے والون کا نام مشرک رکھا ہے اور فرمایا ہے بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ **وقال تعالیٰ** یوم یحمی علیہا فی نار جھنم فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین ہے کوئی سونے چاندی والا جو اونکا حق ادا نہین کرتا ہے لکن جب قیامت ہوگی تو آگ کے تختے بناکر جہنم مین اوس سے اوسکے پہلو ماتھے پیٹھہ کو داغ دینگے رواہ الشیخان یہی حکم حق مین صاحب شتر و گاؤ و گوسفند کے فرمایا ہے کہ وہ قیامت مین اوسکو روندینگے وہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا پھر جنت مین جائے یا آگ مین پڑے زواجر مین اس مقام پر بہت سی حدیثین وعید ترک زکوٰۃ و ذم بخل کی لکھی ہین ـــ اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے قلیل و کثیر زکوٰۃ مین کچھہ فرق نہین ہے اور نہ درمیان زر و سیم و حیوانات کے جس چیز پر احادیث مین زکوٰۃ فرض ہے اوسکا یہی حکم ہے ابن مسعود کہتے ہین لاوے صدقہ یعنی منکر زکوٰۃ منجملہ ملعونین کے ہے زبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی سلئے تاخیر ادای زکوٰۃ کو بعض ائمہ نے کبیرہ گنا ہے انتہی پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ ترک

نماز اور ترک زکوٰۃ کا ایک حکم ہے بلکہ صوم و حج کا بھی یہی حال ہے کہ تارک ان سب کا بلا عذر باوجود
امکان و قدرت کے کافر ہوجاتا ہے حدیث بنی الاسلام علی خمس مین ان سب کا سوق
ایک مساق پر آیا ہے پھر حق مین ہر واحد کے حکم کفر کا احادیث متعددہ مین علیحدہ علیحدہ اور مجموعاً فرمایا ہے

فصل

بخل کرنا قرضخواہ کا قرضدار پر جسکی عسرت کو وہ جانتا ہے ساتھ ملازمت یا حبس کے کبیرہ ہے ❖
حدیث مین آیا ہے جسنے مہلت دی تنگدست کو یا کچھ چھوڑ دیا اوسکو قرض مین سے یا بالکل
تو بچا او دیگا اوسکو اللہ بھاپ جہنم کی رواہ احمد باسناد جید عن ابن عباس مرفوعاً
دوسری حدیث حسن مین آیا ہے جسنے دور کیا اپنے قرضدار سے یا سٹایا اوسکو وہ سایۂ عرش
مین ہوگا دن قیامت کو اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین بعض مین انتظار پر موسر کے
اور تجاوز پر معسر سے وعدہ دخول جنت کا فرمایا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ
کسیکی تصریح اس باب مین نہین دیکھی ہے اسلئے کہ مہلت نہ دینا مفلس کو داخل ایذاء مسلمین ہے
جو شخص مہلت نہ دیگا وہ جہنم کی بھاپ سے بھی نہ بچیگا یہ سخت وعید ہے اس سے کبیرہ ہونیکی تاکید نکلتی ہے

فصل خیانت کرنا صدقہ مین گناہ کبیرہ ہے

مسلم مین مرفوعاً آیا ہے جسکو عامل کیا ہمنے کسی کام پر پھر چھپایا اوسنے ہمسے ایک تاگا یا زیادہ
تو یہ غلول ہے یعنی خیانت وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا بقیع مین حضرت کا گذر ایک قبر پر ہوا
اف اف کرکے ہٹ گئے پوچھا تو فرمایا ہمنے اسکو بنی فلان پر ساعی مقرر کرکے بھیجا تھا اسنے
ایک کمل خیانت کرلیا اب مثل اوسکے ایک پیراہن آگ کا پہنایا گیا ہے رواہ ابو داؤد و ابن
خزیمۃ **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی ہان مطلق خیانت کو
کبیرہ گنا ہے وہ اسکو بھی شامل ہے ❖

فصل

جبایت مکوس کی اور داخل ہونا اوسکے توابع مین جیسے کتابت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ مراد جبایت سے اوگاہنا مکس کا ہے یہ فعل داخل ہے اس آیت مین انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الارض بغیر الحق اولئك لهم عذاب الیم سارے مکاس یعنے ٹکس لینے والے خواہ جابی ہون یا کاتب شاہد وازن کائل وغیرہم سب اکبر اعوان ظلمہ سے ہین بلکہ خود ہی ظلمہ ہین اسلئے کہ جو چیز لینے کے مستحق نہین ہین وہ لیتے ہین اور جو شخص مستحق نہین ہے اوسکو دیتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے کہ صاحب مکس جنت مین نہ جائیگا کیونکہ اونکا گوشت حرام سے اوگا ہے اور متقلد مظالم عباد ہوا ہے قیامت مین پاس مکاس کے کیا ہوگا جو وہ لوگون کو دیگا ہان وہ اوسکے حسنات لے لینگے اگر ہونگے ورنہ اونکے گناہ اوسپر لادے جاوینگے بغوی نے کہا ہے مراد صاحب مکس سے وہ شخص ہے جو محصول سائر کا تجار سے بنام نہاد عشر یعنے زکوۃ لیتا ہے منذری نے کہا اب تو ایک مکس اور ہے اوسکا کچھ نام نہین ہے اوسکا لینا بالکل حرام و سحت ہے اور اوسکا کھانا پیٹ مین آگ کا بھرنا ہے اللہ کے سامنے اوسکی حجت بالکل کمزور ہوگی اللہ کا اوسپر غضب ہوگا عذاب شدید مین گرفتار ہونگے انتہی اس زمانۂ آخر مین بے گنتی انواع مکس کے نکلے ہین ہر چیز پر ٹکس لگتی ہے کیا گھر کیا جانور کیا پرندہ کیا سواری کیا لکڑی گھاس یا کپڑا کیا ہر چیز [illegible] اسی لئے کہا ہے مکاس کہتے ہین محدث مکس کو جو احداث مکس کا کیا کرتا ہے یعنی موجد محاصل و مکس کا شیار (?) ہے اور اوسکو بھی کہتے ہین جو طریقہ ردیہ پر چلتا ہے اور بضائع پر مرتب معلوم لیتا ہے حدیث ان سب مفاہیم پر متضمن ہے مکاس کو عشار بھی کہتے ہین اسلئے کہ [illegible] کا عشر وصول کرتا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ عشار کی دعا قبول نہین کرتا ابن حبان کا لفظ یہ ہے ہونگے تم پر امرا جو قریب کرینگے بد لوگون کو اور دیر کرینگے نماز مین وقت سے سو جو کوئی پاوے [illegible] عریف اور شرطی اور جابی اور خازن اور اونکا پیچھے چودھری کا اور چپراسی اور [illegible] قبول نکرے واحدی نے تفسیر اس آیت مین

لایستوی الخبیث والطیب جابر سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میری تجارت شراب فروشی تھی بیننے شراب بیچکر بہت مال جمع کیا ہے بھلا اگر مین اسکو
اللہ کی طاعت مین صرف کرون تو کچھہ نافع ہوگا فرمایا اگر تو اوسکو حج یا جہاد یا صدقہ مین صرف کریگا تو
برابر ایک پرِ پشّہ کے بھی اجر نہوگا اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر پاک اوسپر یہ آیت اوتری حسن و عطا نے
کہا ہے مراد طیب و خبیث سے مال حلال و حرام ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے ایک
جماعت نے اسکی تصریح کی ہے بیشک وعیدات اس باب مین آئی ہین جو حکم مکّاس کا ہے وہی
حکم اوسکا ہے جو جمع خرچ محاصل سائرات کا لکھتا پڑھتا ہے ابن عبدالسلام اسی طرف گئے ہین یہ
خیال بعض تجار کا کہ جو کچھہ اونہون نے بابت مکس کے دیا ہے وہ زکوٰۃ مین محسوب ہوجاتا ہے بالکل
غلط ہے اسلیے کہ حاکم نے مکاسین کو کچھہ زکوٰۃ لینے پر مقرر نہین کیا ہے بلکہ اسبات پر مقرر کیا ہے
کہ کوئی سا مال تجارت کا کیون نہو تھوڑا یا بہت اوسپر عشر لے لین خواہ اوسمین زکوٰۃ واجب ہو یا نہو
علما نے مکاسین کو منجملہ دزدان و راہزنان ٹھیرایا ہے بلکہ اونسے بھی اقبح و اشر بتایا ہے ✦

فصل

بھیک مانگنا آسودہ حال سے مال کا یا صدقہ کا بطور طمع و تکثر کے گناہ کبیرہ ہے حدیث طبرانی
وغیرہ مین بسند صحیح آیا ہے جسنے سوال کیا بغیر فقر کے گویا وہ انگار کھاتا ہے فرمایا حلال نہین
ہے سوال کسی غنی اور قوی کو مگر صاحب فقر مدقع یا صاحب غرم مفظع کو اور جو کوئی مانگے
لوگون سے ثروت کے لئے وہ خموش ہوجائیگا اوسکے منھہ مین دن قیامت کو اور رضف یعنی
گرم پتھر جسکو جہنم مین سے وہ کھائیگا اب چاہے کم کرے یا زیادہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب
ہے مدقع وہ ہے جو مٹی مین ملا رہتا ہے مفظع وہ ہے جو قرض یا تاوان سے بالکل تباہ ہوگیا
خموش کے معنی ہین بے گوشت دوسری حدیث مین ہے وہ غنا جسکے ہوتے ہوے سوال کرنا نہ چاہیے بقدر
طعام صبح و شام کے ہے دوسرے لفظ مین پچاس درہم یا بقدر اوسکی قیمت کے سونا ذکر کیا ہے

ابوداؤد وحاکم کا لفظ یہ ہے کون کفیل ہوتا ہے مجھسے سوال نکرنے کا لوگون سے کسی شے کا مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا بزار کا لفظ یہ ہے سائل ہونا غنی کا آگ ہے اگر تھوڑا ملا تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دیا گیا تو زیادہ آگ ہے ف سوال کا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے ظاہر ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی مگر وعید بہت سخت آئی ہے *

فصل

الحاح کرنا سوال مین جس سے مسئول کو ایذای شدید ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملحف کو روایہ ابن ماجۃ وابونعیم مراد ملحف سے ملح ہے یعنی پیچھے پڑکر مانگنے والا بزار کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملح کو ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے آدمی میرے پاس آکر مانگتا ہے مین اوسکو کچھہ دیتا ہون وہ اپنی گود مین نہین اوٹھاتا مگر آگ کو دوسری حدیث مین آیا ہے تم الحاف نکرو سوال مین جو کوئی اسطرح لیتا ہے کچھہ تو اوسمین برکت نہین ہوتی ہے ف تنگ کرکے لینا کبیرہ ہے مطابق ظاہر ان احادیث وغیرہ کے اگرچہ اسکی تصریح نہین کی کیونکہ بعض روایات مین اسپر لعنت بھی آئی ہے یہ نشان ہے کبیرہ کا نار ٹھیرانا اس مال کا وعید شدید ہے ہان اگر سائل مضطر ہے اور مسئول ظالماً مانع ہے تو الحاح اوسدم حرام نہوگا الحاح کا کبیرہ ہونا کچھہ مقید ساتھہ تکرار سوال کی نہین ہے کہ دوبار تین بار مانگے بلکہ مقید با یذا ہے کہ عرفاً تنگ ہو اور مسئول غصہ مین آکر حیز اعتدال سے نکل کر گالی گلوچ کرنے لگے لام کاف پر آجاوے کہ یہ ایذا ہے شدید و خلق قبیح اور معاصی متعددہ ہین جو بسبب الحاح کے وقوع مین آئے اور باعث اوسکا وہ ملح ہوا اسلئے الحاح کبیرہ ٹھیرا *

فصل

منع کرنا انسان کا اپنے قریب یا مولی کو اوسکے سوال سے باوجود اپنی قدرت اور اوسکے اضطرار کے

حالانکہ کوئی عذر مانع موجود نہیں ہے گناہ کبیرہ ہے جریر بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے
نہیں ہے کوئی ذی رحم یعنے رشتہ دار جو آوے پاس اپنے ذی رحم یعنے نانی والے کی او ر مانگے اوس سے
وہ فضل جو اللہ نے اوسکو دیا ہے سو وہ بخل کرے لیکن نکالیگا اللہ جہنم سے ایک سانپ جسکو شجاع
کہتے ہیں وہ اوسکو ہار کرسیا کر کے گلے کا ہار ہوگا رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر باسناد جید
ف اسکا کبیرہ گنا واضح جلی ہے کیونکہ اس منع پر وعید شدید آئی ہے زواجر میں کہا ہے کبھی
صدقہ کرنا اجنبی پر افضل ہوتا ہے قریب پر صدقہ کرنے سے جبکہ اجنبی صالح اور قریب فاسق ہو کیونکہ وہ طاعت میں خرچ
کریگا اور یہ معصیت میں اوٹھا دیگا +

فصل صدقہ دیکر احسان کرنا کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی وقال تعالی لا تبطلوا
صدقاتکم بالمن والاذی اور حضرت نے کہا ہے دور رہو تم منت رکھنے سے ساتھ معروف
کے یعنے صدقہ کا احسان نہ رکھو کہ یہ باطل کردیتا ہے شکر کو اور مٹا دیتا ہے اجر کو منت رکھنا یوں ہوتا ہے
کہ اپنے احسانات کو شمار کرے یا اونکا ذکر کرے اوس شخص سے جسکی اطلاع کو یہ لینے والا دوست
نہیں رکھتا ہے یا آپکو اوس سے بہتر سمجھے کہ میں محسن ہوں اور وہ محسون ہے اسلئے طلب کرنا دعا
کا اوس سے ٹھیک نہیں ہے کہ کہیں وہ دعا بمقابلہ احسان کے ہوکر سقط اجر ہو جاوے اذی
یہ ہے کہ اوسکو جھڑک دے یا عار دلاوے یا گالی دے برا کہے اس سے بھی اجر ساقط ہو جاتا ہے
حدیث ابوذر میں آیا ہے تین آدمی ہیں کہ اللہ نظر نہیں کرتا دن قیامت کو اور نہ پاک کرتا ہے اوسکو
بلکہ اونکے لئے عذاب الیم ہے اونمیں سے ایک منان کا نام بھی لیا ہے ف اسکو ایک
جماعت نے کبیرہ کہا ہے ظاہر وعید شدید بھی یہی ہے اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں جنکا
ذکر زواجر میں کیا ہے +

فصل

زیادہ پانی کا روکنا کسیکو ندینا باوجود احتیاج و اضطرار کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہؓ مین مرفوعاً آیا ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اونسے اللہ دن قیامت کو اور نہ دیکھیگا طرف اونکے اور نہ پاک کریگا اونکو اور اونکے لئے عذاب الیم ہے ایک وہ آدمی ہے جو زیادہ پانی پر ہے جنگل مین منع کرتا ہے اوس سے مسافر کو رواہ الشیخان دوسری روایت مین ہے اللہ اوس سے کہیگا آج منع کرونگا مین تجھکو اپنے فضل سے جسطرح منع کیا تھا تو نے فضل اوس چیز کا جو تیرے ہاتھون نے نہین بنائی تھی ابوداؤد کا لفظ یہ ہے لوگ شریک ہین تین چیزون مین پانی نمک آگ مین ابن ماجہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ قیمت اوسکی حرام ہے یعنے پانی کی **ف** یہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث اوّل بوجہ وعید شدید بلقینی وغیرہ نے بھی اسکی تصریح کی ہے لکن بقید شرط معتبر جس کا ذکر ترجمہ مین کیا گیا ✲

فصل

کفران نعمت خلق کا جو مستلزم ہے کفران نعمت حق کو گناہ کبیرہ ہے ابن عمرؓ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو کوئی احسان کرے تمسے تم بدلا دو اوسکا اگر نہ پاؤ تو دعا کرو اوسکے لئے یہانتک کہ جان لو کہ تمنے اوسکا عوض کردیا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ دوسر[illegible] مین یون ہے اگر عاجز ہو تم اوسکی جزا سے تو دعا کرو یہانتک کہ جان لو کہ تمنے شکر ادا کیا اللہ [illegible] شاکرون کو دوست رکھتا ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے جسنے ثنا کی اوسنے شکر کیا جسنے چھپایا اوسنے [illegible] حبان کا لفظ یہ ہے ومن کتمہ فقد کفرہ ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فذکرہ فقد [illegible] کتمہ فقد کفرہ احمد کا لفظ بسند ثقات یون ہے بڑا شکر گزار لوگون مین اللہ کا وہ ہے [illegible] گزار ہے لوگون کا دوسری روایت یہ ہے شکر نہین کرتا اللہ کا جو شخص کہ شکر نہین کرتا [illegible] اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے

عبداللہ ابن احمد کا لفظ یہ ہے کہ تحدث بنعمت خدا شکر ہے اور ترک تحدث کفر ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث سے ہے لکن معلوم نہین کہ کسینے اسکے ساتھ تعرض کیا ہو ❊

فصل

سوال کرنا اللہ کے نام سے کسی شئے کا سوای جنت کے اور نہ دینا مسئول کو با وجود سوال بوجہ اللہ کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو موسی اشعری مین مرفوعًا آیا ہے ملعون ہے جسنے سوال کیا بوجہ اللہ اور ملعون ہے وہ جو سوال کیا گیا بوجہ اللہ اور نہ دیا اوسنے سائل کو جب تک کہ سوال نہین کیا ہے اوسنے ہجر یعنے امر قبیح کا یا سوال قبیح بکلام قبیح نہین کیا ہے رواہ الطبرانی بسند صحیح دوسرا لفظ یہ ہے کیا خبر ندون مین تمکو بد ترین خلق سے کہا ہان فرمایا وہ شخص ہے جو مانگتا ہے اللہ کے نام سے اور دیا نہین جاتا رواہ النسائی وابن حبان ترمذی نے اسکو حسن غریب کہا ہے **ف** ان دونون امر کا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح سے ہے اسلیے کہ سائل و مسئول دونون پر لعنت آئی ہے لکن علما نے مکروہ کہا ہے حرام بھی نہین بتایا چہ جائیکہ اسکی کہ کبیرہ گناہ ہوہان کلام حلیمی سے تکبیر اسکی مستفاد ہوتی ہے ❊

کتاب الصوم

ترک کرنا ایک روزہ کا ایام رمضان سے اور توڑنا اوسکا جماع وغیرہ سے بغیر عذر مرض یا سفر کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہ ہے رسیان اسلام کی قاعدے دین کے تین ہین جنپر بنیاد اسلام کی ہے جس کسینے ترک کیا ایک کو اونمین سے وہ کافر حلال الدم ہے شہادت لا الہ الا اللہ نماز فرض روزہ رمضان کا رواہ ابو یعلی بسند حسن دوسری روایت یون ہے جسنے چھوڑا ایک کو اونمین سے وہ کافر باللہ ہے نہ اوسکا فرض قبول اور نہ عدل اور حلال ہے مال و خون اوسکا تیسری روایت مین آیا ہے جسنے افطار کیا ایک دن رمضان سے بغیر رخصت

اور مرض کے قضا نہین کرتا اوسکو روزہ رکھنا سارے زمانہ کا اگرچہ صائم الدہر رہے رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة والبیهقی وذکرہ البخاری تعلیقا غیر مجزوم بہ اسی حدیث کے موافق علی وابن مسعود بہی ہین احمد کا لفظ مرسلا یہ ہے چار چیزین ہین جنکو اللہ نے اسلام مین فرض کیا ہے جسنے تین چیزین کین تو وہ کسی شئے سے مغنی نہین ہین یہانتک کہ سب بجالائے نماز زکوۃ صوم حج بیت **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے حدیث مذکور دلیل ہے

فصل تاخیر کرنا قضاء رمضان مین کبیرہ ہے

مینے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ وہ تعدی افطار سے فاسق ہوگیا تو فورًا اوسپر توبہ کرنا واسطے خروج کے فسق سے واجب ہے اور یہ توبہ صحیح نہین ہوتی ہے مگر قضا سے سو جب قضا مین بغیر عذر تاخیر کی تو متمادی فی الفسق رہا یہ تمادی خود ایک دوسرا فسق ہے اس سے واضح ہوا کہ تاخیر کرنا قضاء صوم مین فسق ہے یہ حکم ہر واجب مین جسکو براہ تعدی ترک کیا ہے اور اوسکی قضا مین دیر لگائی ہے جاری ہوسکتا ہے جیسے نماز فرض اور حج فاسد یا تاخیر رمضان تا رمضان دیگر اگرچہ وہ افطار کسی عذر ہی سے کیون نہ کیا ہو اسلیے کہ قرب رمضان دیگر سے تضییق ہو دیگی ہروی نے کتاب ادب القضا مین کہا ہے ترک کرنا فرائض ماموربہا کا جو کہ واجب علی الفور ہین کبیرہ ہے

فصل

روزہ غیر واجب رکہنا عورت کا فورًا باوجود حضور شوہر اور اوسکی عدم رضامندی کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو یہ کہ روزہ رکہے اور شوہر اوسکا حاضر ہو مگر اوسکے اذن سے احمد نے بسند حسن اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر رمضان کا دوسری روایت صحیحین مین ہے روزہ نہ رکہے عورت اور زوج اوسکا حاضر ہو ایکدن بہی سوا ماہ رمضان کے مگر اوسکے اذن سے طبرانی کا لفظ یہ ہے شوہر کا حق ہے زوجہ پر کہ نہ رکہے روزہ نفل کا مگر اوسکی اجازت سے

اگر کہیگی تو بہوک پیاسی ہگی قبول نہو گا **ف** اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو کبیرہ گنا ہے لکن حدیث صریح ہے اوسکی تکبیر پر*

فصل روزہ رکہنا عیدین اور ایام تشریق مین کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے دن فطر کا اور دن نحر کا اور ایام تشریق عید ہے ہم مسلمانونکے یہ دن کہانے پینے کے ہین رواہ احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی والحاکم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے روزہ رکہا نوح علیہ السلام نے دہر کا مگر دن فطر اور دن اضحی کے مسلم کا لفظ یہ ہے لائق نہین ہے روزہ رکہنا دو دن مین دن اضحی اور دن فطر کے رمضان سے احمد ونسائی کا لفظ یہ ہے تم روزہ نرکہو ان ایام تشریق مین کہ یہ ایام اکل وشرب کے ہین **ف** احادیث نہی مین ان صیام سے بہت آئی ہین اسلئے گنا اسکا کبیرہ محتمل ہے کیونکہ اسمین اعراض ہے اللہ کی ضیافت سے انتہی مین کہتا ہون اصل نہی مین تحریم ہے جب تک کہ کوئی صارف نہو اور حرمت مقتضی ہوتی ہے تکبیر کو اسلئے ان ایام کا صیام کبیرہ ہوسکتا ہے صاحب زواجر نے اسجگہ احادیث متعلقہ صوم کو اپنی کتاب اتحاف اہل الاسلام بخصوصیات الصیام سے نقل کیا ہے وہ احادیث ہماری اصل غرض سے علیحدہ تہین اسلئے ذکر اونکا بطور خلاصہ نہین کیا گیا*

کتاب الاعتکاف

ترک کرنا اعتکاف منذور معین کا اور باطل کرنا اوسکا جماع سے اور جماع کرنا مسجد مین گو غیر معتکف ہو گناہ کبیرہ ہے ان تینون امر کا کبائر گننا کچہ دور نہین ہے دو امر اول کا بہ قیاس رمضان بجامع وجوب وتضییق اور امر سوم کا بوجہ قبح شدید جو مشعر قلت اکتراث مرتکب ہے ساتہہ دین اور رقت دیانت کے کیونکہ مساجد ایسی امور سے منزہ ہوتے ہین اور تلطیخ مساجد کے ساتہہ قاذورات کے کفر ہے تو جماع کرنا وہان بالاولی کبیرہ ہوگا اسلئے کہ اوسمین ہتک حرمت

کا ہے اور قریب ہے تبلیغ بالقدر سے واللہ اعلم

کتاب الحج

ترک کرنا حج کا با وجود قدرت کے مرنے تک گناہ کبیرہ ہے علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی مالک
ہوا زاد راحلہ کا جو پہنچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور اوسنے حج نکیا تو نہین ہے اوسپر یہ کہ مرے یہودی
یا نصرانی یہ اسلیئے کہ اللہ فرماتا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی
والبیہقی من روایۃ الحارث عن علی حارث مین لوگون نے کلام کیا ہے شعبی و ابن المدینی اوسکی تکذیب
کرتے ہین ایوب نے کہا ابن سیرین کا یہ اعتقاد تہا کہ عام روایۃ اوسکی علیؓ سے باطل ہے ابن معین
و نسائی و ابن حبان حرث کو کبھی ضعیف کبھی ثقہ بتاتے ہین نسائی کا میل طرف توثیق کے ہے اوس سے احتجاج
کرتے ہین اوسکے امر کو قوی بتاتے ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اوسکو نہین پہچانتے
مگر اسی وجہ سے انتہی حاصل یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے جسطرح کہ نووی نے شرح مہذب مین کہا ہے
ہان یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے صحت کو پہنچی ہے اسلیئے اونہون نے کہا تہا مینے ارادہ کیا ہے کہ بہیجون
کچھ لوگ طرف ان شہرون کے بہیجون وہ جاکر دیکھین کہ کون لوگ مالدار ہین جنہون نے حج نہین کیا ہے
اونپر جزیہ مقرر کرین وہ مسلمان نہین ہے سو ایسی بات کوئی اپنی راے سے نہین کہہ سکتا ہے اسلیئے
یہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ابن حجر مکی کہتے ہین اسلیئے مینے فتوی دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسکو بیہقی
نے عبد اللہ بن سابط سے اوسنے ابو امامہ سے اوسنے حضرت سے روایت کیا ہے جسکو نرو کا کسی حاجت
ظاہر و یا مرض حابس یا سلطان جائر نے اور حج نکیا اوسنے تو چاہے یہودی مرے یا نصرانی انتہی مین
کہتا ہون یہ حدیثین اگرچہ ضعیف بہی ٹہیرین تو بہی معنی اسکے صحیح ہین اسلیئے کہ پانچون بنیاد اسلام
کا دربارہ ترک کے ایک ہی حکم کفر کا ہے جبکہ با وجود قدرت وعدم عذر کے اونکا تارک ہوا انتہی قولی
بزار کا لفظ یہ ہے اسلام کے آٹھ سہم ہین ایک کلمہ اسلام دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم روزہ پنجم حج
بیت ششم امر معروف ہفتم نہی عن المنکر ہشتم جہاد فی سبیل اللہ بیشک وہ خائب ہوا جسکے لیئے کوئی سہم

نہین ہے سعید بن جبیر نے کہا میرا ایک ہمسایہ موسر مرگیا اوسنے حج نکیا تھا مینے اوسپر نماز جنازہ کی نہ پڑہی **ف** یہ وعیدات شدیدات مصرح ہین ساتہہ تکبیر اس گناہ کے اہل علم نے بھی اسکی تصریح کی ہے اسجگہ اطلاق کبیرہ کا کفر پر آیا ہے +

فصل

جماع کرنا یعنی ایلاج حشفہ کا یا مقدار حشفہ کا ذکر جدا گانہ سے فرج مین گو بہیمہ سے ہو عامد عالم مختار ہوکر حج مین قبل تحلل اول کے یا عمرہ مین پہلے تحلل سے گناہ کبیرہ ہے اسمین اگرچہ کوئی وعید نظر سے نہین گذری اور نہ کسیکو دیکہا کہ اوسنے اس کام کو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ اونہون نے جماع وغیرہ کو مفسد صوم ٹہیرا کر کبیرہ گنا ہے تو اوسپر قیاس کرکے امر مفسد نسک کو بجماع کبیرہ کہہ سکتے ہین بلکہ بالاولی اسلئے کہ صائم مفسد بغیر جماع پر سوا اثم و قضا کے اور کچہ لازم نہین ہے اور یہان علاوہ اثم و قضا کے کفارہ بہی آتا ہے کہ ایک شتر پنجسالہ ذبح کرے اور بصورت عجز گاو دوسالہ یہ بہی نہو سکے تو بز یکسالہ یا دوسالہ یا قیمت بدنہ طعام سے صدقہ دے ورنہ عوض ہر مد کے ایکدن روزہ رکہے اور ہنگام کو پورا کرے اور یہ روزہ رکہنا حرام مین اولی ہے انتہی یہ فتوی موافق مذہب شافعیہ کے ہے

فصل

قتل کرنا محرم حج یا عمرہ کا کسی صید ماکول وحشی کو عامد عالم مختار ہوکر گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل منکم ھدیا بالغ الکعبۃ او کفارۃ طعام مساکین او عدل ذلک صیاما لیذوق وبال امرہ الآیۃ اسکا کبیرہ گنا بموجب صراحت آیہ کریمہ کے ہے اسیکی تصریح ایک جماعت نے بہی کی ہے قاتل صید کو فاسق کہا ہے اسلئے کہ اوسنے ایک حیوان محترم کو بلا کسی ضرورت کے جان سے مارا حاشیہ ایضاح مین اسجگہ پر کلام مبسوط کیا گیا ہے ظاہر یہ ہے کہ بقیہ محرمات احرام کبائر نہین ہین +

فصل

احرام باندھنا علیلہ کا حج نفل یا عمرہ کے لئے بغیر اذن حلیل کے اگرچہ گھر سے باہر نہ نکلی ہو گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا قیاس کیا گیا ہے عورت کے روزہ رکھنے پر بغیر اذن شوہر شاہد کے بلکہ یہ اوس سے اولی تر ہے بسبب طول زمن اور احتیاج خروج الی السفر کے اور اسمین ایک طرحکا تہتک ہے +

فصل استحلال بیت الحرام کا کبیرہ ہے

ایک آدمی نے کہا اے رسول اللہ کبائر کیا ہین فرمایا نو ہین اونمین سے ایک استحلال بیت الحرام کو بہی ذکر کیا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بیہقی کا لفظ یہ ہے کبائر نو ہین سب مین بڑا کبیرہ شرک ہے پہر حلال کرنا خانۂ خدا کا **ف** مراد استحلال سے یہ ہے کہ جو بات وہان کرنا درست نہین ہے وہ کرے جیسے چڑہائی کرنا اہل مکہ پر اور قتال کرنا اوس جگہ ۰۰

فصل الحاد کرنا حرم مکہ معظمہ مین گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ومن یرد فیه بالحاد بظلم نذقه من عذاب الیم ابن عباس نے کہا یہ آیت حق مین عبد اللہ بن انیس کے اوتری ہے حضرت نے اوسکے ہمراہ ایک مہاجر یا انصاری کو بہیجا تہا باہم اونکے انساب مین افتخار ہوا ابن انیس نے غضب مین آکر اوس انصاری کو قتل کیا پہر مرتد ہو کر طرف مکہ کے بہاگ گیا رواہ ابن ابی حاتم بسند فیه ابن لہیعة الحاد سے مراد اس جگہ نزدیک مفسرین کے شرک ہے یہی قول ہے ابن عباس ومجاہد وقتادہ وغیر واحد کا یا قتل کرنا اور ظلم کرنا اوسکا جو تجکو قتل نکرے اور ظلم نکرے یہ دوسرا قول ہے ابن عباس کا تیسرا قول انکا یہ ہے کہ حلال کرے تو وہان اوس چیز کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے زبان یا قتل سے مجاہد نے کہا مراد ظلم سے عمل سیئہ ہے پہر کہا بیع. لا واللہ بلی واللہ کہنا ہے سعید بن جبیر و حبیب بن ثابت

نے کہا ہے مراد احتکار ہے طعام کا مکہ معظمہ مین ابن عمر کہتے ہین بیع طعام بعد احتکار کے مکہ معظمہ مین الحاد

ہے ابن عباس نے کہا گالی دینا خادم کو ظلم ہے ابن جبیر نے کہا ظلم تجارت کرنا امیر کا ہے مکہ معظمہ مین ابن عمر

دو خیمہ رکہتے تھے ایک حل مین دوسرا حرم مین جب کسی گہر والے پر خفا ہونا چاہتے حل مین جاکر خفا ہوتے

کسی نے پوچہا یہ کیون کرتے ہو کہا ہمنے سنا ہے کہ گہر والون سے کلا واللہ و بلی واللہ کہنا منجملہ الحاد کے

ہے ✽ قید ظلم سے معلوم ہوا کہ اصل معنی الحاد کے اسجگہ مراد نہین ہین بلکہ مراد وہ عدول

عن القصد ہے جو متلبس بظلم ہو اور ظلم شامل ہے سائر معاصی کبائر و صغائر کو اسلیے کہ ہر معصیت

گو صغیرہ ہو ظلم ہوتی ہے یہ وعید کہ ہم اوسکو مزا عذاب الیم کا چکہاوینگے الحاد پر مترتب ہے اسی جگہ سے

ابن عباس نے کہا ہے کہ سیئات مکہ معظمہ مین مضاعف ہوتے ہین جسطرح کہ حسنات مضاعف ہوا کرتے

ہین مجاہد نے کہا ہے مراد مضاعفت سے زیادت قبح و عذاب ہے نہ وہ مضاعفت جو حسنات

مین زیادہ کیجاتی ہے اسلیے کہ نصوص کا مصرح ہونا ساتہ اس امر کے کہ سیئہ کی جزا مثل سیئہ کے

ہوتی ہے متعین ہے لیکن ظاہر قول مجاہد وغیرہ کا یہ ہے کہ مراد حقیقت مضاعفت ہے اور اسکو

اون نصوص سے ساتہ کسی دلیل کے جو نزدیک اونکے قائم ہے مستثنے بناتے ہین کیونکہ اگر وہ

قائل حقیقت مضاعفت کے نہوتے تو خلاف جمہور کا اس بارہ مین نکرتے کیونکہ معصیت کرنا

مکہ معظمہ مین بلا خلاف بہ نسبت اور جگہہ کے اقبح ہے اور دلیل اسپر کہ یہان فقط ارادہ کافی ہوتا ہے

نظر بخصوصیت حرم یہ حدیث ابن مسعود ہے مرفوعا و موقوفا لکن وقف اشبہ ہے اگر کوئی آدمی مکہ

معظمہ مین ارادہ الحاد بالظلم کا کرے اور وہ عدن ابین مین ہو تو بہی اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا

چکہائیگا دوسرا لفظ بروایت ثوری یون ہے نہین ہے کوئی آدمی کہ ارادہ سیئہ کا کرے اور وہ

اوسپر لکہہ لیجاوے مگر وہ آدمی جو عدن ابین مین یہ ارادہ کرے کہ وہ کسی شخص کو مکہ معظمہ مین

قتل کریگا تو ضرور اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا چکہائیگا یہی قول ضحاک بن مزاحم کا بہی ہے ✽

✽ ہمنے ذکر ان دونون کبیرہ کا یعنے استحلال و الحاد کا جدا گانہ بطور تغائر اس جگہہ

اسلیے کیا ہے کہ حدیث مین ذکر استحلال کا ہمراہ دیگر کبائر کے کا نہی لفظ سے آیا ہے اور اسجگہ

ذکر الحاد کا فرمایا ہے محتمل ہے کہ مراد دونون سے ایک ہی شئے ہو جو آیت مین ہے یا مراد اول سے
استحلال حرمت مکہ معظمہ کا ہو گو اندر حرم کے نہو اور مراد ثانی سے وقوع معصیت کا ہو اور یہ دونون
امر کبیرہ ہین جسطرح کہ جلال بلقینی نے اسطرف اشارہ کیا ہے کہ پہلے تو استحلال بیت الحرام کا
نام لیا ہے پھر بعد چند سطر کے ذکر الحاد فی الحرم کا کیا ہے اور آیت شریف سے مستدل ہو کر کہا ہے
کہ رابع عشر الحاد فی الحرم ہے اگرچہ ارادہ سے ہو انتہی اطلاق آیت سے یہ بات نکلتی ہے
کہ حرم مکہ مین ہر معصیت کبیرہ ہوتی ہے ابن عباس نے کہا ہے ظلم شامل ہے ہر معصیت کو
اور پہلے ذکر دشنام خادم اور لفظ لا واللہ بلی یعنی حلف کاذب وغیرہ کا ہو چکا ہے کہ یہ الحاد ہے
اور عطا نے کہا ہے کہ داخل ہونا حرم مین بغیر احرام کے یا ارتکاب کرنا کسی شئے کا محظورات احرام
مین سے جیسے قتل صید یا قطع شجر ہے داخل الحاد ہے حدیث یعلی بن امیہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ
احتکار طعام کا حرم مین الحاد ہے رواہ ابو داؤد و ابن ابی حاتم طبرانی کا لفظ ابن عمر سے
مرفوعًا یون ہے احتکار الطعام بمکۃ الحاد ظاہر یہ ہے کہ یہ امور جزئیات الحاد سے ہین
کچھ الحاد مختص باحتکار طعام نہین ہے بلکہ شامل ہے ہر معصیت کو گو ارادہ ہی سے کیون نہو
بعض مفسرین محدثین نے بعد ذکر آثار مذکورہ کے یون کہا ہے کہ یہ آثار اگرچہ دلیل ہین ان اشیاء
کے الحاد ہونے پر لکن عام تر ہین ان سے یہ تو فقط تنبیہ ہے اغلظ تر پر اسنے اسی لئے جبکہ
اصحاب فیل نے ارادہ تخریب بیت کا کیا تھا تو اللہ نے طیر ابابیل کو بھیجکر حجارۂ سجیل سے انکو
مار کر عصف ماکول کر دیا اور یہ واقعہ ایک عبرت و نکال ہوا واسطے مرید سوء کے ساتھ مکہ کے
اسیطرح وہ جیش جو زمانۂ مہدی علیہ السلام مین مکہ معظمہ پر چڑھائی کر کے آویگا سارا اندر زمین
کے دھس جاویگا احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابن عمر نے ابن زبیر سے کہا کہ اے ابن زبیر تو الحاد کرنے سے
حرم خدا مین دور رہ مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے سیلحد فیہ رجل من قریش
لو توزن ذنوبہ بذنوب الثقلین لرجحت سو تو نظر کر پوشیدہ نرکہ اسکو ابن عمرو سے بھی
اسیکی لگ بھگ روایت کیا ہے اس بنیاد پر جو گناہ اور جگہہ صغائر ہین وہ مکہ معظمہ مین کبائر ہین

یعنی اوپر عقاب شدید من حیث المحل نہ من حیث الذات مرتب ہے لیکن اسدم وہ ایسے کبائر نہ ٹہیر ینگے جوکہ موجب فسق و قدح عدالت ہون اسلئے کہ اس قول کا عموم ممکن نہین ہے ورنہ اہل حرم عادل نہونگے کیونکہ صون محقرات ذنوب وصغائر معاصی سے متعذر ہے اور قدیماً وحدیثاً اسپر اجماع ہے کہ وہ لوگ صاحب عدالت ہین باوجودیکہ یہ بات معلوم ہے کہ وہ ارتکاب صغائر کا کیا کرتے ہین عصمت وحفظ بالکلیہ کہان ہے اس صورت مین تاویل کبیرہ ہونے کی متعین ہوگی اسلئے کہ جسنے اوسکو کبیرہ گنا ہے ممکن نہین ہے کہ مراد اوسکی فعل کبیرہ حرم مین ہو کیونکہ یہ فسق وکبیرہ غیر حرم مین بہی ہوتا ہے پہر حرم کی کیا مزیت اسدم ٹہیری بلکہ مراد یہی ہے کہ اور جگہ کے صغائر مکہ مین کبائر ہوجاتے ہین سو یہ مراد ظاہر مین مستحیل ہے اسلئے تاویل کرنا متعین ہوا

حکایت ایک ذکر شدت قبح معصیت وتعجیل عقاب کا گو صغیرہ ہو مکہ معظمہ مین یہ ہے کہ بعض طواف کرنے والون نے طرف ایک امرد یا ایک عورت کے دیکہا تہا آنکہہ بہہ کر گال پر آگئی بعض نے اپنا ہاتہہ ایک عورت کے ہاتہہ پر رکہدیا تہا دونون ہاتہہ چپک گئے لوگ اونکے چہڑانیسے عاجز آگئے بعض علماء نے کہا وہ توبہ صادقہ کرین کہ پہر ایسا گناہ نکرینگے اور اللہ کی طرف ابتہال بجالائین چنانچہ جب ایسا کیا تو ہاتہہ علیحدہ ہوگئے اساف و نائلہ کا قصہ خود مشہور ہے کہ اون دونون نے اندر کعبہ کے زنا کیا تہا مسخ ہوکر پتہر ہوگئے رہی یہ بات کہ ہم بعض کو دیکہتے ہین کہ وہ اوسجگہہ عصیان کرتا ہے اور اوسکے عقاب مین تعجیل نہین ہوتی سو عاقل آدمی ایسی بات پر دہوکا نہین کہاتا ہے اللہ کو کون شخص اسبات سے مانع ہے کہ وہ عقوبت ظاہری سے اشنع واقبح تر عقاب مین تعجیل نفرمائے کہ اوسکو مسخ کردے حضرت حق سے دور ڈالدے ہدایت کے بعد غوایت اقبال کے بعد اعراض نصیب کرے عیاذاً باللہ **حکایت** بعض اشخاص جسکو ہم پہچانتے تہے اور وہ ہیئت جمیلہ وفضل تام وتقدم بالغ رکہتا تہا اوسے لغزش کہا کہ ایک عورت کا بوسہ نزدیک حجر کے لے لیا وہ بالکل مسخ ہوکر بدصورت قبیح منظر بری حالت پر ہوگیا بدن و دین وعقل وکلام مین فنعوذ باللہ من الزلۃ ونسألہ ان یعصمنا من الفتن الی الممات **حکایت** اسی طرح بعض اہل معرفت سے

سنا ہے کہ ایک شخص نے مسجد حرام مین کوئی کام بیجائی کا کیا تھا عجالتہً عقاب شدید مین بدنا
ور گرفتار ہوگیا اسیطرح ایک جماعت کا حال ہمنے اپنے اس زمانہ مین سنا ہے اگر تنگی مقام کی
اور خوف رسوائی کا اور طلب ستر نہوتا تو ہم اونکا حال بسط سے لکھتے لکن اشارہ مغنی ہے عبارہ سے
ہمارا مقصود اسجگہہ یہ ہے کہ کبہی انسان کو یہ گھمنڈ و دہوکا ہوتا ہے کہ وہ عقوبت ظاہرہ کو ندیکہکر
خیال کرتا ہے کہ یہان گناہ پر عجلت نہین ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ جو کوئی متمادی
ہوتا ہے اور اسمین مین ہوکر اقدام معصیت پر کرتا ہے اوسکے لئے تعجیل عقوبت کی ضرور ہوتی
ہے خواہ عقوبت ظاہرہ ہو یا باطنہ یہ عقوبت قبل اوس عذاب آخرت کے ہوتی ہے جسکے عظمت
کی طرف اللہ نے اشارہ فرمایا ہے بلکہ طرف عظمت عذاب دنیا کے **بقولہ** نذقہ من عذاب
الیم انتہی کلام الزواجر ۔ ۔ زواجر مین الحاد فی الحرم کو کبیرہ گنا ہے مگر الحاد
فی اسماء اللہ تعالیٰ کا ذکر نہین کیا حالانکہ وہ اکبر کبائر ہے قران پاک مین اوسکا ذکر آیا ہے اللہ
کے نام سے اشتقاق اسمار کرنا یا اپنی طرف سے اوسکا کوئی نام رکہنا اگرچہ صحیح ہو ممنوع ہے
اسلئے کہ اللہ پاک کے سارے نام توقیفی ہین بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام
بہی اللہ کو اونہین ناموں سے پکارے جو اسمار حسنیٰ ہین نہ اون ناموں سے جنکا حکم نہین
دیا ہے گو وہ قران مین آئے ہون جیسے زارع منشی ماہد وغیرہ ۔

فصل

ڈرانا اہل مدینہ کو اور برا ارادہ کرنا ساتہہ اونکے اور اونکا کسی حدث [illegible] وہان اور جگہہ دینا
کسی محدث یعنی بدعتی کو اوسجگہہ اور کاٹنا وہان کے درخت [illegible] کا یہ سب امور کبائر ہین
حدیث سعد مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین کرتا اہل مدینہ سے [illegible] گل جاتا ہے جیسے نمک پانی
مین گھس جاتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا [illegible] ہے ارادہ نہین کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کا
ساتہہ برائی کے مگر گلا دیگا اللہ اوسکو آگ [illegible] جسطرح کہ تانبا پگل جاتا ہے یا نمک پانی مین

منذری نے کہا ہے کہ یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے صحاح وغیرہا مین مروی ہے احمد کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو اوسنے ڈرایا اوسکو جو درمیان دونون پہلو میرے کے ہے اور راوی حدیث نے اسکی تفسیر یون کی ہے کہ جسنے مدینہ والون کو ڈرایا اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈرایا طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے اے اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈراوے اونکو تو ڈرا تو اوسکو اور اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی قبول نہین ہے اوس سے صرف اور نہ عدل مراد صرف سے فرض یا تطوع یا توبہ یا اکتساب یا وزن اقوال ہے اور مراد عدل سے فرض یا تطوع یا فدیہ یا سارے اقوال ہین شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے احداث کیا اوسمین کوئی حدث یا جگہ دی محدث کو تو اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے لوگونکی قبول نکریگا اللہ اوس سے دن قیامت کو کوئی صرف اور نہ عدل حافظ ابن القیم نے تصریح کی ہے ساتھ اسکے کہ استحلال حرم مدینہ کا کبیرہ ہے حیران ابن القیم نے کہا ہے یعنے نزدیک ائمہ ثلثہ کے برخلاف ابی حنیفہ رحمہ بدلیل حدیث مسلم کہ کسی نے انس سے کہا تھا کہ کیا رسول خدا صلعم نے مدینہ منورہ کو حرام کیا ہے کہا ہان حرام ہے کاٹی نہ جاوے گہاس تازہ اوسکی جو کوئی یہ کام کرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد ہے ان اخبار صحیحہ کا ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے دو امر اول کو انمین سے باوجود ظہور کے کبائر مین شمار کیا ہو ہان بعض متاخرین نے یون کہا ہے کہ استحلال حرم مدینہ کا اور احداث کرنا اوسمین کبیرہ ہے زواجر مین اس جگہہ بعض احادیث فضل مدینہ منورہ کے لکھے ہین حاجت ذکر کی اس جگہہ نہین ہے کہ اونکا محل دوسرا ہے ✤

کتاب الاضحیہ قربانی عید الاضحی کی کرنا

ترک کرنا قربانی کا باوجود قدرت کے نزدیک قائل وجوب کے گناہ کبیرہ ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی گنجایش پاوے قربانی کرنے کی پہر نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ مین نہ آوے —— اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث مذکور سے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے

اوسکی تصریح کی ہو کیونکہ منع مین حضور صلعم سے وعید شدید آئی ہے شافعی وغیرہ جو قائل ندب اضحیہ ہین اونکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ حاکم نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے لیکن موقوفاً بہی روایت کیا ہے اور اورون نے کہا کہ شاید اشبہ یہی موقوف ہے تو اس صورت مین حجت تمام نہوگی حالانکہ منع کرنا حضور سے ویسا ہے جیسا کہ پیاز لہسن گندنا کہانے والے کو مسجد مین آنیسے منع فرمایا ہے اس منع مین بہی تغلیظاً ترک پر ہے نہ کوئی وعید فضائل اضاحی کے مقتضی ہین مزید اعتنا شارع کو سات اضحیہ کے پس بس +

فصل بیچنا کہال قربانی کی کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے جسنے بیچی کہال اضحیہ کی اوسکی قربانی نہوئی **ف** ہمنے نہین دیکہا کہ کسی نے اوسکو کبیرہ گناہ ہو لکن ظاہر حدیث کا مقتضا یہی ہے کیونکہ انتفاء اضحیہ کا بیع دلیل ہے وعید شدید ابطال ثواب پر اس عبادت عظیمہ کے اصل سے کیونکہ ظاہر نفی موضوع ہے واسطے اصالت انتفاء ذات کی اصل سے اور یہ اوسکا مقتضا ہے گویا اضحیہ اوسکی ملک سے نکل کر ملک فقراء مین ہو جاتی ہے اب جو یہ اوسپر مستولی ہے بیع ہوا تو گویا مثل غاصب کے ٹہیرا اور غصب کبیرہ ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک اسکا کبیرہ گنا واضح ہے اسی بیع کے ساتہ دینا کہال کا جزار کو اجرت مین ملحق ہے کیونکہ اسکو حرام کہا ہے اور جسطرح کہ بیع [illegible] ہے اسیطرح اسمین بہی ہے تو کیا دور ہے کہ یہ بہی مثل اعطاء اجرت جزار کے کبیرہ [illegible] ٭

—— زواجر مین اس حدیث کے راوی و مخرج کا نام نہین لیا ہے اسیطرح اکثر ابواب مین عادت صاحب زواجر کی یہ ہے کہ کہین نام راوی کا اور کہین نام مخرج کا اور کہین نام دونون کا نہین لیتے ہین اور کسی جگہہ فقط نام راوی کا ذکر کرتے ہین اور کسی جگہہ نام فقط مخرج کا اگر سب جگہہ التزام رہتا کہ نام راوی حدیث و مخرج کا لیتے تو بہت اچہی بات ہوتی کیونکہ یہ کتاب اپنے باب مین بے مثل و مثال ہے ایک یہی نقصان اوسمین اکثر جگہہ باقی رہگیا ہے۔

کتاب شکار اور ذبیحہ کی

مثلہ کرنا جانور کا جیسے ناک کان کاٹنا یا منھہ پر داغ دینا یا اوسکا نشانہ بنانا یا قتل کرنا مگر نہ واسطے
کہانیکے یا اچھی طرح ذبح نکرنا کند چھری سے حلال کرنا گناہ کبیرہ ہے احمد کا لفظ بسند ثقات
مرفوعًا یہ ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پھر توبہ نہ کی مثلہ کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے
حدیث مالک بن نضلہ مین کان کاٹنے اور کہال پہاڑنے پر انکار فرمایا ہے رواہ ابن حبان
مسلم مین آیا ہے ایک گدہے کے منھہ پہ داغ دیکھہ کر فرمایا لعن اللہ الذی وسمہ صحیحین
مین ابن عمر سے مرفوعًا آیا ہے کہ لعنت کی ہے حضرت نے اوسپر جسنے کسی جاندار کو نشانہ بنایا
نسائی وابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی چڑیا کو عبث وہ فریاد کریگی اللہ سے دن قیامت
کو کہیگی اے رب فلان نے مجکو عبث یعنی ناحق مار ڈالا اور کسی منفعت کے لئے قتل نہین کیا
دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے پوچھا اوسکا حق کیا ہے فرمایا ذبح کر کے کہائے
سر کاٹ کر نہ پہینکدے رواہ النسائی والحاکم وصححہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے احسان ہر چیز
پر لکھا ہے یعنی فرض کیا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اپنی
چھری کو تیز کرو ذبیحہ کو آرام دو • ہمنے نہین دیکھا کہ کسینے ان پانچون باتو
کو کبیرہ گنا ہو لکن سہ امر اول مین صریح وعید شدید آئی ہے اور دوام مین بقیہ احادیث سے
استفادہ دیگر کا ہوتا ہے پھر ہمنے دیکھا کہ ایک جماعت نے مطلق تعذیب حیوان کو کبیرہ کہا ہے
اور بعض نے صبر یعنی حیوان کو بہانسنا کہ بہوک پیاس سے مرجائے کبیرہ گنا ہے اسیطرح منھہ پہ
داغ دینےکو اور منھہ پہ مارنےکو بدلیل حدیث صحیح گربہ کے کہ ایک عورت بسبب اوسکے جہنم
مین گئی شرح مسلم مین کہا ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور یہ معصیت کبیرہ ہے انتہی *

فصل

ذبح کرنا نام پر غیر اللہ کے اس طرح پر کہ کافر نہو لیکن مقصود اوس سے تعظیم مذبوح لہ نہو مثل تعظیم عبادت یا سجود کے گناہ کبیرہ ہے بلقینی وغیرہ نے اسی طرح اسکو شمار کیا ہے بدلیل **قولہ تعالی** ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق یعنی حال یہ ہے کہ اوسکو واسطے غیر اللہ کے ذبح کیا ہے اور یہ فسق ہے او فسقا اھل لغیر اللہ بہ اس سے معلوم ہوا کہ متروک التسمیہ حلال ہے اسیلئے ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد اسجگہہ مردار اور گلا گھونٹا ہوا ہے کلبی نے کہا یعنی جو ذبح کیا گیا ہے واسطے غیر اللہ کے عطا نے کہا حضرت نے نہی فرمائی ہے اون ذبائح سے جو قریش اور عرب اوثان کے لیئے کرتے تھے مراد اوثان سے ہر شجر مدر قبر وغیرہ ہے جسکو پوجیں صنم بت کو کہتے ہین اور وثن ہر معبود باطل کو کسی کا تھان ہو یا مکان یا گور یا نشان شافعیہ نے کہا ہے اگر باسم اللہ واسم محمد کہا ہے یا کسی کتابی نے واسطے گرجا گھر یا صلیب یا موسی عیسی یا کعبہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے یا واسطے تقرب سلطان یا غیر سلطان یا جن کے ذبح کیا تو یہ سب ذبائح حرام ہین اور یہ کام کبیرہ ہے ✦

فصل سانڈ چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام اور حضرت نے کہا ہے لیس منا من سیب السوائب ـــــ اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ہمنے ذکر اوسکا سنین دیکھا کیونکہ اسمین تشبہ ہے ساتھہ جاہلیت کے جو مقتضی ہے وعید شدید کو بلفظ لیس منا ✱

فصل

کتاب عقیقہ کی

کسی کا ملک الاملاک نام رکھنا کبیرہ و حرام ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اغیظ آدمی اللہ پر دن قیامت کو اور اخبث آدمی وہ ہے جسکا نام ملک الاملاک رکھا جائے نہین مالک مگر اللہ شیخین کا لفظ اخنع ہے سفیان نے کہا جیسے شاہنشاہ ابو عمرو نے کہا اخنع بمعنی اوضع ہے یعنی کمینہ تر ابن عیینہ نے کہا بمعنی ابشع یعنے تلخ تر یا اقبح یا اکرہ ہے اغیظ وہ ہے جسپر بہت غیظ آوے یعنی غصہ و غضب ہندی مین معاراج بمعنی ملک الاملاک ہے — اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث مذکور ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے تصریح کی ہو پھر دیکھا کہ بعض نے تصریح کی ہے ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ ملک الاملاک یا شاہنشاہ نام رکھنا حرام ہے یہ وصف سوا اللہ کے غیر کا نہین ہوسکتا ہے حاکم الحکام و قاضی القضاۃ بھی اسیکے ملحق ہے لکن اسمین کلام ہے جو ہمنے حاشیہ مناسک نووی مین بحث طواف و سعی مین کیا ہے انتہی مین کہتا ہون ایسا نام رکھنا نزدیک محققین کے شرک فی التسمیہ ہے جسطرح کہ رسالہ کدعایۃ الایمان مین بسط کیا گیا ہے

کتاب الاطعمہ

کہانا مسکر طاہر کا جیسے حشیشہ افیون شیکران یعنے بھنگ اور جیسے عنبر و زعفران و جوزۃ الطیب ہے کبیرہ ہے یہ سب اشیاء مسکر ہین جسطرح کہ نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے مراد انکی اسکار سے چھپا دینا عقل کا ہے مگر نہ ہمراہ شدت مطربہ کے کیونکہ یہ خصوصیات مسکر مائع کے ہین اسکی بحث باب الاشربہ مین آئیگی ۵

دمے زد سوئے عقل بے خبر دارد		زبنگ ہیچ اگر نیست این نہ بس کہ ترا

اس بنیاد پر ان اشیاء کو مخدر کہنا کچھ منافی سکر کے نہین ہے سو جب یہ چیزین مسکر مخدر ٹھیرین تو استعمال انکا کبیرہ و فسق ہوگا مثل شراب کے اور جو وعیدات حق مین شارب

سکے آئی ہین وہ سب حق مین مستعملین ان اشیاء کے جاری ہونگی بسبب اشتراک ہر دو نوع کے ازالۂ عقل مین کیونکہ مقصود شارع کا ابقاء عقل ہے اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے فہم کا اور اسی عقل سے انسان دیگر حیوانات سے متمیز ٹھیرا ہے یہ عقل وسیلہ ہوتی ہے اشیاء کمالات کو نقائص پر وہی وعید خمر جو مزیل عقل ہے اسکی تعاطی و استعمال مین بھی وارد ہوگی **ف** زواجر مین کہا ہے ہمنے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام تحذیر الثقات عن استعمال الکفتة والقات ہے اہل یمن نے تین مصنفات دو تحریم مین اور ایک تحلیل مین لکھکر ہمارے پاس بھیجے تھے در حقیقت بیان حق کا اس بارہ مین چاہا تہا اوسپر ہمنے وہ کتاب تالیف کی اگرچہ ہمنے اوسمین جزم بحرمت کفتہ و قات نہین کیا ہے بلکہ استطرادا طرف ذکر بقیۂ مسکرات و مخدرات جامدہ کے کیا ہے مگر بعض بسط کیا گیا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اصل تحریم مین ان سب کی حدیث احمد و ابو داؤد ہے کہ نہی رسول اللہ صلعم عن کل مسکر و مفتر علما نے کہا ہے مفتر ہر وہ چیز ہے جو فتور لاوے یعنی سست کر دے اور اطراف مین سورش خدر ہو یعنی اعضا اوس سے سن ہو جاتے ہین سو یہ سب مذکورات مسکر و مخدر و مفتر ہین قرافی و ابن تیمیہ نے تحریم حشیشہ پر اجماع نقل کیا ہے مستحل کو کافر بتایا ہے اور یہ کہا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسمین کلام نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ حشیشہ اونکے زمانہ مین نہ تہا اسکا ظہور آخر صد ششم و اول صد ہفتم مین وقت ظہور دولت تتار کے ہوا ہے ماوردی نے ایک یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ نبات جسمین شدت مطربہ ہے اوسمین حد واجب ہوتی ہے انتہی تحریم جوزۃ الطیب یعنے جائفل کا فتوی تو ہمنے پہلے ہی دیا تہا جبکہ درمیان اہل حرمین و مصر کے نزاع ہوا تہا لوگون نے تو اپنی راے ظاہر کی تہی مگر ہمکو ایک نقل بھی ہاتھہ آگئی تہی کہ ابن دقیق العید نے جوز کو مسکر کہا ہے اور شافعیہ و مالکیہ متاخرین نے اونکی نقل پر اعتماد کیا ہے بلکہ ابن العماد نے قیاس حشیشہ کا جوز پر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ خشخاش تر حشیشہ مین کچہ فرق نہین ہے بلکہ جواب یہ ہے کہ وہ ملحق ہے ساتھہ جوزۃ الطیب و زعفران و عنبر و افیون و بنج کے اور یہ سب مسکرات مخدرات ہین غرضکہ تحریم جوز مین حنابلہ بھی ساتھہ مالکیہ و شافعیہ کے شریک ہین

اور اوسکو مسکر بتاتے ہین سے ہے حنفیہ سو فتاوی مرغینانی مین کہا ہے کہ بنج و شیر اسپ بادہ حرام ہے مگر شارب پر حد نہین ہے انتہی سو جوز مثل بنج کے ہے اس بنیاد پر قائل ہونا حنفیہ کا ساتھ اسکار جوز کے لازم آتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جوز نزدیک ائمہ اربعہ کے بالنص اور نزدیک حنفیہ کے بالاقتضاء حرام ہے خواہ بوجہ اسکار خواہ بوجہ تخدیر اور اصل اسکی حشیشہ ہے جسکا قیاس جوز پر کیا گیا ہے مراد سکر حشیشہ و جوز سے اس جگہ خدر ہے کیونکہ شان سکر خمر کی یہ ہے کہ اوس سے نشاء و نشاط و طرب و عربدہ و حمیت پیدا ہوتا ہے اور شان سکر حشیشہ کی یہ ہے کہ اوس سے اضداد ان احوال کے پیدا ہوتے ہین جیسے تخدیر بدن فتور تن طول سکوت و خواب و عدم حمیت اس سے معلوم ہوا کہ جسنے حشیشہ کو مسکر کہا ہے اور جسنے تعبیر بخدر وافساد کیا ہے دونون قول مین کچھ خلاف نہین ہے اب اگر کوئی بعد اس بیان کے زعم اوسکی حلت کا کریگا یا قائل عدم تخدیر و اسکار کا ہوگا تو لایق تعزیر بلیغ ٹھیریگا بلکہ ابن تیمیہ اور حنابلہ نے یہ کہا ہے من زعم حل الحشیشۃ کفر اس لئے انسان کو چاہئے کہ وقوع سے اس ورطہ مین حذر کرے انتہی جواب ہان شرح حاوی صغیر مین حشیشہ کو مخبل کہا ہے بنیاد سکر پر سو یہ غلط ہے ابن تیمیہ نے کتاب السیاستہ مین یہ لکھا ہے ان الحد واجب فی الحشیشۃ کالخمر پھر اوسکی نجاست مین تین قول ذکر کئے ہین پھر کہا ہے فقیل نجسۃ وھو الصحیح انتہی ابن بیطار نے کہا ہے کہ ایک تیسری قسم قنب ہندی کی وہ ہے جسکا نام حشیشہ ہے وہ بھی سخت مسکر ہوتی ہے اگر انسان ایک دو درہم اوسمین سے کہا لئے اور زیادہ کہا لے تو حد رعونت کو پہنچے اوسکے استعمال سے عقل مختل ہوجاتی ہے نوبت جنون کی آتی ہے کبہی قاتل بھی ہوتا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے حشیشہ مین ایک سو بیس مضرتین ہین زواجر مین اونکو گن کر دیا ہے پھر کہا ہے کہ ان سب کا کبائر گنا ظاہر ہے ابو زرعہ نے تصریح کی ہے کہ وہ مثل خمر کے ہین بلکہ ذہبی نے کہا ہے کہ نجاست و حد مین مثل شراب کے ہین بلکہ یہانتک کہا ہے کہ خمر سے بھی اخبث تر ہین اسلئے کہ عقل و مزاج کو فاسد کر دیتی ہاں مستعملین مین تخنث یعنے ابنہ و دیاثت

وتوادت آجاتی ہے اور یہ سب روکنے والی ہین اللہ کے ذکر و نماز سے مگر بعض متاخرین نے حد مین توقف کیا ہے تعذیر روا رکھی ہے بہرحال یہ سب داخل ہین محرمات خدا و رسول مین اور لفظاً و معنیً حکم مین خمر کے ہین حضرت نے فرمایا ہے کل مسکر حرام اور دوسرا لفظ یہ ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اور کسی نوع مین فرق نہین کیا ہے ماکول ہو یا مشروب حالانکہ کبھی خمر کو روٹی سے کہاتے ہین اور کبھی حشیشہ کو تپلا کرکے پیتے ہین سلف نے ذکر اوسکا اسلیئے نہین کیا ہے کہ اونکے زمانے مین حشیشہ نہ تھا انتہی کلام الذہبی ملخصاً زواجر مین کہا ہے کہ نجاست و حد کا جو ذکر کیا ہے یہ ضعیف ہے انتہی **ف** یہ سب ترجمہ تھا کلام زواجر کا بطور تلخیص لکن اسمین بہت کچھ بحث باقی ہے خصوصاً بابت نجاست و حد کے اسلیئے کہ شراب بنص قطعی حرام ہے گو ایک ہی قطرہ کیون نہو لکن حرمت و نجاست مین کوئی ملازمت نہین ہے رہی تما کو جسکو عرف مین تتن و تنباک وغیرہا کہتے ہین اوسکے مسکر ہونے مین کلام ہے جب تک کہ اسکار اوسکا یقینًا ثابت نہو تب تک اباحت و برائت اصلیہ پر باقی ہے تمام بحث مسکرات کی ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکھی ہے اور ادلۂ صحیحہ سے اوسکو مضبوط کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے حق واضح ہو جائیگا ❖

فصل

کہانا خون روان یا گوشت خوک یا مردار کا یا جو چیز کہ اوس سے ملحق ہے غیر حالت مخمصہ مین گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق دوسری آیت مین ارشاد کیا ہے الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانه رجس پہلی آیت مین اللہ پاک نے گیارہ چیزین ذکر فرمائین ایک مردار سوا اوس مچھلی

اوسکی ہڈی اور چربیاں مستثنیٰ ہیں بدلیل حدیث صحیحین وغیرہما دوسری چیز خون ہے اوس سے دو خون مستثنیٰ ہے جو رگوں اور گوشت میں لپٹا ہو بقید رواں سے کبد و طحال مستثنیٰ ہے بدلیل حدیث صحیح تیسری خنزیر قرطبی نے کہا ہے سارا خنزیر حرام ہے مگر بال کہ اوس سے گانٹھنا جائز ہے انتہی زواجر میں کہا ہے کہ ہمارے مذہب میں بھی خرز بشعر خوک جائز ہے بلکہ خوک آبی ماکول ہے چوتھی ما اہل لغیر اللہ ہے یعنی وہ جانور جو نام پر کسی بت کے ذبح کیا گیا ہو اہلال کہتے ہیں رفع صوت کو ایک جماعت نے کہا ہے کہ جو واسطے طواغیت و اصنام کے ذبح کیا جاتا ہے وہ ما اہل لغیر اللہ ہے انتہی لفظ طاغوت میں ہر معبود باطل داخل ہے انسان ہو یا شجر مدر قبر وغیرہا جب اوسکو واسطے غیر اللہ کے ٹھیرایا اور اوس غیر کے نام سے پکارا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہے اور یہ بکری شیخ سدو کی اور یہ مرغا زین خان کا تو وہ ذبیحہ حرام ہو گیا اور فاعل مرتد ٹھیرا گو وقت ذبح کے اوس غیر کا نام نہیں لیا ہے حرام چیز تسمیہ سے وقت ذبح کے حلال نہیں ہو سکتی ہے نہ حلال جانور ترک تسمیہ سے سہواً حرام ہو جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ جس پر غیر اللہ کا نام لیا ہے وہ ما اہل لغیر اللہ ہے فخر رازی نے کہا یہ قول اولی ہے اسلئے کہ لفظ آیت سے بہت مطابق ہے علما نے کہا ہے اگر ذبح کیا مسلمان نے کوئی ذبیحہ اور قصد اوس سے تقرب الی غیر اللہ ہے تو وہ مسلمان مرتد ہو گیا اور اوسکا ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہے ہاں ذبائح اہل کتاب حلال ہیں **لقولہ تعالی** وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ہاں اگر نام مسیح پر ذبح کیا ہے تو نزدیک ائمہ اربعہ وغیرہم کے حلال نہیں ہے **حکایت** ایک عورت آسودہ حال نے ایک اونٹ اپنے کھیل تماشے کے لئے ذبح کیا تھا ابن عطیہ سے پوچھا گیا اوسکا کھانا حلال نہیں ہے اسلئے کہ وہ صنم کے لئے ذبح کیا گیا ہے پانچویں گلا گھونٹا ہوا اہل جاہلیت حیوان کا گلا گھونٹتے جب مر جاتا اوسکو کہاتے چھٹے چیپلا جو چوٹ لگ کر مر گیا ہے غلیلہ کا مرا ہوا بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ وہ چوٹ سے مرا ہے خون نہیں بہا ساتویں گرا ہوا پہاڑ یا درخت سے یا کنوئیں میں آٹھویں سینگ کا مارا ہوا جسکو دوسرے جانور نے اپنی سینگ سے ہلاک کیا ہے دسویں جسکو کسی جانور

درندہ نے توڑا اور کہایا ہے لکن اگر حیات باقی ہے اور اوسکو ذبح کرلیا ہے تو پھر کھانا اوسکا حلال ہے
یہی حکم منخنقہ اور مابعد کا ہے گیارہوین وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہے مراد نصب سے وہ پتھر ہین
جنپر جانور کا گلا کاٹتے تھے یا بت ہین مجاہد و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ
پتھر تھے منصوب اہل جاہلیت اونکو پوجتے اونکی تعظیم کرتے اونکے لئے جانور ذبح کرتے وہ کچھ
صورتین اور اصنام نہ تھے اصنام وہ ہوتے ہین جو مصور و منقوش ہون یہ خون اون پتھرون کو
لگاتے اور گوشت اونپر رکھتے بارہوین پانسی ڈالنے سے منع فرمایا وہ سات پانسی تھی اونسے
اپنی حاجات مین احکام لیتے اللہ پاک نے ان سب سے نہی فرمائی اور سب کو حرام کیا اور فرمایا
کہ یہ سب فسق ہے ایک جماعت نے کہا ہے کہ مراد اس آیت سے قمار ہے یہ ازلام کعاب فارس و
روم تھے شعبی نے کہا ازلام عرب مین ہوتی ہین اور کعاب عجم مین ○ ان تینون کا کبیرہ
ہونا ظاہر ہر دو آیات کریمہ سے ہے ✣

فصل جلانا جاندار کا آگ مین کبیرہ ہے

حدیث صحیح مین آیا ہے مین تمکو حکم دیتا تھا کہ تم جلا دو فلان اور فلان کو آگ مین سو آگ سے عذاب
کرنا اللہ کا کام ہے اگر تم اونکو پاؤ تو قتل کرو ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک قریہ نمل کو جلا ہوا
دیکھکر پوچھا اسکو کسنے جلایا ہے ہمنے کہا کہ ہمنے فرمایا آگ سے عذاب کرنا لائق نہین ہے مگر رب النار
کو ○ یہ گناہ علی الاطلاق کبیرہ گنا گیا ہے خواہ ماکول ہو یا غیر ماکول اور صغیر ہو
یا کبیر مگر رافعی و اذرعی نے اطلاق مین توقف کیا ہے سو جبکہ دہوپ مین عذاب کرنا ممنوع ہو
تو احراق بالنار بالاولی کبیرہ ہوگا ✣

فصل کھانا کسی شئی نجس و مستقذر و مضر کا گناہ کبیرہ ہے

بعض متاخرین نے تصریح کی ہے ساتھہ اسکی پہلی بات کی دلیل قیاس ہے مردار پر کہ اوسکا

کھانا اسی لئے حرام ہے کہ وہ نجس ہے اور اللہ نے اوسکو فسق فرمایا ہے سو ہر نجاست غیر معفو ملحق ہوگی ساتھ اوسکے اسیطرح ہر مستقذر یعنے وہ چیز جس سے گھن آتی ہے جیسے آب بینی اور منی ملحق ہے نجاست سے مضر اسلئے کبیرہ ہے کہ مفسد عقل و بدن ہوتا ہے سو جسطرح اضرار غیر کا حرام ہے اسی طرح اضرار اپنے نفس کا کبیرہ ہے بلکہ حفظ النفس اھم اذ غیرت اتم ۱۲ ف شافعیہ نے کہا ہے کھانا ہر طاہر مضر بدن کا جیسے مٹی اور زہر اور افیون حرام ہے اگر قلیل بضرورت حاجت تداوی کے ہو اور غلبہ سلامت کے اسیطرح مضر عقل کا جیسے نبات مسکر غیر مطرب بقول دو طبیب عدل کے اور جس تریاق مین گوشت سانپ کا ملا ہے اوسکا کھانا بھی حرام ہے مگر ویسی ہی ضرورت مین جسمین اکل مردار جائز ہوتا ہے ف اگر ساری زمین مین حرام عام ہو جائے اور حلال باقی نرہے اور توقع شناخت ارباب کی بھی جاتی رہی تو تناول کرنا بقدر حاجت کے اوس سے جائز ہے تنعم نکرے یہ کچھ ضرورت پر موقوف نہین ہے انتہی

کتاب البیع

بیچنا آزاد کا کبیرہ گناہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اللہ فرماتا ہے تین شخص ہین کہ مین اونکا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جسکا مین خصم ہوا وہ ہار گیا ایک وہ شخص جسکو میرے سبب سے کچھہ دیا گیا ہے پھر اوسنے غدر کیا دوسرا وہ آدمی جسنے کسی آزاد کو فروخت کرکے اوسکی قیمت کھائی ہے تیسرا وہ شخص جسنے مزدور سے پورا کام لیا ہے اور اوسکی پوری مزدوری ندی رواہ البخاری وابن ماجۃ وغیرھما ف اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد وعید شدید حدیث مذکور ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح بھی کی طحاوی نے کہا ہے اول اسلام مین قرضدار اسکو عوض قرض کے بیچ ڈالتے تھے وہ حکم منسوخ ہو گیا *

فصل

کہانا اور کہلانا سود کا اور کتابت اور گواہی اور سعی اور اعانت کرنا اوسمین گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربا واحل اللہ البیع وحرم الربا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم **وقال تعالی** یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وہم لا یظلمون **وقال تعالی** یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا الربا اضعافا مضاعفۃ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون واتقوا النار التی اعدت للکافرین ان آیتون مین تامل کرنیسے حال عقوبت اکل ربا کا منکشف ہوتا ہے ربا تین قسم ہے ایک ربا فضل جیسے ایک سیر گیہون کو کم یا زیادہ سیر بھر گیہون سے بیچنا یا ایک درہم چاندی کو ایک درہم چاندی سے کم یا زیادہ پر فروخت کرنا دوسرے ربا الید جیسے ایک سیر گندم کو سیر گندم سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم سونے سے یا ایک صاع گندم کو ایک صاع جو یا زیادہ سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم چاندی یا زیادہ سے دست بدست بیچنا تیسرے ربا النسا جیسے فروخت کرنا ایک صاع گیہون کا ایک صاع گیہون سے یا ایک درہم چاندی کا ایک درہم چاندی سے لکن ہمراہ تاجیل احدہما کے متولی نے ایک قسم چہارم اور بتائی ہے جسکو ربا قرض کہتے ہین لکن مرجع اوسکا وہی ربا فضل ہے رواج مین اگبہ

بیان صور ربا اور بیان معنی آیات مین بسط کرکے کہا ہے کہ عقوبت و معصیت ربا کی حدیث مین بہی آئی ہے اکل ربا کو منجملہ سبع موبقات کے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک شیخین و ابوداؤد و نسائی کی شمار کیا ہے مسلم و نسائی مین آکل و موکل ربا پر لعنت کی ہے دوسرے لفظ مین کاتب و شاہدین کو بہی ملعون فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ہم سوا ہیں یعنی وہ سب معصیت مین یکسان ہین بزار کا لفظ بروایت صحیح یون ہے کہ ربا کچہہ اوپر ستر باب ہے اور شرک بہی مثل اوسکے ہے یعنی ستر باب کسی حدیث مین ربا کو چھتیس زنا سے سخت تر بتایا ہے زواجر مین بہت سی احادیث وعیدات شدیدات ربا کی جمع کی ہین • ربا کے کبیرہ ہونے پر سب کا اطباق ہی خود حدیث مین اوسکو کبیرہ کہا ہے بلکہ اوسکا نام اکبر کبائر کہا ہے احادیث سے مستفاد ہوا کہ آکل ربا و موکل و کاتب و شاہد و ساعی و معین سبکے سب فاسق ہین اور جس کسی شئے کا ربا مین دخل ہے وہ کبیرہ ہے *

فصل

ربا وغیرہ مین حیلہ کا نکالنا نزدیک قائل تحریم ربا کے گناہ کبیرہ ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یون وارد ہوا ہے کہ سودخوار شکل مین سگ و خوک کے محشور ہونگے اسلیے کہ وہ واسطے رباخواری کے حیلہ نکالتے تھے جسطرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی کے حیلہ نکالا تہا آخر اللہ نے اونکو مسخ کردیا بندر و سور بنادیا اسی طرح اون لوگون کا حال ہوگا جو انواع حیل واسطے اکل ربا کے نکالتے ہین کیونکہ اللہ پر حیل محتالین کے مخفی نہین رہ سکتے ابوایوب سختیانی نے کہا ہے فریب دیتے ہین اللہ کو جیسے فریب دیتے ہین آدمی کو اگر کام عیانا کرتے تو اونپر آسان ہوتا **ف** حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا نزدیک امام مالک و امام احمد کے حرام ہے مذہب شافعی و ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا جائز ہے انکی دلیل حدیث تمر خیبر ہے کہ اوسمین تمر ردی کا درہم سے بیچکر تمر جید کا خرید کرنا تعلیم فرمایا ہے انتہے لکن ذیل استدلال کا اس مسئلہ مین طویل ہے ہمنے اس مسئلہ کو کتاب دلیل الطالب مین بسط

سے لکھا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہئے ٭

کتاب المناہی من البیوع

منع ازنا نر کا گناہ کبیرہ ہے حدیث بریدہ مین منجملہ اکبر کبائر کے منع فحل کو بہی ذکر کیا ہے رواہ البزار ف اسکا کبیرہ ہونا کلام جلال بابقینی مین آیا ہے لکن اونہون نے اسناد اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے اور کہا ہے کہ اسکا ضرر اوتنا نہین ہے جتنا کہ اور کبائر کا ہوتا ہے انتہی عاریت نہ دینا نر کا واسطے ضراب کے غایت امر یہ ہے کہ مکروہ ہو اور برتقدیر صحت کے حمل اوسکا اضطرار اہل ناحیہ پر ممکن ہے جبکہ اوس ناحیہ مین سوا اوسکے اور کوئی نر موجود نہو اوسدم اگر وجوب تمکین فحل کی ضراب سے قائل ہون تو کچہ دور نہین ہے اسلئے کہ ولادت اناث مین حیات ارواح وابدان ہے البان وغیرہ سے لکن مفت مین لینا نر کا لازم نہین آتا ہے بلکہ اجرت سے لیکر کام نکالے ٭

فصل

کہانا مال کا بیوعات فاسدہ وسائر وجوہ محرمۂ اکتساب سے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کسی نے کہا کہ مراد اس سے ربا وقمار وغصب وسرقہ وخیانت وشہادت زور واخذ مال بحلف دروغ ہے اور ابن عباس نے کہا ہے مراد لینا ہے انسان کا مال کو بغیر عوض بعض نے کہا ہے کہ مراد عقود فاسدہ ہین ٹہیک بات اسجگہ ابن مسعود کی بات ہے کہ یہ آیت محکمہ ہے نہ منسوخ اور نہ قیامت تک منسوخ ہوگی انتہی یہ اسلئے کہ اکل بالباطل شامل ہے ہر مال ماخوذ بغیر حق کو خواہ بطور ظلم ہو جیسے غصب خیانت سرقہ یا بطور استہزا ولعب جیسے مال ماخوذ بذریعۂ قمار وملاہی یا بطور مکر وخدیعت جیسے مال ماخوذ بواسطۂ عقد فاسد بعض علما نے کہا ہے یہ آیت شامل ہے اس بات کو بہی

کہ کوئی انسان خود اپنا مال باطل سے کھاوے اس طرح پر کہ اوس مال کو حرام مین اوٹھا وے یا کھانا غیر کے مال کا سوا اوسکی وہی مثالیں مین جو گذر چکین حدیث شریف مین بہی بہت کچہ تغلیظات بابت اس اکل مال بالباطل کے آئے ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ پاک ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اور اللہ نے مومنون کو وہی حکم دیا ہے جو رسولون کو دیا تہا فرمایا ہے یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا **وقال تعالیٰ** یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم پہر ایک شخص کا ذکر کیا جو لنبا سفر کرتا ہے گرد آلودہ پریشان بال ہے ہاتہہ طرف آسمان کے لنبے کرکے اے رب اے رب کہتا ہے حالانکہ اوسکا کہانا حرام ہے پینا حرام ہے پہننا حرام ہے حرام سے پالا گیا ہے بہلا اوسکی دعا کسطرح قبول ہو رواہ مسلم وغیرہ طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کہ طلب کرنا حلال کا واجب ہے ہر مسلمان پر طبرانی وبیہقی کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ طلب کرنا حلال کا ایک فرض ہے بعد فرائض کے ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یہ ہے جسنے کہایا پاک اور عمل کیا سنت مین اور امن مین رہے لوگ اوسکی آفات سے وہ جنت مین جاویگا حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے احمد کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے جسنے خریدکیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درہم حرام ہے تو قبول نکریگا اللہ عزوجل نماز اوسکی جب تک کہ وہ کپڑا اوسکے تن پر ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے خرید کیا مال چوری کا اور وہ جانتا ہے کہ یہ سرقہ ہے وہ شریک ہوا اوسکے عار وگناہ مین منذری نے کہا اسکی سند مین احتمال تحسین کا ہے اور اشبہ یہ ہے کہ موقوف ہو حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے جمع کیا مال حرام پہر صدقہ دیا تو نہین ہے اوسکے لئے کچہہ اجر اوسمین بلکہ اوسکا وبال ہے اوسپر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے کمایا مال حرام پہر آزاد کیا یا صلہ رحم کیا تو یہ بوجہہ ہے اوسپر احمد کا لفظ بسند حسن یہ ہے نہین کماتا کوئی بندہ مال حرام پہر تصدق کرتا ہے اوس سے کہ قبول کیا جائے اوس سے اور نہین خرچ کرتا ہے اوس سے کہ برکت دیجائے اوسمین اور نہین چہوڑ جاتا ہے پیچہے اپنے مگر ہوتا ہے توشہ اوسکا طرف جہنم کے اللہ بدی

کو بدی سے محو نہین کرتا ہے ولکن بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے خبیث کو خبیث محو نہین کرتا
ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یون ہے کہ حضرت سے پوچھا کون چیز لوگون کو آگ مین بہت
داخل کرتی ہے فرمایا منہ اور شرمگاہ یعنے مال حرام کہانا بدکاری کرنا بیہقی کا لفظ یہ ہے
دنیا سبز وشیرین ہے جسنے کمایا اوسمین مال غیر حلال پہر خرچ کیا اوسکو بیجا تو وارد کریگا اوسکو
اللہ گہر مین خواری کے بہت سے خوض کرنیوالے ہین مال مین اللہ و رسول کے اونکے لئے
آگ ہوگی دن قیامت کو اللہ تعالی فرماتا ہے کلما خبت زدناهم سعیرا ابن حبان کا
لفظ یہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ گوشت وخون جو اوگے ہین سحت یعنی مال حرام سے
آگ لایق تر ہے ساتہہ اونکے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ نہین بڑہتا کوئی گوشت سحت سے مگر
آگ اولی ہوتی ہے ساتہہ اوسکے سحت کہتے ہین حرام اور ناپاک کمائی کو دوسرا لفظ بسند
حسن یہ ہے لا یدخل الجنة جسد غذی بحرام ــــ اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد
احادیث مذکورہ ہے کیونکہ یہ ظاہر ظہور کہانا ہے مال لوگون کا ناحق وناروا علمانے کہا ہے داخل
ہین اس باب مین مکاس وخائن وسارق وبطال وآکل ربا وموکل ربا وآکل مال یتیم وشاہد
زور اور جاحد عاریت اور رشوت خوار اور کم کرنیوالا پیمانہ و وزن کا اور فروخت کرنے والا شئی
عیب دار کا عیب چہپا کر اور مقامر وساحر ومنجم ومصور وکاہن وزانیہ ونائحہ ودلال جبکہ
اپنی اجرت بغیر اذن بائع کے لیوے اور مشتری کو خبر زاید کی دیوے اور کہانیوالا قیمت آزاد
کی انتہی یہ قول مؤید ہے اسکو کہ لفظ باطل آیت شریف مین شامل ہے ان سب اشیا کو اور
جو کچہ کہ اس معنی مین داخل ہے ہر شئے سے کہ بغیر وجہ شرعی کے لی گئی ہے حدیث مین آیا
ہے لائے جاوینگے دن قیامت کو کچہ لوگ جنکے حسنات مثل پہاڑ تہامہ کے ہونگے یہانتک
کہ جب وہ آوینگے تو اللہ اون نیکیون کو ہبا منثورا کر دیگا اور اونکو جہنم مین پہینک دیگا
کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیونکر ہوگا فرمایا وہ نماز پڑہتے تہے روزہ رکہتے
تہے زکوۃ دیتے تہے حج کرتے تہے انہی بات تہی کہ جب کوئی شئے حرام اونکے سامنے آتی تو اوسکو

لے لیتے اسلیئے اللہ نے اونکے اعمال حبط کردئے **حکایت** ایک مرد صالح کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اچھا کیا لیکن مین بہشت سے محبوس ہون عوض ایک سوئی کے جو مینے عاریت لیکر واپس نہین کی تھی سفیان ثوری کہتے ہین خرچ کرنا حرام کا طاعت مین ایسا ہے جیسے کپڑے کو پیشاب سے دھوکر پاک کرنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ہم نو حصہ حلال کو چھوڑ دیتے تھے ڈر سے حرام مین پڑنے کے حدیث مین آیا ہے جو کوئی حج کرتا ہے مال حرام سے اور لبیک کہتا ہے اللہ فرماتا ہے لا لبیک ولا سعدیک وحجک مردود علیک دوسری حدیث مین ہے کہ حلال روشن ہے اور حرام روشن ہے اور دونون کے بیچ مین مشتبہات ہین جسنے چھوڑا اوس چیز کو جو کہ مشتبہ ہوئی ہے اوسپر گناہ سے تو وہ چھوڑیگا اوسکو جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے پہلے سے اور جسنے جرات کی وہ قریب ہے کہ گر پڑیگا اوسمین جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے معاصی اللہ کے حمی ہین جو گرد حمی کے چریگا نزدیک ہے کہ اوسمین جا گریگا +

فصل احتکار گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا جسنے احتکار کیا طعام کا وہ خاطی ہے رواہ مسلم وابو داؤد وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے احتکار نہین کرتا مگر خاطی اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل لغت کہتے ہین خاطی بہمزہ بمعنی عاصی ہے احمد وابو یعلی وبزار وحاکم کا لفظ یہ ہے جسنے احتکار کیا طعام کا چالیس رات بری ہوا وہ اللہ سے اور بری ہوا اللہ اوس سے منذری نے کہا اسکے متن مین غرابت ہے اور بعض اسانید اس حدیث کے جید ہین دوسری حدیث مین جالب کو مرزوق اور محتکر کو ملعون فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکی سند مین ضعف شدید ہے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے جسنے احتکار کیا مسلمانون پر اونکے طعام کا اللہ اوسکو جذامی ومفلس کردیگا حاکم کا لفظ یہ ہے جو شخص داخل ہوا کسی شئے مین نرخ سے

مسلمانون کے گران کرتا ہے نرخ کو اونپر تو حق ہے اللہ پر یہ کہ ڈالے اوسکو جہنم مین سر اوسکا نیچے ہوگا اور مکہ معظمہ مین احتکار کرنا داخل الحاد ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ مطابق ظاہر احادیث کبیرہ کے ہے کیونکہ احتکار پر وعید لعنت و برات و جذام و افلاس و عصیان و خطا کی آئی ہے کبیرہ ۔ لئے بعض وعید انہین سے کافی ہے مراد احتکار سے روکنا غلہ کا ہے واسطے تنگی نرخ کے بعض نے کہا غیر قوت مین احتکار نہین ہوتا ہے بعض نے کہا کپڑے مین بہی احتکار ہے حکمت تحریم احتکار مین دفع ضرر ہے عام لوگون سے اسی لئے علمانے اجماع کیا ہے اسپر کہ اگر ایک انسان کے پاس طعام ہو اور لوگ اوسکی طرف مضطر ہون تو اوسپر جبر کرکے فروخت کرائین تاکہ لوگون سے ضرر دور ہو ❖

فصل

جدائی کرانا درمیان والدہ اور ولد غیر ممیز کے ساتھ بیع وغیرہ کے نہ ساتھ عتق و وقف کے گناہ کبیرہ ہے ابو ایوب مرفوعاً کہتے ہین جسنے جدائی کرائی درمیان والدہ و ولد کے جدائی کریگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو رواہ الترمذی وقال حسن غریب والدار قطنی والحاکم وصححہ ابن ماجہ و دار قطنی کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر جو جدائی ڈالے درمیان والدہ اور ولد اور درمیان دو بھائیون کے دار قطنی کا لفظ یہ ہے ملعون من فرق **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ وعید سخت آئی ہے یہ تفریق حرام ہے خواہ ساتھ بیع کے ہو یا ساتھ سفر کے ❖

فصل

فروخت کرنا انگور وغیرہ کا اوسکے ہاتھ جو شراب بنائیگا یا ہاتھ امرد کے جو فجور کریگا یا ہاتھ کسی عورت ... کے جو پیشہ زنا کریگا یا ہتھیار واسطے اہل حرب کے [illegible] ہوجائیگی ... کا ہاتھ اوسکے جو آلہ لہو تیار کریگا

پلانا بنگا اور بیچنا شراب کا اور اسکے دام کھانا اور سکو پینے لگانا یہ سب ا سباب مین اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی لیکن ان سب کا کبیرہ ہونا انکا بعید نہین ہے اسلئے کہ یہ فساد بہت بڑا ہے اور یہ قاعدہ مقرر ہے کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے سو سب اسباب مقاصد ان اشیا کے کبائر ہین اور حدیث من سن سنة سیئة فعلیه وزرها ووزر من یعمل بها الی یوم القیامة اسی کی شاہد ہے اگرچہ ظن مثل علم کے ہوتا ہے لیکن بہ نسبت تحریم کے یا کبیرہ ہونا کے اور ظن لفظ زردگی ہے اور بعض بہ نسبت بعض دلیل کے اقرب بکبیرہ ہین ✦

فصل

نجش اور بیع غیر کی بیع پر اور شراء غیر کی شراء پر کرنا گناہ کبیرہ ہے نجش یہ ہے کہ قیمت کو بڑہا دے تاکہ غیر دہوکا کہا وے بیع پر بیع یہ ہے کہ مشتری سے زمانہ خیار مین یون کہے کہ اس چیز کو پہیر لے مین تجکو اس سے بہتر اسی قیمت پر یا اس سے کم پر لا دونگا شراء پر شراء یہ ہے کہ بائع سے زمن خیار مین کہے کہ تو فسخ بیع کردے مین تجہسے اس سے زیادہ دام پر مول لے لونگا

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا محتمل ہے اسلئے کہ اسمین غیر کو ضرر عظیم ہے اور اضرار غیر کا کبیرہ ہوتا ہے بلکہ ایک طرح کا مکر و خداع ہے لیکن نووی نے انکو صغائر لکہا ہے اور مصنف و سائر کتب شرعی کا بیع کرنا صغیرہ شمیرایا ہے انتہی لیکن اسمین نظر ہے جسطرح کہ اذرعی نے کہا ہے ہان سوم کو سوم ... ثانیہ حرام کہتے ہین بغیر اذن کے ✦

فصل

دہوکا کرنا بیع مین جیسے تصریہ گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے من غشنا فلیس منا رواہ مسلم حضرت صلی اللہ علیه وآلہ وسلم نے غلہ کی ڈہیر مین ہاتہ ڈالا گیہون کو گیلا پایا فرمایا اسکو اوپر کیون نہ کیا جو ہمین دہوکا دے وہ ہم مین سے نہین ہے یہ حدیث بہت طرق و الفاظ سے آئی ہے

من غش المسلمین فلیس منا بھی آیا ہے اسی طرح پانی کا دودہ مین ملانا ہے اور جانور کا دودھ نہ دوہنا تاکہ زیادہ شیر دار معلوم ہو یا مبیع کا عیب مخفی کرنا کوئی شئے ہو حیوان یا جماد نفی اسلام دلیل ہے اسکے کبیرہ ہونے پر زواجر مین اسجگہ بہت بسط کیا ہے بیان مین انواع غش کے جو کہ سوداگر لوگ کیا کرتے ہین اور سب صور کو کبائر ٹھیرایا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس لین دین مین فریب دہی و مکر و غرر و غش و غل ہے وہ کبیرہ ہے اور وہ مال مکتسب بحیلہ مذکور حرام ہے سکار خداع اپنے مکر و چالاکی کو خوب جانتے پہچانتے ہین گو احتراز نکرین اور لالچ سے مال کے اس بلا مین مبتلا ہون *

فصل نکاسی کرنا مال کی جھوٹی قسم کھاکر گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین وعدہ عذاب الیم اور عدم تزکیہ و عدم نظر خدا کا حق مین منفق سلعہ کے بحلف کاذب آیا ہے رواہ الخمسۃ نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے بائع حلاف کو ابوسعید کہتے ہین ایک اعرابی بکری لئے جاتا تھا مینے کہا تو اسکو تین درہم پر بیچتا ہے کہا لا واللہ پھر اوسکو بیچدیا مینے حضرت سے ذکر کیا فرمایا باع آخرتہ بدنیاہ رواہ ابن حبان شیخین کا لفظ یہ ہے حلف مال کی نکاسی کرتا ہے کمائی کی برکت لیجاتا ہے احمد کا لفظ بسند جید یہ ہے تجار فجار ہین کہا اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا اللہ نے بیع کو حلال نہین کیا ہے فرمایا ہان کیا ہے لکن وہ قسم کہاتے ہین گناہگار ہوتے ہین بات کرتے ہین جھوٹ بولتے ہین و رواہ الحاکم ایضا اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے کیونکہ حدیثون مین اسپر وعید شدید آئی ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے *

فصل کھوٹ کرنا بیع کبیرہ ہے

قال تعالی ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ ذکر مکر کا پیچھے کتاب الطہارۃ گذر چکا ہے

بسبب اسکے ہین مکر خدا سے حدیث ابن مسعود مرفوعًا اسپر دلیل ہے من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار رواہ الطبرانی باسناد جید وابن حبان ابوداؤد کا لفظ حسن سے مرسلا یون ہے مکر و خدیعت و خیانت نار مین ہے دوسری حدیث مین آیا ہے داخل نہوگا جنت مین خب یعنی مکار اور نہ بخیل اور نہ منان تیسری لفظ یہ ہے مومن فریب کہانے والا اور کرم کرنیوالا ہے اور منافق فریب دینے والا اور لئیم ہے اللہ پاک نے منافقین سے خداع کو نقل کیا ہے یخادعون اللہ وھو خادعھم چوتھی حدیث مین آیا ہے اہل نار پانچ شخص ہین اونمین ایک وہ شخص ہے جو صبح شام تجھسے تیرے اہل و مال مین خدیعت کرتا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے احادیث صحیح سے بعض نے اسکی تصریح کی ہے جب مکر و فریب نار مین ہوا تو مکار فریبی بالاولی ناری ٹہیرا یہ وعید شدید ہے ✦

فصل کمی کرنا ناپ تول مین کبیرہ ہے

قال تعالی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون سدی نے کہا ہے مدینہ مین ایک وزن کش تہا ابو جہینہ نام وہ دو طرحکے پیمانے رکہتا تہا ایک پیمانہ سے لیتا دوسرے سے دیتا اوسپر یہ آیت اوتری ترمذی مین مرفوعًا آیا ہے حضرت نے اصحاب کیل و وزن سے فرمایا تم ایسے کام پر ہو جسمین تمسے پہلی امتین ہلاک ہوگئین **ف** اسکا کبیرہ ہونا آیت و حدیث دونون سے ظاہر ہے اسلئے کہ یہ اکل مال بالباطل ہے اسیلئے اوسپر وعید سخت آئی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے ایک دانہ کا غصب کرنا یا چرانا بالاجماع کبیرہ ہے **حکایت** مالک بن دینار کہتے ہین میری کنیز مرتی تہی مین اوسکے پاس گیا وہ کہہ رہی تہی جبلین من نار جبلین من نار یعنی دو پہاڑ ہین آگ کے مینے کہا تو کیا کہتی ہے کہا اے ابا یحیی میرے پاس دو پیمانے تہے ایک سے لیتی تہی دوسرے سے دیتی تہی مالک کہتے ہین مینے اوٹہا کر ایک کیل کو دوسری کیل سے مارنے لگا تو وہ اور زیادہ سخت

ہے آخر وہ اوسی مرض مین مرگئی بعض سلف نے کہا ہے مین گواہی دیتا ہون ہر کیال وزن
کی اسلیے کہ اوس سے کوئی سالم نہین رہتا مگر جسکو اللہ بچائے **حکایت** بعض اہل
نے کہا ہے مین پاس ایک بیمار کے گیا وہ مرتا تھا مین اوسکو تلقین شہادت کی کرنے لگا اوسکی
ہویا نہوتی تھی جب اوسکو ذرا سا افاقہ ہوا مینے کہا اے بھائی کیا بات ہے مین تجھکو تلقین
ات کی کرتا ہون تو بولتا نہین ہے کہا ترازو کی زبان میری زبان پر ہے وہ مجھے بولنے
ویتی مینے کہا تجھے قسم ہے اللہ کی کیا تو وزن مین کمی کرتا تھا کہا واللہ نہین لکن مدت
نٹا کی خبر نہ لیتا کہ پورا ہے یا کم سو جبکہ یہ حال عدم تعہد سنجات پر ہے تو کم تولنے والے کا
ل ہوگا کسینے کیا خوب بات کہی ہے کہ ویل ہے ویل ہے اوسکو جو ایک دانہ پر جسکو کم
ہے ایسے جنت فروخت کرتا ہے جسکا عرض سموات وارض ہے اور ایک دانہ پر جو زیادہ
ہے ایک وادی کو جہنم مین خرید کرتا ہے جسمین بڑے بڑے پہاڑ گل جاوینگے ۵

... جنت جاوید بہ گندم بفروخت	تا خلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فصل

وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو نفع ہو کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا کھلی بات ہے اسلیے کہ یہ حقیقت
مین ربا ہے سو ہر وعید جو حق مین ربا کے آئی ہے وہ شامل ہے اسکے فاعل کو ۔

فصل

قرض لینا نیت ... سے یا باوجود عدم رجاء وفا کے اسطرح پر کہ مضطر نہو اور نہ ظاہر مین کوئی
صورت وفا کی ہو اور قرضخواہ اوسکے حال سے ناآگاہ ہو کبیرہ ہے بخاری مین مرفوعاً آیا ہے جسنے لیا
مال لوگون کا بارادہ تلف کرنے کے تو تلف کر دیگا اللہ اوسکو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہا اللہ اوسکے
حسنات لیکر قرضخواہ کو دیگا اگر حسنات نہونگے تو قرضخواہ کی سیئات لیکر اوسپر ڈالیگا ابن ماجہ

وبیہقی کا لفظ یہ ہے جو شخص قرض لیتا ہے اور خاطر میں ہے کہ ادا نکریگا وہ اللہ سے چور ہوکر ملیگا
عذری کہتے ہین حضرت فرماتے تھے اعوذ باللہ من الکفر والدین ایک آدمی نے کہا کہ دین
برابر کفر کے ہے فرمایا ہان رواہ النسائی والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے صاحب قرض
مقید ہے اپنے قرض مین اللہ سے شکوہ تنہائی کا کرتا ہے ابو داؤد و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ
اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے بعد کبائر کے جنسے اللہ نے منع کیا ہے یہ ہے کہ مرے آدمی
اور اوسپر قرض ہو چھوڑ ے اوسکے لئے قضا بہت احادیث مین آیا ہے کہ حضرت عم کے
جنازہ پر نماز نہ پڑھتے مگر یہ کہ اوسکا قرض ادا کر دیا جاتا **ف** انکا کبیرہ ہونا ظاہر
ہے دوسری صورت کی طرف حدیث مین یون اشارہ فرمایا ہے من اخذ مالہ غرضہ
ساری تغلیظات جو درباره قرض آئی ہین یہ دونون صورتین اونکی مصداق ہین اسی طرح
وہ قرض جو واسطے صرف کے کسی معصیت مین لیا ہے

فصل

دیر لگانا تونگر کا ادائے قرض مین بعد مطالبہ کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے صحاح ستہ مین ابو ہریرہ
سے مرفوعًا آیا ہے کہ مطل الغنی ظلم وابن حبان وحاکم کا لفظ صحیح یون ہے لی الواجد یحل
عرضہ وعقوبتہ بزار و طبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے غنی ظلوم کو اسکے باب مین
اور بہت حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ گناہ اگرچہ نظر سے نہین آیا لیکن صریح ہے حدیث سے
کیونکہ ظلم و حلت آبرو و سزا بڑی وعید ہے ایک جماعت ائمہ شافعیہ نے کہا ہے کہ جو شخص
باوجود قدرت کے قرض ادا نکرے اوسپر عقوبت شدید کرنا چاہیے لوہے کی بیڑی سے اوسکو قید رکھیں تاکہ
کہ ادا کرے یا مرجائے

فصل

کہانا مال یتیم کا کبیرہ ہے **قال تعالی** ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا قتادہ نے کہا غطفان مین ایک آدمی تہا وہ اپنے بہتیجے کا والی ہوا وہ صغیر یتیم تہا اسنے اوسکا مال کہالیا اوسپر یہ آیت اوتری مراد اکل سے سائر انواع اتلاف ہین اسلئے کہ یتیم کو ہر صورت تلف مین ضرر پہونچتا ہے اسیلئے اس کبیرہ پر دخول نار کا وعدہ ہے ابن دقیق العید نے کہا ہے اکل مال یتیم واسطے سوء خاتمہ کے مجرب ہے والعیاذ باللہ صحیحین مین منجملہ سبع موبقات کے اکل مال یتیم کو بہی شمار کیا ہے حاکم کی حدیث مین آیا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا بہشت مین نہ جائیگا ابن حبان کی حدیث مین اس اکل کو اکبر کبائر فرمایا ہے ——— اسکا کبیرہ ہونا کتاب وسنت دونون سے ثابت وظاہر ہے یہان کچہ فرق اکل قلیل وکثیر مین نہین ہے جیسے ایک دانہ ویسے ایک من جسطرح کہ کمی کیل ووزن مین بہی ایک دانہ اور زیادہ کا کچہ تفاوت نہ تہا ✦

فصل

خرچ کرنا مال کا گو ایک ہی پیسہ کیون نہو حرام مین اگرچہ وہ کار حرام صغیرہ ہی ہو گناہ کبیرہ ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکہی لکن کلام اہل علم اسپر دلیل ہے اسلئے کہ اونہون نے اسکو سفہ وتبذیر موجب حجر ٹہیرایا ہے اور اس بات کی تصریح کی ہے کہ سفیہ محجور علیہ کی شہادت صحیح نہین ہے اور نہ وہ والی نکاح دختر خود ہو سکتا ہے اور یہ منع شہادت وغیرہ سبب فسق ہے اور فسق ہونا دلیل ہے تکبیر کی موجب اوسنے مال کو معصیت مین صرف کیا تو یہ دلیل ہے انہماک تام پر محبت معاصی مین اور شک نہین ہے کہ اس انہماک سے مفاسد عظیمہ پیدا ہوتے ہین اسلئے ظاہر گو مشتبہ دونون طرح پر اسکا کبیرہ ہونا متجہ ہے ✦

باب صلح کا

ایذا دینا ہمسایہ کو اگرچہ ذمی ہو جیسے جھانکنا اوسکے گھر مین یا بہانا ایسی چیز کا جس سے اوسکو ایذا پہونچے اور نہ تھا جائز ہونا گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعا آیا ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو الله اور دن آخرت پر وہ ایذا نہ دے اپنے ہمسایہ کو مسلم کا لفظ یہ ہے کہ وہ احسان کرے اپنے ہمسایہ سے احمد کا لفظ بسند ثقات اور طبرانی کا لفظ مرفوعا یون ہے اگر زنا کرے کوئی مرد دس عورتون سے یہ سہل ہے اوسپر اس سے کہ زنا کرے زن ہمسایہ سے اسی طرح چوری کرنا دس گھر کی سہل تر ہے چوری کرنی خانہ ہمسایہ سے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے واللہ مومن نہین ہے جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق یعنے آفات و شر سے امن مین نہین ہے تین بار نفی ایمان کی فرمائی اصبہانی کا لفظ یہ ہے آدمی مومن نہین ہوتا جب تک کہ امن مین نہوں پڑوسی اوسکے شر سے مسلم کا لفظ یہ ہے قسم ہے الله کی بندہ مومن نہین ہوتا جبتک کہ دوست رکھے واسطے اپنے ہمسایہ کے جو دوست رکھتا ہے واسطے اپنے لئے حدیث طبرانی مین آیا ہے کہ چالیس گھر تک ہمسائگی ہے اور جائیگا جنت مین وہ شخص جسکے شر سے اسکا ہمسایہ ڈرتا ہے نسائی و حاکم وابن حبان کا لفظ یہ ہے حضرت یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من جار السوء فی دار المقامة فان جار البادیة یتحول طبرانی کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے اول دو خصم دن قیامت کو دو ہمسایہ ہین اس باب مین بہت گنتی حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے بخوبی ظاہر ہے اور بعض نے ساتھ اوسکے تصریح کی ہے سو جس صورت مین کہ ایذا مسلمان کی کبیرہ ہے مطلقا تو ایذا ہمسایہ کی بالاولی کبیرہ بلکہ اکبر کبیرہ ہوگی جار تین طرح کے ہوتے ہین ایک مسلم قریب اوسکے تین حق ہین حق جوار حق اسلام حق قرابت دوسرا مسلمان اوسکے دو حق ہوتے ہین تیسرا ذمی اوسکا ایک ہی حق ہے اوسکو بھی ایذا نہ دے بلکہ اوسکے ساتھ احسان کرے کہ بہت کچھ خیر و برکت ہاتھ آتی ہے **حکایت** ایک مجوسی ہمسایہ تھا سہل تستری کا اوسنے اپنے پاخانہ مین سے ایک روزن طرف گھر سہل کے نکالکر قذر ڈالنا شروع کیا سہل ایک مدت ڈالتا

تک دن بہر کا گوڑارات کو جمع کر کے گھر سے باہر پھینکتے رہتے جب بیمار ہوئی مجوسی کو بلا کر کہا کہ ابتک تو یہ ہوا لکن مجھے ڈر ہے کہ بعد میرے وارث اس گھر کے متحمل اس امر کے نہون اور تجھسے جھگڑا کرین اوسکو اونکے صبر پر نہایت درجہ کا تعجب آیا کہ انہون نے اسقدر ایذای عظیم اوٹھائی اوسنے کہا تم ایک زمان طویل وعمر دراز سے یہ برتاؤ مجھسے کرتے ہو اور مین بدستور کفر پر مقیم ہون لاؤ ہاتھ بڑہاؤ مین مسلمان ہوتا ہون وہ اسلام لے آیا اور سہل رح نے انتقال فرمایا یہ تامل کی جگہہ ہے کہ نتیجہ وانجام صبر کا کیا عمدہ ہوا +

فصل

حاجت سے زیادہ گھر بنانا اترانیکو گناہ کبیرہ ہے عمار بن یاسر کہتے ہین آدمی جب دیوار گھر کی سات گز سے زیادہ اونچی کرتا ہے تو اوسکو یون پکارا جاتا ہے کہ اے افسق الفاسقین کہانتک رواہ ابن ابی الدنیا لکن رفع اسکا ثابت نہین ہے اس بارہ مین قصہ ایک انصاری کا کتب حدیث مین بروایت انس مشہور ہے کہ اوسنے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے اوس سے سلام ترک کر دیا جب اوسنے توڑ کر برابر زمین کے کر دیا تب اوسکا سلام لیا اور فرمایا کہ ہر بنیاد وبال ہے اپنے صاحب پر مگر وہ جس بغیر چارہ نہین ہے رواہ ابوداؤد ابن ماجہ مین یون ہے کہ جب اوسنے اوس قبہ کو توڑ ڈالا تو حضرت نے فرمایا یرحمہ اللہ طبرانی کا لفظ بسند جید یون ہے کہ حضرت کا گزر ایک قبۂ مرد انصاری پر ہوا پوچہا یہ کیا ہے کہا قبہ ہے فرمایا جو بنیاد اس سے زیادہ ہے اور ہاتہہ سے طرف سر کے اشارہ کیا وہ قیامت کو اپنے صاحب پر وبال ہے دوسرا لفظ طبرانی کا باسناد جید یہ ہے کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتہہ ارادہ شر کا کرتا ہے تو اوسکے لئے اینٹ مٹی حاضر کر دیتا ہے وہ عمارت بنا تا ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ جب کسی بندہ کا خوار کرنا چاہتا ہے تو اوسکا مال بنیاد مین خرچ کرتا ہے چوتہا لفظ یہ ہے کہ عباس نے ایک قبہ بنایا تہا حضرت نے فرمایا اسکو ڈہا دو ہی دیا اوسکی قیمت صدقہ کر کہا مین ڈہادونگا ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر

ملتا ہے مگر سطی مین یا بنیا د مین ترمذی کا لفظ یہ ہے النفقة کلها فی سبیل الله الا البناء فلا
خیر فیه ابو داؤد کا لفظ مرسلاً یہ ہے ان شر ما ذهب فیه مال المرء المسلم البنیان **ف**
اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی حضرت کا غصہ کرنا اور سلام
کا جواب ندینا اور راضی نہونا مگر ہم پر دلیل صریح ہے تکبیر پر اس معصیت کی اگرچہ زواجر مین
اسکو محمول کیا ہے قصد خیلاء پر لیکن تصریح ساتھہ وبال دہوان وشر وغیرہ کے صریح یا مثل
صریح کے ہے دلالت مین وعید شدید پر — وہان تو قبہ سر زندہ پر ہے دہوم دہام
خفگی کی ہوگئی اور ڈہا دیا گیا یہان یہ حال ہے کہ مُردون پر بڑی بڑی قبہ بنائی گئی ہین خصوصًا قبور
اولیاء و علماء و ملوک و روساء پہ معلوم نہین ہے کہ اُنکے ڈہا نیسے کون مانع ہے حالانکہ بالخصوص
بناء قبور سے علیحدہ بھی وعید شدید آئی ہے اسکا وبال اہل بناء پر یقینی ہے اللهم غفرا

فصل بگاڑنا منارہ زمین کا گناہ ہے

حدیث علیؓ مین مرفوعًا آیا ہے لعن الله من غیر منار الارض الخ رواہ احمد و مسلم و النسائی
مراد منارہ سے علامات حدود ارض ہین چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے ملعون من غیر
حدود الارض یہ منارے کبھی حدود مزارع پر ہوتے ہین اور کبھی حدود سرحدات پر اور کبھی طرق شارع
پر حدیث سب انواع علامات تحدید قطعات ارض کو شامل ہے — اسکا کبیرہ ہونا
صریح حدیث سے ہے اور ایک جماعت اہل علم نے بھی اوسکی تصریح کی ہے کیونکہ اس تغیر مین ایک
تو اکل مال مردم بہ باطل ہے دوسرے ایذاء مسلمین تیسرے تسبب طرف احد الامرین کی اور
وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ✦

فصل اندھے کو راہ سے گمراہ کردینا گناہ کبیرہ ہے

سنن مین مرفوعًا مروی ہے لعن من اضل اعمی عن الطریق یعنی ملعون ہے وہ شخص جسنے

اندھے کو راہ سے بھٹکا دیا ہے ۔ اسکو بعض نے کبیرہ کہا ہے گویا اسی حدیث سے
لیا ہے کیونکہ لعن علامات کبیرہ سے ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ یہ فعل داخل ایذا رسانی مردم ہے
اسلئے کہ وہ راہ بھول کر سخت مضرت و خوف مین پڑجائیگا یہ شخص باعث اوس ضرر و خوف
کا ہوا ہے تو یہ کبیرہ ٹہیرا ۔

فصل

تصرف کرنا راہ غیر جاری مین بغیر اذن مالک کے اور تصرف کرنا اوس راہ مین جس سے راہ چلنے
والون کو ضرر پہنچے ناجائز پہونچے اور تصرف کرنا دیوار مشترک مین بغیر اذن شریک کے نزدیک قائل
حرمت کے گناہ کبیرہ ہے ۔ ان تینون کا کبیرہ ہونا کلام علماء سے معلوم ہے اگرچہ
تصریح اونکی نہین کی ہے اسلئے کہ مرجع ان سب کا اذیت مردم اور استیلاء علے الحقوق ہے
براہ تعدی و ظلم اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ دونون امر شامل ہین ان تینون امر کو اور جو
دلیلین غصب و ظلم مین آئی ہین وہ انکو بھی شامل ہین اونکو اسجگہ مستحضر رکھنا چاہیے باب غصب
مین یہ حدیث آئیگی من اخذ من طریق الناس شبرا جاء بہ یوم القیامۃ یحملہ من سبع
ارضین ۔

باب ضمان کا

ماہر رہنا ضامن کا جسنے اپنے اعتقاد مین ضمانت صحیح دی ہے ادا ضمانت سے طرف مضمون لہ
کے باوجود قدرت کے خواہ اذن سے ضامن ہوا ہے یا نہین گناہ کبیرہ ہے ۔ انکو ہمنے
اسلئے کبیرہ گنا ہے کہ قرض ذمہ ضامن پر بھی ثابت ہو جاتا ہے حقیقۃً گویا وہ قرضدار ہے
سو جو وعید حق مین مطل غنی کے آئی ہے وہ سب اسکے حق مین وارد ہوتی ہے لکن وجہ
تخصیص ذکر کی اسجگہ یہ ہوئی کہ اکثر لوگون پر یہ بات مخفی ہے وہ یہ گمان کرتے ہین کہ تبرع کرنا

ضامن کا ساتھہ ضمانت کے کچھہ اوسکو اس ورطۂ عظیمہ مین نہین ڈالتا ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے
بلکہ گویا اوسنے ضمانت دیکر تبرع کیا ہے لکن وہ درحقیقت مدیون ہے یہانتک کہ آخرت مین
بہی اوس سے اس قرض کا مطالبہ ہوگا جسطرح کہ اطلاق ائمہ اسکیا مقتضی ہے +

باب شرکت ووکالت کا

خیانت کرنا شریک کا یا وکیل کا دوسرے شریک یا موکل سے گناہ کبیرہ ہے نعمان بن بشیر
مرفوعًا کہتے ہین جسنے خیانت کی شریک کی اوسکی امانت وعاریت مین تو مین اوس سے بری ہون
رواہ ابو یعلی والبیہقی دوسرا لفظ یہ ہے جسنے خیانت کی امانت مین مین اوسکا خصم ہون حدیث
متفق علیہ مین آیا ہے کہ چار خصلتین ہین جس کسی شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے از انجملہ
ایک خیانت ہے امانت مین ابوداؤد وحاکم کا لفظ بسند صحیح یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین تیسرا ہون
دو شریکون مین جب تک کہ ایک اونمین کا دوسری کی خیانت نکرے جب خیانت کرتا ہے تو مین
اونکے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ شیطان آجاتا ہے **ف**
ان دونون کا کبیرہ گنا ظاہر حدیث ہے اگرچہ ذکر اونکا بالخصوص نہین کیا ہے لکن کلام اونکا کبائر
مین انکو بہی شامل ہے یہ ذکر ودیعت مین بہی آئیگا +

باب اقرار کا

اقرار کرنا واسطے کسی ایک وارث کے جہوٹ موٹ یا واسطے کسی اجنبی کے دین یا عین کا گناہ کبیرہ
ہے ابن عباس کہتے ہین اضرار وصیت مین کبائر سے ہے رواہ الدار قطنی ابن ابی حاتم نے
کہا ہے صحیح وقف ہے اسکا حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے آدمی خیر کا کام کرتا ہے
ستر برس پہر جب وصیت کرتا ہے تو جور کرجاتا ہے اوسکا خاتمہ بری عمل پر ہوتا ہے وہ
آگ مین جاتا ہے الحدیث رواہ احمد وابن ماجۃ ابوداؤد وترمذی کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ

یہ ہے کہ مرد عمل کرتا ہے اور عورت اللہ کی طاعت پر بہر آتی ہے اون دونون کو موت وہ ضرر پہنچاتے ہین وصیت مین پس واجب ہو جاتی ہے اونکے لئے آگ الحدیث ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ ۔ اضرار فی الوصیۃ کو بہت سے اہل علم نے کبیرہ گنا ہے اور یہ تکبیر صریح ان حدیثون سے مستفاد ہے *

[illegible]

اقرار نکرنا مریض کا بابت اون دیون یا اعیان کے جنکو سوای ورثہ کے اور کوئی نہین جانتا ہے کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گنا ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ ترک اقرار اس حالت مین تسبب ظاہر واسطے ضیاع حق غیر کے اور غیر کا حق ضائع کرنا کبیرہ ہے اسیطرح تسبب اوسکا کیونکہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے *

[illegible]

اقرار کرنا النسب کا جھوٹ بولکر یا انکار کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعًا آیا ہے کافر ہوا وہ شخص جو بری ہوا النسب سے اگرچہ باریک ہو یا مدعی ہوا وس النسب کا جو معروف نہین ہے رواہ احمد والطبرانی عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص مین کلام طویل ہے جمہور توثیق کرتے ہین اور اونکی روایت عن ابیہ عن جدہ کو حجت لاتے ہین ابو بکر صدیق کا لفظ مرفوعًا یہ ہے جسنے دعوی کیا النسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور جسنے نفی کی نسب کی اگرچہ دقیق ہوا اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے رواہ الطبرانی اسکی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہے بہت سے ائمہ نے اوسکی توثیق کی ہے اور بہت کچھ مبالغہ ثنا مین اوسپر کیا ہے احمد کا لفظ یہ ہے اللہ کے کچھ بندے ہین جنسے اللہ دن قیامت کو نہ بات کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھے گا اونکے لئے عذاب الیم ہے پوچھا وہ کون

ہین فرمایا بیزار ہونے والا اپنے ماں باپ سے رغبت کرنے والا اولنے اور بیزار ہونے
والا اپنے ولد سے الحدیث یعنے انکار کرنے والا اپنے نسب سے اور منکر اپنی اولاد
کا ف ان حدیثون اور ان وعیدون سے کبیرہ ہونا اسکا ثابت ہے اگرچہ تصریح اسکی
نہین دیکھی اسکے کبیرہ ہونے مین کچھہ شک نہین ہے کیونکہ ان دونون امر کے انکار مین ضرر
عظیم ہے اور قبائح ومفاسد مترتب ہوتے ہین اور اسمدکی تشریع کا متغیر کرنا ہے اسلیئے کہ
بیٹے نے جب انکار کیا باپ کا جھوٹ بولکر تو وہ حکم اجنبی مین ہوگیا بہ نسبت احکام ظاہرہ کے
اور جب اجنبی ولد ٹھیرا تو اوسکے لئے احکام ولد کے ظاہر مین ثابت ہونگے اسکے مفاسد ومفاسد
مخفی نہین ہین پھر معلوم ہوا کہ جلال بلقینی نے بہی انکو کبائر مین گنا ہے اور اس حدیث صحیحین
سے استدلال کیا ہے من ادعی ابا فی الاسلام یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام ✦

باب عاریت کا

استعمال کرنا عاریت کا غیر منفعت مین جسکے لئے عاریت لی ہے یا عاریت لینا بغیر اذن
مالک کے یا استعمال کرنا اوسکا بعد مدت موقت کے گناہ کبیرہ ہے ان تینون کا کبائر
ہونا کلام علماء سے ظاہر ہے اس لئے کہ مرجع اسکا طرف غصب وظلم کے ہے
اور غصب وظلم دونون کبیرہ ہین اجماعاً اس سلئے کہ اسمین ظلم ہے مالک پر
اور استیلا ہے اوس کے حق ومال پر ناحق سو ہر وعید جو حق مین غصب وظلم کے
آئی ہے وہ حق مین اس عاریت کے وارد ہے ✦

باب غصب کا

غصب کہتے ہین استیلا کو مال غیر پر ظلماً یہ کبیرہ ہے حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے ظلم سے
لیا ایک بالشت زمین کو اوسکو سات زمین تک کا طوق ہوگا رواہ الشیخان مراد طوق کلانے سے

نہ طوق تقلید یعنے سات زمین کا طوق دن قیامت کے اوسکے گلے مین ڈالکر تکلیف اوٹھانیکی دینگے بغوی نے کہا سات زمین تک اوسکو خسف کرینگے ہر قطعہ زمین اوسکی گلے کا ہار ہوگا بخاری وغیرہ مین آیا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق وہ خسف کیا جائیگا دن قیامت کو سات زمین تک مسلم کا لفظ یہ ہے نہین لیتا ہے کوئی ایک بالشت زمین ناحق مگر طوق ڈالیگا اللہ اوسکو سات زمین تک دن قیامت کے اسکو احمد نے بھی بسند صحیح روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے لی راہ سے مسلمانونکی ایک بالشت زمین وہ آئیگا دن قیامت کو لادے ہوئے سات زمین ابن حبان کا لفظ ابو حمید ساعدی سے مرفوعا یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو یہ کہ لے ایک عصا اپنے بہائی کا بغیر اوسکی خوشی خاطر کے یہ اسلیے کہ اللہ نے مال مسلمان کا مسلمان پر سخت حرام کیا ہے ـ بغوی وغیرہ نے غصب کے کبیرہ ہونے مین یہ اعتبار کیا ہے کہ مال مغصوب ربع دینار ہو اور اہل بصرہ ایک درہم کہتے ہین مگر ابن عبد السلام نے کہا ہے کہ علماء کا اجماع ہے اسپر کہ ایک دانہ کا غصب یا چوری کرنا کبیرہ ہے انتہی یعنے کچھ فرق قلیل و کثیر کا نہین ہے قرطبی نے کہا ہے اہل سنت مجمع ہین اسپر کہ جسنے مال حرام کہایا اگرچہ اتنا ہی ہو کہ اوسپر اکل صادق آتا ہے تو وہ فاسق ہوگیا اس سے معلوم ہوا کہ قول بتحدید بے مستند ہے ہان شئے تافہ جسکی نسبت عادت سامحت کی جاری ہے جیسے ایک دانہ منقی یا انگور کا اوسکو صغیرہ کہہ سکتے ہین غصب مین زمین کا غصب کرنا اور دیگر اموال کا غصب کرنا برابر ہے بدلیل حدیث عصا

باب اجارہ کا

دیر لگانا اجرت اجیر مین یا نہ دینا اجرت کا بعد فراغ عمل کے گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابو ہریرہ سے مرفوعا آیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے مین تین آدمیون کا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جس سے مینے خصومت کی وہ ہار جائیگا او نہین ایک وہ شخص ہے جسنے کوئی مزدور مقرر کیا اور اوسکی مزدوری نہ دی دوسری حدیث مین آیا ہے تم دو مزدوری مزدور کو پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو

رواہ ابن ماجہ بسند حسن والطبرانی وابو یعلی **ف** اسکا کبیرہ ہونا احادیث غصب و مطل غنی سے معلوم ہے اور خصوصا اس وعید شدید سے جو اسجگہ مذکور ہے بعض اہل علم نے اسکو کبیرہ گنا ہے اور جدا گانہ ذکر کیا ہے +

باب احیاء موات کا

یہ بات گزر چکی ہے کہ منع فضل آب سمجھا گیا ہے کبیرہ ہے جسطرح کہ تصریح اوسکی حدیث صحیح میں آئی ہے +

فصل

بنانا سکان کا عرفہ یا مزدلفہ یا منی مین نزدیک اوسکے جو اسکی تحریم کا قائل ہے گناہ کبیرہ ہے

ف بنا بر تحریم پر اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسلئے کہ یہ امر باب سے غصب زمین کے ہے اور غصب کرنا زمین کا کبیرہ ہے یہ وعید شدید اوسکے حق مین ہے جو اس کام کو معتقد تحریم ہو کر کرتا ہے

فصل

منع کرنا اشیاء مباحہ کا جو لوگون کو عموما یا خصوصا مباح ہے جیسے زمین مردہ کہ اوسکا زندہ کرنا ہر کسیکو درست ہے اور جیسے شوارع و مساجد و طرق و ربط اور معادن باطنہ یا ظاہرہ گناہ کبیرہ ہے

ف کسی ایک کا بھی انہین سے منع کرنا جبکہ بوجہ جائز کوئی اوسنے منتفع ہونا چاہے لائق تکبیر کے ہے اسلئے کہ مشابہ غصب ہے یہ گویا ویسی بات ہے کہ کسی انسان کو اوسکے ملک سے جسکے انتفاع کا وہ استحقاق رکھتا ہے منع کیا جاوے سو جسطرح اوس ملک سے روکنا کبیرہ ہے اوسی طرح اس سے روکنا کبیرہ ہے +

فصل

کرایہ دینا کسی شئے کا راہ سے اور لینا اجرت کا اگرچہ حریم ملک یا دکان ہو گناہ کبیرہ ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا کلام غیر واحد ائمہ مین آیا ہے کیونکہ یہ فسق وضلال ہے اسی لئے اذرعی نے کہا ہے کہ وکلا بیت المال جو شوارع بیت المال پر بیٹھنے والون سے اجرت لیتے ہین ہم نہین جانتے کہ اللہ پاک سے وہ کس منھ سے ملینگے ✦

فصل

استیلا کرنا آب مباح پر اور منع کرنا مسافر کا اوس سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے تین آدمیون سے اللہ بات نکریگا اور نہ اونکو پاک کریگا اور اونکے لئے عذاب الیم ہوگا اونمین ایک وہ شخص ہے جو جنگل مین کسی آب زائد پر ہے اور اوس سے مسافر کو روکتا ہے **ف** اسکا کبیرہ گننا صریح حدیث ہے اسی لئے بہت سے اہل علم نے جزم کیا ہے ساتھہ تکبیر کے لکن اسکو مقید کرنا بتضرر شدید مناسب ہے اسلئے کہ مجرد منع دتضرر خفیف مقتضی تکبیر نہین ہے ✦

باب وقف کا

مخالفت شرط واقف کے کبیرہ گناہ ہے ہمنے اسکو کبیرہ گنا ہے اگرچہ کسی نے تصریح اسکی نہین کی ہے اسلئے کہ مخالفت شرط واقف پر اکل مال بباطل مرتب ہوتا ہے اور وہ کبیرہ ہے ✦

باب لقطہ کا

تصرف کرنا لقطہ مین قبل پورا کرنے شرائط تعریف وتملیک لقطہ کے اور چھپانا اوسکا مالک سے باوجود معلوم ہونے مالک کے گناہ کبیرہ ہے یہ دونون امر اسلئے کبیرہ ہین کہ انمین اکل مال بباطل ہے ✦

باب لقیطہ کا

ترک کرنا اشہاد کا وقت اخذ لقیطہ کے کبیرہ ہے زرکشی نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ یہ مؤدی ہے طرف ادعا رقیت کے اور یہ ادعا کبیرہ ہے اسلیئے کہ مؤدی ہے طرف مملوک بنانے آزاد کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ؛

باب وصیت کا

اضرار وصیت میں کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار وصیۃ من اللہ ابن عباس نے اس آیت سے اضرار وصیت کو کبیرہ سمجھا ہے نسائی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اضرار وصیت میں کبائر سے ہے پھر یہ آیت پڑھی تلک حدود اللہ الخ گویا خود حضرت نے اسکو کبیرہ فرمایا ہے اور آیت کو شاہد ٹھیرایا ہے اسیلئے ائمہ نے تصریح کی ہے ساتھ کبیرہ کے ابن عادل نے اپنی تفسیر میں وجوہ اضرار کے ذکر کیے ہیں مثلاً ثلث سے زیادہ کی وصیت کرے یا سب یا بعض مال کا اقرار واسطے اجنبی کے کرے یا آپکو قرضدار ٹھیرا لے اور قرض ظاہر نہ ہوتا کہ میراث ورثہ کو نہ ملے یا کہے کہ میرا قرض فلان پر تھا وہ میں نے پورا لے لیا ہے یا کسی شئے کو سستا بیچ ڈالے یا کسی شئے کو مہنگا خرید کرے یا وصیت ثلث کی کرے مگر نہ اللہ کے لئے بلکہ بغرض تنقیص ورثہ کے سو یہ سب اضرار فی الوصیۃ ہے تا کہ مال ورثہ کو نہ پہنچے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی آدمی عمل اہل جنت کا کرے ستر برس اور وصیت میں جفا کرے تو اوسکا خاتمہ شر عمل پر ہوگا وہ آگ میں جائیگا دوسرا لفظ یہ ہے جسنے قطع کیا میراث کو جسے اللہ نے فرض کیا تھا قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے ؛

باب خیانت کا

خیانت کرنا امانات میں جیسے ودیعت وعین مرہونہ یا مستاجرہ وغیر ذلک میں گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا یہ آیت حق میں عثمان بن طلحہ شادن کعبہ کے اتری ہے اونسے کنجی کعبہ کی زبردستی لے لی تھی پھر اونکو حضرت نے واپس کرکے فرمایا خذوھا خالدۃ تالدۃ لا ینزعھا منکم الا ظالم لکن مراد آیت میں ساری امانات ہیں ابو نعیم نے حلیہ میں کہا ہے کہ یہ آیت عام ہے سب امور میں براء بن عازب و ابن مسعود و ابی بن کعب کہتے ہیں امانت ہر شئے میں ہے وضو جنابت نماز زکوۃ روزہ کیل وزن و دائع ابن عباس نے کہا ہے رخصت نہیں دی اللہ نے کسی معسر و موسر کو امساک امانت کی ابن عمر نے کہا ہے اللہ نے فرج انسان کو پیدا کرکے کہا یہ امانت ہے اسکو میں نے تیرے پاس چھپا کر رکھا ہے تو اسکی حفاظت کر مگر حق سے انس نے کہا ہے حضرت نے خطبہ میں فرمایا لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ رواہ احمد والبزار والطبرانی دوسری حدیث میں ہے کہ مطبوع ہوتا ہے مومن ہر خلق پر مگر خیانت و کذب پر صحیحین میں منجملہ علامات نفاق کے ایک خیانت کو امانت میں بھی ذکر کیا ہے دعای نبوی میں آیا ہے اعوذ بک من الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ **ف** اسکا کبیرہ گننا مطابق ظاہر آیت و احادیث کے ہے بہتیرے واحد نے ساتھ اسکے تصریح کی ہے اس باب پر جزء اول زواجر کا تمام ہوا ہے شروع جزء دوم کا کتاب النکاح سے ہے بعض ابواب میں کثرت سے احادیث کو لکھا ہے ہمنے اونمیں سے بطور نمونہ کے بعض بعض حدیثوں کو جو انکے متعلق بمقام تعیین منتخب کرکے ذکر کیا ہے اور فروع فقہیہ سے فقط اقوال قویہ کو لے لیا ہے باقی کو اصل کتاب پر حوالہ کیا گیا ہے شروع جزء اول کا کبائر باطنہ سے تھا جنکو جداگانہ رسالہ میں تحریر کیا گیا ہے اونکی تعداد ۶۶ کبیرہ تھی اس حصہ میں کبائر ظاہرہ سے شروع کیا ہے اونکی تعداد چار سو ایک کبیرہ ہے *

کتاب النکاح

ترک کرنا نکاح کا کبیرہ ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ امارات کبیرہ سے ایک
لعن ہے سو حضرت نے فرمایا لعن اللہ المتبتلین من الرجال الذین یقولون لا نتزوج
والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک یعنی لعنت کرے اللہ اونپر جو لوگ بیاہ نہیں کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ہم تو بیاہ نہیں کرینگے اور ایسی عورتوں پر جو یہ بات کہتی ہیں لیکن یہ بات قواعد شافعیہ
پر ٹھیک نہیں بیٹھتی اسلئے کہ اونکے نزدیک وجوب نکاح کا علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ ساتھ نذر
کے اور جو شخص کہ قائل اونکے وجوب کا ہے بعض حالات میں جیسے خوف وقوع زنا اوسکے
نزدیک محتمل ہے ترک تزوج البتہ کبیرہ ہوسکتا ہے پس شاید مقصود مصنف کا یہ ہوگا کہ جو شخص
اپنی جان پر زنا سے ڈرتا ہو کہ اس وقت واسطے ترک تزوج کے سبب کبیرہ کے ہوسکتی ہے ۔

فصل

دیکھنا طرف زن اجنبیہ کے ساتھ شہوت و خوف فتنہ کے یا چھونا اوسکا ایسی حالت میں یا
خلوت کرنا ساتھ اوسکے بدون محرم تقشیر کے کو کوئی عورت ہی کیون نہو اور وہ آپ بھی
بے شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعا آیا ہے کہ لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصہ
اوسکا زنا سے وہ اوسکو ضرور پالیگا آنکھون کا زنا نظر ہے کانون کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات
کرنا ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پاؤن کا زنا چلنا ہے دل چاہتا ہے چاہتا ہے شرمگاہ سچا کرے
یا جھوٹا روایۃ الشیخان وغیرہما مسلم کا لفظ یہ ہے کہ دہن کا زنا بوسہ ہے طبرانی کا لفظ
بسند صحیح یہ ہے کہ اگر کسی کے سر مین تم مین سے سوئی یا کیل ٹھوکی جائے تو یہ بہتر ہے اوسکے
لئے اوس سے کہ کسی عورت کا مساس کرے جو اوسکو حلال نہین ہے طبرانی کا لفظ ثانی یہ ہے
کہ اگر کسی آدمی کو ایک خوک بھرا ہوا کالی مٹی بدبودار کا لگ جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ اوسکا

کندھا عورت کے کندھے سے جو اوسکو حلال نہین ہے چہو جائے تیسیر الفظ یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے نظر ایک تیر ہے زہر بھرا ہوا ابلیس کے تیرون مین سے رواہ الحاکم وصححہ **ف** انکا کبیرہ ہونا بموجب قول مخبر واحد کے ہے گویا اونہون نے انہین حدیثون سے اخذ کیا ہے ✦

فصل

جس طرح یہ تینون کام کرنا ساتھہ عورت کے کبیرہ ہین اسیطرح ساتھہ امرد جمیل کے بہی کبیرہ ہین بلکہ فتنۂ امرد اقرب واقبح ہے سو جسطرح زنا ولواطہ دو کبیرہ مختلفہ ہین اسی طرح ان دونون کے مقدمات بہی کبائر ہین فقہاء نے اسجگہہ بال کی کہال نکالی ہے کسی بات کو صغیرہ اور کسیکو کبیرہ اور کسیکو مکروہ اور کسیکو حرام بتایا ہے شیخ فانی وعنین ومریض وخصی ومجبوب کا تفاوت بیان کیا ہے زواجر کی طرف مراجعت کرنیسے ظاہر ہوتا ہے سلف نے امارد سے بہت کچہہ تحذیر کی ہے انکے فتنہ کو فتنۂ نسن سے زیادہ بتایا ہے **حکایت** سفیان ثوری حمام مین گئے وہان ایک خوبصورت لڑکا بہی آیا کہا اسکو یہان سے نکالدو مین دیکہتا ہون کہ ہر عورت کے ساتھہ ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر امرد کے ساتھہ سترہ شیطان ہوتے ہین **حکایت** امام احمد کے پاس ایک شخص آیا اوسکے ہمراہ ایک طفل خوش شکل تہا پوچہا یہ کون ہے کہا بیٹا بھانجا ہے کہا اسکو پہیر تو اپنے ہمراہ میرے پاس نہ لانا ملکہ اپنے ساتھہ راہ مین بہی نرکہنا شاید جو شخص کمیتجے نہ جانتا ہو وہ تیرے ساتھہ بدگمانی کرے شیخ الاسلام عسقلانی نے کہا ہے جب ایلچی عبد القیس کے پاس حضرت کے آئے اونہین ایک امرد حسین تہا حضرت نے اوسکو اپنے پس پشت بٹھایا اور فرمایا کہ فتنۂ داؤد اسی نظر سے تہا انتہی نظر کو قاصد زنا کہتے ہین خود حدیث مین نظر کو سہم مسموم ابلیس فرمایا ہے ✦

فصل

[illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم

تحریر یہ ہے کہ مسخرہ پن کسی کی طرف نظر حقارت وعیب سے دیکھنا [illegible] آدم کو نظر حقارت دیکھا تھا جسکا انجام خسارہ ابدی ہوا اور آدم [illegible] شان [illegible]

| تکبر عزازیل را خوار کرد | بزندان لعنت گرفتار کرد |

لمز کہتے ہین عیب کرنے کو قول وغیرہ سے اور ہمز ہے قول سے ہوتا ہے ابن جریج کہتا ہے ہمز آنکھ اور لب اور ہاتھ سے ہوتا ہے اور لمز زبان سے [illegible] لیث نے کہا لمزہ وہ ہے جو تیرے سامنے تجھ پر عیب کرے اور ہمزہ وہ ہے جو پیٹھ پیچھے [illegible] قول باری ہے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ہمزہ وہ جو لوگون پر طعن کرے لمزہ وہ جو لوگون کا گوشت کھائے نبز کہتے ہین کسی شے کے ڈالدینے کو مراد لیا گیا ہے انسان کا برا نام جیسے اے منافق یا اے فاسق حالانکہ وہ تائب ہو چکا ہے سو برے القاب [illegible] تمسخر کو اس جملہ اسلئے مقدم کیا کہ وہ ان تینون مین شدید الاذیت ہے کیونکہ تحقیر آدمی کی اوسکے روبرو کیجاتی ہے پھر لمز ہے وہ بیان کرنا اوس عیب کا ہے جو انسان مین ہوتا ہے یہ اول سے کم ہے پھر نبز ہے کہ بری لقب سے اوسکو پکارے یہ ثانی سے بھی کم ہے اسلئے کہ یہان مطابقت معنی کی لقب سے کچھ لازم نہین ہوتی ہے کبھی [illegible] اچھے کا برا لقب [illegible]

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تھا کہ غیبت کیا ہے فرمایا ذکرک اخاک بما یکرہ الخ
... میں اس حدیث کو آسمانہ ورق تک لکھا ہے اور بیان غیبت وغیرہ میں اور اوسکے انواع
میں بہت طول دیا ہے اور علاج غیبت بتائی ہے اور دل کی غیبت کو حرام کہا ہے اور غیبت
ست ... نیکو واجب لکھا ہے ٭

فصل تنابز القاب یعنی برا لقب رکھنا کسی کو گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون اسکو بہت علمانے کبیرہ گناہ ہے اسلئے اور غیبت میں تنابز ہے
اگرچہ آیت کریمہ میں ذکر دونون کا یکسان کیا ہے لیکن اسکا علیحدہ کبیرہ گناہ اسلئے ہے کہ یہ تنابز
اقسام غیبت میں اخش ہے نووی نے اذکار میں کہا ہے کہ علما کا اتفاق ہے اسپر کہ انسان کا
لقب برا رکھنا حرام ہے خواہ اوسکی صفت ہو یا اوسکے مان باپ کی یا اور کسی کی جبکہ
وہ اوسکو برا جانتا ہو ٭

فصل سخریہ واستہزا کرنا ساتھ مسلمان کے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ لا یسخر قوم من قوم الآیۃ اسکی تحریم پر اجماع قائم ہے بیہقی کا لفظ
یہ ہے استہزا کرنیوالون کے لئے آخرت میں ایک دروازہ جنت کا کھولین گے پھر کہین گے
آؤ آؤ جب وہ کرب وغم سمیت آویگا بند کردینگے پھر دوسرا دروازہ کھولکر بلا لینگے کہ آؤ
آؤ وہ کرب وغم سمیت آویگا اوسکو بھی بند کردینگے اسیطرح کیا کرینگے یہانتک کہ وہ
ناامید ہو کر نہ آویگا ابن عباس نے اس آیت کی ... ہے یا ویلتنا مال ہذا الکتاب
لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا صغیرہ ... کبیرہ ہنسنا ہے حالت استہزا
مین قرطبی نے تفسیر کر ... بئس الاسم الفسوق بعد ... مین کہا ہے جسنے لقب کہا

اپنے بھائی کا اور سخرا پن کیا اوس سے وہ فاسق ہے سمجھ یہ گئے ہین استہزا اور استہانت و تنبیہ کو عیوب و نقائص پر وقت خندہ زنی کے یہ شئے کبھی تو بات سے فعل یا قول ہوتا اور کبھی اشارہ ایما یا ہنسا بات پر وقت تخبط و غلطی کے کلام مین یا صنعت پر یا قبح صورت ہوتا ہے **ف** اسکو بعض نے ہمراہ غیبت کے کبائر مین گنا ہے حالانکہ سخریہ ایک نوع ہے غیبت کی گویا یا قتدائے اسلوب قرآن کریم اسطرح پر کیا ہے ؎

فصل نمیمہ یعنی چغلخوری کرنا کبیرہ ہے

قال تعالی ھماز مشاء بنمیم مناع بعد ذلک زنیم نمیم کے بعد ذکر زنیم کا فرمایا ہے زنیم بمعنی دعی ہے ابن المبارک نے اس آیت سے استنباط کیا ہے کہ ولد الزنا بات نہین چھپاتا ہے سو نہ چھپانا اوسکا جو مستلزم مشی بنمیمہ ہے دلیل ہے اس بات پر کہ فاعل اوسکا ولد الزنا ہے **وقال تعالی** ویل لکل ھمزۃ لمزۃ لمزہ سے مراد نمام ہے **وقال تعالی** حمالۃ الحطب یعنی وہ نمامہ تھی بات کو براہ افساد لوگون تک لا کر لیجاتی تھی نمیمہ کا نام حطب اسلئے رکھا کہ نمیمہ سے انتشار عداوت کا درمیان لوگون کے ہوتا ہے جسطرح کہ حطب سے انتشار آگ کا ہوتا ہے **وقال تعالی** فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا نوح علیہ السلام کی عورت لوگون سے کہتی تھی کہ یہ مجنون و دیوانہ ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت اپنی قوم کو مہمانون کی خبر پہونچاتی تھی تاکہ وہ اونسے قصد فاحشہ قبیحہ شنیعہ کا کرین آخر اللہ نے اونکو ہلاک کردیا **شخین** کا لفظ ہے نمام جنت مین نہ جائیگا دوسری روایت مین قتات آیا ہے بعض نے کہا ہے نمام وہ ہے جو مجمع مین بیٹھا لوگون کی بات سنکر اورون کو پہونچاتا ہے اور قتات وہ ہے جو لوگون کی بات چھپکر سنتا ہے اور وہ نہین جانتے پھر چغلخوری کرتا پھرتا ہے نمیمہ پر عذاب قبر کا ہونا صحاح ستہ مین آیا ہے بلکہ ثلث عذاب قبر اسی نمیمہ سے ہوتا ہے اور ثلث غیبت سے اور ثلث بول سے اس باب

مین بہت حدیثین آئی ہین **ف** نمیمہ کا کبیرہ ہونا متفق علیہ ہے منذری نے کہا ہے اسپر اجماع ہے تحریم نمیمہ پر اور نمیمہ اعظم ذنوب ہے نزدیک خدا کے انتہیٰ نمیمہ اسکو کہتے ہین کہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچا ئے بر وجہ افساد احیاء العلوم مین کہا ہے ھذا ھو الاکثر لکن کچھ خاص ساتھ ہے نہین ہے بلکہ کشف ہر مکروہ کا خواہ منقول عنہ اوس سے ناخوش ہو یا منقول الیہ یا کوئی تیسرا شخص داخل نمیمہ ہے پھر خواہ وہ کشف بات سے ہو یا کتابت سے یا رمز سے یا ایما سے اور خواہ وہ فعل کا ہو یا قول براہ عیب و نقص غرضکہ حقیقت نمیمہ کی افشاء ستر و ہتک ستر ہے امر مکروہ کا اس ...له مین لائق یہ ہے کہ ہر شئے کی حکایت کرنیسے جو احوال مردم سے مشاہدہ ہوتی ہے سکوت کرے جس بات کی حکایت مین نفع کسی مسلمان کا یا دفع ضر ہو بہر حال نمیمہ اقبح غیبت ہے +

فصل دو رویہ بات کرنا کبیرہ ہے

حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے بدترین مردم ذو وجہین ہین کہ انکے پاس کچھ لاتا ہے اور ادنکے پاس اور کچھ رواہ الشیخان لوگون نے ابن عمر سے کہا تھا ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہین وہان کچھ اور ہی کہتے ہین جو بعد وہان سے نکلنے کے نہین کہتے کہا ہم اسکو عہد حضرت مین نفاق شمار کرتے تھے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ یہ ہے ذو وجہین دنیا مین دن قیامت کے دو منھ آگ کے رکھتا ہوگا ابو داؤد وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث ہے اسکو اہل علم نے علحدہ اسلئے ذکر نہین کیا کہ داخل نمیمہ سمجھا ہے لکن اس اطلاق مین نظر ہے غزالی نے کہا ہے ذو لسانین وہ شخص ہے جو درمیان دو دشمنون کے آتا جاتا ہے اور ہر ایک سے موافق اوسکے مرضی کے گفتگو کرتا ہے اور تردد کرنیوالے درمیان دو متعادیین کے اسی صفت کے ہوتے ہین اور یہ عین نفاق ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہ ہے تم پاؤ گے بدترین عباد اللہ دن قیامت کو وہ شخص جو دو رویہ ہے اسکے پاس اوسکی بات اور اوسکے پاس اسکی بات لاتا ہے دو سرا لفظ۔

اسکے چھو کا جو جید غزالی نے کہا ہے علما کا اتفاق ہے کہ ملاقات دو شخص کی دو وجہ سے نفاق وقت
وتنہا نفاق کی علامتیں ہیں اونمین سے ایک یہ بھی ہے ❊

فصل بہتان باندھنا کبیرہ ہے

حدیث غیبت مین آیا ہے کہ اگر وہ بات اوسمین نہین ہے تو پھر تو نے اوسپر بہتان باندھا اور یہ بہتان
غیبت سے بھی سخت تر ہے اسلئے کہ ما ایذا وہی ہے جو کسی پر شاق گذرتا ہے بخلاف غیبت کے
بعض عقلا پر ناگوار نہین ہوتی اسلئے کہ وہ عیب اوسمین موجود ہوتا ہے احمد کا لفظ یہ ہے پانچ چیزین
ہین جنکا کفارہ نہین ہے اونمین ایک بہتان ہے مسلمان پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ذکر کیا کسی
شخص کا کچھ جو اوسمین نہین ہے تاکہ اوسپر عیب لگائے قید کر لیگا اوسکو الله آتش دوزخ مین یہانتک
اوس قول کا نفاذ لاوے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا بسبب تصریح بعض علما کے ہے حالانکہ
کذب ایک دوسرا کبیرہ ہے گویا کہ یہ ایک کذب خاص ہے اسمین وعید شدید آئی ہے اسلئے اسکو
علیحدہ ذکر کیا گیا ❊

فصل ولی کا مولاۃ کو نکاح سے مانع ہونا کبیرہ گناہ ہے

بلکہ وہ بالغہ عاقلہ ہو اور کفو سے نکاح کرنا چاہے اور یہ شخص مانع آوے تو بعض نے اسکے
کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے کہ مسلمانونکا اسپر اجماع ہے کہ عضل کبیرہ نہیں لیکن [illegible] اوسکو صغیرہ
کہتے ہین بلکہ امام الحرمین نے نہایہ مین یہانتک کہا ہے کہ عضل حرام نہیں ہے اور جہان حاکم
موجود ہو وہان بار بار عضل کرنا کبیرہ ہوسکتا ہے لیکن قول اول اولی ہے ❊

فصل منگنی پر منگنی کرنا کبیرہ ہے

[illegible] اوسکی [illegible] پر منظور کرنا ہان جب ایک منگنی ٹوٹ جائے اور کچھ باقی نہ رہے تب پیغام

اورکا ہوتا نجیس قال ہے چھپا ولدا حمہ حط حط شیئ کی عہ کہہ رعا کی یا

کرنا جائز ہے *

فصل بھڑکانا بی بی کا خاوند پر اور خاوند کا بی بی پر کبیرہ

حدیث بریدہ مین مرفوعًا آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو بھڑکاوے کسی عورت کو اوسکے خاوند یا مملوک کو یعنی اوسکی سید پر رواہ احمد بسند صحیح والبزار وابن حبان ابوداؤد و نسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے من افسد امرأۃ علی زوجہا فلیس منا اسکو ابویعلی نے بسند صحیح روایت کیا۔ مسلم وغیرہ مین آیا ہے شیطان اپنا تخت پانی پر رکھکر اپنی لشکر روانہ کرتا ہے سب سے زیادہ قریب منزلت مین وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ہو ایک آتا ہے کہتا ہے کہ مینے وہ کیا شیطان کہتا ہے تو نے کچھ نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے وہ کہتا ہے مینے اوسکو نہین چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی بی بی کے جدائی کرا دی شیطان اوسکو اپنے پاس بلا کر کہتا ہے تو بہت اچھا ہے پھر اوسکو گلے سے لگاتا ہے ف اسکو ایک جماعت نے کبیرہ کہا اور بعض حدیث مین اس فعل پر لعنت آئی ہے *

فصل

ف عقد کرنا مرد کا اپنی محرم سے نسب یا رضاع یا مصاہرت مین گو وطی نہ کی ہو گناہ کبیرہ ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے لکن محرم کو عام نہین کیا اور نہ قید عدم وطی کی ذکر کی اور یہ بلاشک مراد ہے اس عقد کی بنیاد اصل سے خرق سیاج شریعت غرا پر ہے گویا اوسکے نزدیک حدود کچھ لائق پروا کے نہین ہین خصوصًا ایسا فعل کرنا جسکے قبیح پر ساری عقول کا اتفاق ہے جسکو ادنی مسکہ مروت کا ہوگا چہ جاے دین کے اوس سے ایسی حرکت ہرگز نہین ہو سکتی ہے *

فصل

اور کہنا طلاق دینے والے کا ساتھ حلالہ کے اور مان لینا زن مطلقہ کا اس امر کو اور راضی ہونا

ہونا محلل بہ کا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے لعن المحلل والمحلل له رواہ

غیرہ والنسائی بسند صحیح ابن ماجہ کا لفظ باسناد صحیح یون ہے کیا خبر دون مین تمکو تیس مستعار

یان اسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا وہ محلل ہے لعنت کرے اللہ محلل و محلل لہ کو

ما نے کہا ہے اہل علم کا عمل اسی پر ہے جیسے عمر و ابن عمر و عثمان اور یہی قول فقہاء تابعین

قا ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے لائے نہ جائینگے پاس میرے محلل و محلل لہ مگر مین اون

ہے نکو رجم کرونگا ابن عمر نے پوچھا کسی نے کہا وہ دونون زانی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح

چھپا ث باب ہے اسلئے کہ اس فعل پر لعنت آئی ہے شافعی کے نزدیک یہ جب ہے کہ صلب نکاح

ولعا تہ ط ہو کہ محلل بعد وطی کے اوسکو طلاق دیدیگا اس صورت مین تحلیل کبیرہ ہوگی مطلق و

حمـ یت سب فاسق ہونگے اسلئے کہ اون سب نے اس فاحشہ پر اقدام کیا ہے اور بدون

حطـ کے مکروہ ہے نہ حرام مقصر کا اس جگہ اعتبار نہین ہے مگر ایک جماعت ائمہ نے مطلقاً

حطـ بموجب اطلاق حدیث کے حرام کہا ہے چنانچہ صحابہ و تابعین مذکورین اسی طرف گئے ہین

نشـ یہی قول قوی ہے اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم نے بھی اختیار کیا ہے ❖

فصل

دعا اصیل جماع کا افشا کرنا مرد یا عورت کا گناہ کبیرہ ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین برترین

کی یا ایک خدا کے دن قیامت کو وہ مرد ہے جو اپنی جورو کے پاس جاتا ہے یا وہ جورو اوسکے

وہ ہے پھر ایک دوسرے کا راز افشا کرتا ہے رواہ مسلم و ابی داؤد وغیرہما حدیث

ت بزیدہ مین آیا ہے فرمایا کہ اونکی مثال ویسی ہے جیسے ایک شیطان ایک شیطانہ سے ملا

اور اوس سے صحبت کی اور لوگ دیکھ رہے ہین رواہ احمد والبزار وله شواهد تقوے دوسرا لفظ یہ ہے مثل ذلك مثل شیطان لقی شیطانة علی قارعة الطریق فقضی منها حاجته ثم انصرف وترکها رواہ ابو داؤد تیسری حدیث مین آیا ہے السب حرام رواہ احمد وابو یعلی عن ابی الہیثم وقد صححها غیر واحد ابن لہیعہ نے کہا مراد وہ شخص ہے جو فخر کرتا ہے جماع پر جسمین ہتک ستر ہے نہ مطلقا کما هو ظاهر **ف** ان دونون کا کبیرہ گناہ صریح احادیث صحیحہ باب ہے نووی نے ایک جگہہ اوسکو مکروہ اور دوسری جگہہ شرح مسلم مین حرام کہا ہے انتہی اسمین کچہ تنافی نہین ہے اسلئے کہ سلف مین استعمال لفظ مکروہ کا بجاے حرام بہت ہوتا تہا ٭

فصل لونڈی یا بی بی سے دبر مین صحبت کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس کسی مرد یا عورت کے اوسکی دبر مین اخرجه الترمذی والنسائی وابن حبان طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے من اتی النساء فی اعجازهن فقد کفر ابن ماجہ وبیہقی کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع امرأة فی دبرها احمد وابو داؤد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتی امرأة فی دبرها ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ لوطیت صغری ہے یعنی دبر زن مین آنا جابر کا لفظ یہ ہے نهی عن محاش النساء رواہ الطبرانی بسند رجاله ثقات کسی جگہہ اوسکو اتیان حشوش فرمایا ہے **ف** اسکو غیر واحد نے کبیرہ گنا ہے اسلئے کہ ان حدیثون سے کفر ولعن یا وعدہ نظر خدا ہونا ثابت ہے اور لوطیت صغری نام رکہنا اقبح وعید ہے علائی نے اسکو ملحق بلواطت کیا

فصل صحبت کرنا بی بی سے ساتھ عورت یا مرد اجنبی کی گناہ کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گناہ واضح ہے اسلئے کہ صریح دال ہے قلت آلۂ اثم مرتکب پر ساتھہ دین کے

اپنے ... نت دیانت پر اور یقینًا اجنبیہ یا اجنبی کا بگاڑنا ہے اور جبکہ نظر کرنا طرف اجنبیہ و اجنبی
وتنبیہ ... ہ گنا گیا ہے تو اسکا قبح و مفسدہ تو کہین اوس سے بڑھکر ہے ✤

اورک

باب مہر کا

ہوتا

غیب ... یا کسی عورت سے اور جی مین یہ ہے کہ اوسکا ... نہ دونگا اگر وہ مانگے گی گناہ کبیرہ ... ہے
مین آیا ہے جس مرد نے بیاہ کیا کسی عورت سے تھوڑے یا بہت ... پر اور اوسکے جی
ہے کہ اوسکا حق ادا نکرونگا اور اوسکو دہوکا دیا اور مرگیا اور اوسکا حق نہ دیا تو ملیگا وہ
قال ... ے دن قیامت کو اور وہ زانی ہوگا رواہ الطبرانی بسند رواتہ ثقات بیہقی کا لفظ یہ
ہے ... مقرر کیا مہر عورت کا اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ارادہ دینے کا نہین رکہتا ہے اور اوسکو دہوکا
چہپا ... اسکی شرمگاہ کو باطلا حلال کرلیا ہے تو ملیگا اللہ سے اور وہ زانی ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ
ولدالذنوب نزدیک اللہ کے وہ مرد ہے جسنے بیاہ کیا ایک عورت سے جب اپنا کام کرلیا تو اوسکو
حما ... دیدی اور اوسکا مہر لیگیا **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث باب ہے بلکہ اس کام مین تین
حطب ... ہین غدر و ظلم و استیفاء منافع حرہ بعوض سپرد منع اوسکا ✤

حطب
شیشا

باب [illegible] کا

کی صو ... بنانا جاندار کی کسی شئے پر منقش ہو یا منقش نہ ہو مین ہو یا اور کسی شئے پر گو ایسی صورت ہو جسکا نظیر نہو جیسے ... دا
کہ یہ گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ
فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا عکرمہ نے کہا مراد ان لوگون سے تصویر بنانیوالے
کی یا صحیحین کا لفظ یہ ہے کہ جو لوگ یہ تصویرین بناتے ہین عذاب کیئے جاوینگے دن قیامت کو اور انسے
وہ ... فرمائیگا کہ زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا ہے صحیحین مین عائشہ سے مرفوعًا آیا ہے اشد مردم عذاب
... دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو یہ صورتین بناتے ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ جس گھر مین

تصویرین ہوتی ہین اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے ابن عباس کا لفظ یہ ہے حضرت سا
ہر مصور آگ مین ہے ہر صورت کے عوض ایک نفس بنایا جاویگا جو اوسکو جہنم مین عذاب
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو لگا پیدا کرنے مثل
خلق کے بہلا بنادے تو ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو مسلم کا لفظ علی سے یہ ہے بہیجا مجکو حسن
کہ نہ چہوڑون مین کوئی صورت مگر مٹادون اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر برابر کردون مین ابن
دوسری حدیث مین آیا ہے کون تم مین سے ایسا ہے جو مدینہ مین جاوے اور کوئی وثن و لہ
نہ چہوڑے جسکو توڑ نہ ڈالے اور نہ کوئی قبر جسکو برابر نکردے اور نہ کوئی صورت جسکو آلودہ نکرے
ایک آدمی نے کہا مین ہون پہر اوسنے آکر خبر دی کہ مینے ایسا ہی کیا فرمایا اب جو کوئی پہر ایسی
بناویگا وہ کافر ہوگا قرآن کا رواہ احمد بسند جید معلوم ہوا کہ تصویر کا مٹانا اسی
توڑنا قبر بلند کا برابر کرنا کو مدینہ مین ہو مامور بہ ہے جبریل علیہ السلام نے حضرت سے کہا
ہم اوس گہر مین نہین آتے جسمین کتا یا تصویر ہوتی ہے اس باب مین بہت سی احادیث
ہین سب مین وعیدات شدیدات دربارۂ تصاویر وارد ہین **ف** تصویر کشی کا کبیرہ ہو
صریح منطوق ان احادیث کا ہے ایک جماعت نے ساتہہ اسکے جزم کیا ہے شرح مسلم
بہی اسی طرح ہے ترجمۃ الباب مین جو حرمت و تکبیر کو عام رکہا ہے وہ اشارہ ہے ط
ان سب اقسام کے کیونکہ ملحوظ سب مین ایک ہی قول نعتار کا کہ تصویر زمین و بساط
پر جائز ہے کچہہ اسکو منافی نہین ہے ذی روح کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے شرح مسلم
کہا ہے کہ تصویر حیوان کی بنانا منجملہ کبائر کے ہے بسبب وعید شدید کے خواہ امتہان کے
بنائے یا اور کام کو اسلیئے کہ اسمین مشابہ ہونا ہے ساتہہ خلق خدا کے خواہ بساط پر بنا
پر یا درہم یا دینار پر یا پیسہ پر یا برتن یا دیوار پر یا تکیہ پر ہان درخت وغیرہ غیر ذی روح
کی تصویر بنانا حرام نہین ہے اسمین کچہہ فرق شئے سایہ دار و غیر سایہ دار کا نہین ہے یہ خلاصہ
مذاہب جمہور علماء صحابہ و تابعین و من بعدہم کا جیسے شافعی و مالک و ثوری و ابوحنیفہ وغیرہ

اسپنج کا ہے کہ جس شے کا تصاویر میں سے سایہ ہو اوسکو تغییر کردین قاضی نے لکھا ہے [illegible] طالب
وقتین صغار مین رخصت آئی ہے یعنی گڑیان جیسے لڑکیان بنایا کرتی ہین لیکن مالک نے اسے بیچنا
اور گڑیون کا خریدنا اپنی بیٹی کے لئے مکروہ کہا ہے اور بعض علماء نے دعوی کیا ہے کہ ایسا ادخال
ہونا منسوخ ہے خطابی وغیرہ نے کہا ہے فرشتے رحمت و برکت کے نہین آتے خواہ [illegible] صورت
ذی ارواح کی ہو یا شخص منتصب کی یا منقوش ہو یا مسقف یا دیوار مین ہو یا کپڑے مین [illegible] انتہی ملخصا
یہان شارع کو حفظ اعتقاد مین بڑا اہتمام ہے اور منع تصویر کشی کا بڑا انتظام لیکن اس زمانہ مین
بالعموم صور کا ہوا ہے کہ کوئی شے استعمال کی باقی نہین ہے جسمین صورت حیوان کی نہ ہو یہان تک
قال اشیاء اکل و شرب مین بھی سو جسکو منظور ہو کہ اوسکے گھر مین رحمت و برکت کے فرشتے آوین
ہے اوسکو چاہئے کہ گھر مین کسی طرح کی تصویر جاندار کی نہ رکھنے دے اور جو ہو تو اوسکو مٹا دے اور جس
چھپا حدیث مین مطلق تصویر کشی پر وعدہ جہنم و نار کا آیا ہے اور جو تصویر گھر مین ہوتی ہے گو اوسکو
وعلماء اوسنے نہین بنایا ہے لیکن مانع دخول ملائکہ رحمت و برکت ہوتی ہے تو خیال کرنا چاہئے
کہ وہ تصویر جو کسی معبود باطل کی بنائی جاتی ہے جیسے بت وغیرہ اوسکا عذاب کس قدر ہوگا
رکھنے والے تو بالکل شرک مین گرفتار ہین بعض لوگ تصاویر اولاد و اعزہ کی بطور یادگار
اپنے نزدیک رکھتے ہین خصوصا جب سے کہ رواج فوٹوگراف کا ہوگیا ہے یہ بھی ایک طرح کا شرک
تصویر کا بنوانا کچھ تصویر بنانے سے گناہ و اثم و استحقاق نار مین کم نہین ہے اسلئے کہ یہ بنانا
ہے کبیرہ کرنا اور کبیرہ گناہ پر راضی ہونا اور اوسکو اپنے لئے حاصل کرنا سب کا ایک حکم
یہ تصویر تو ظاہر کی ہے لیکن یہی حکم بعینہ تصویر باطن کا بھی ہے بلکہ تصویر باطن تکبیر مین
بہ نسبت تصویر ظاہر کے اکبر ہے اسلئے کہ یہ تو کبیرہ ہے اور وہ حد شرک تک پہنچا دیتی ہے وہ
تصویر باطن تصور شیخ ہے جو جہلا و فقراء مین مروج ہے پیر یا شیخ یا کسی ولی کی صورت کا
تصور کر کے عبادت و استعانت کیا کرتے ہین یہ عین عبادت و استعانت ہے غیر اللہ سے معاذ
بعض نے کبھی صورت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تصور کر کے کوئی عبادت

نہین کی اگر یہ طریقہ مستحسن ہوتا توسب سے زیادہ استحقاق اس تصور کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا
دوسرا سند تصویر انبیاء علیہم السلام کا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کعبہ کے
اندر تصویر ابو الانبیاء ابراہیم خلیل علیہ السلام اور تصویر اسمعیل علیہ السلام کو دیکھ کر ایک چوبدستی سے
جو دست مبارک مین تھی توڑ ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ تصویر کو کسی معظم کی کیون نہو کچھ حرمت نہین
رکھتی ہے اوسکا محو کرنا لازم ہے بعض جاہل تصویر خیالی جناب نبوت صلعم کی رکھتے ہین حالانکہ اگر بفرض
محال وہ تصویر صحیح اور مطابق شمائل کے بہی کسی جگہہ موجود ہو تب بہی اوسکا محو کرنا لازم ہے کیونکہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مٹانے نقش و پیر و تماثیل ہر قسم مخلوق کے آئے تھے نہ اسلئے کہ سب
کی تصویرین باقی رکھین اور اپنی تصویر کا ابقا چاہین خدا جانے ان نام کے مسلمانونکی عقل کہان ماری گئی
ہے جو ایسی کہلی ہوئی بات نہین سمجھتے ایسے ہی مسلمانونکے حق مین اللہ تعالی نے تنصیص شرک کی
فرمائی ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اکثر ایمان لانیوالے کلمہ اسلام کا پڑہتے
ہین نماز روزہ زکوٰۃ حج بجا لاتے ہین لکن سندا مشرک ہین شرک مین گرفتار رہتے ہین سو یہ شرک ایسا
گناہ ہے کہ اوسمین عذر حیل کا مقبول نہین ہے اور شرک کبہی بخشا نہ جائیگا خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور
خواہ ظاہر ہو یا باطن حدیث مین آیا ہے شرک چونٹی کی چال سے بہی اندہیری رات مین صاف سیاہ پتہر پر
زیادہ تر مخفی ہے ؛

فصل

تطفل یعنے غیر کے طعام پر بغیر اذن و رضامندی صاحب طعام کے داخل ہونا اور مہمان کا سیری شکم پر
زیادہ کہانا بغیر معلوم کرنے رضامندی میزبان کے اور پیٹ سے زیادہ کہانا گو اپنا ہی کہانا کیون نہو جسکا
ضرر ظاہر ہے اور توسع کرنا ماکل و مشارب مین براہ حرص و کبر گناہ کبیرہ ہے ابو حمید ساعدی مرفوعًا
کہتے ہین حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ لیوے لاٹھی اپنے بہائی کی بغیر اوسکی خوشی خاطر کے روایۃ
ابن حبان یہ اسلئے فرمایا کہ مسلمان کا مال مسلمان پر شدید التحریم ہے صحیحین کا لفظ ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع

ہین فرمایا تمہارے خون اور مال اور تمہاری آبرو حرام ہے تم پر مثل حرمت اسدن کے اس ماہ میں
شہر مین پھر فرمایا الاھل بلغت ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو داخل ہوا بغیر دعوت کے وہ داخل ہوا چور
بنکر نکلا لٹیرا ہوکر شیخین کا لفظ یہ ہے مسلمان ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنت مین دوسرا
لفظ یہ ہے قیامت کو ایک شخص عظیم طویل اکول شروب کو لاوینگے وہ نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے
بھی نہو گا عائشہ نے ایک دن مین دو بار کھایا تھا کہا اے عائشہ کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تجکو کوئی شغل
نہو مگر یہی پیٹ تیرا ایک دن مین دو بار کھانا اسراف ہے اللہ مسرفین کو دوست نہین رکھتا ہے
رواہ البیہقی یہ بھی فرمایا کہ ماؤ پیو صدقہ دو جب تک کہ اوسمین خلط ملط اسراف یا خیلا کا نہو بزار نے
وابن ابی الدنیا نے حدیث مین اون لوگون کو جو الوان طعام کہاتے ہین شرار امت فرمایا ہے ؛
ف ان تینون کا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ داخل ہین اکل مال بالباطل مین اور تیسرا امر مین
اضرار نفس ہے وہ کبیرہ ہے مثل اضرار غیر کے جو بہی بات خیلا ہے اور خیلا کبیرہ ہے اذرعی و
زرکشی کے کلام سے بہی تطفل کا کبیرہ ہونا نکلتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے بد ترین
طعام طعام ولیمہ ہے جسمین تونگر لوگ بلائے جاوین اور مساکین ترک کئے جاوین رواہ الشیخان

باب گزران کرنیکا ساتھ عورتون کے

ایک بی بی کو دوسری بی بی پر ترجیح دینا براہ ظلم و عدوان گناہ کبیرہ ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین
جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ اونمین برابری نکرے تو آئیگا دن قیامت کو اور آدھا دہڑ
اوسکا ساقط ہوگا رواہ الترمذی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسکے پاس دو عورتین ہین اور وہ طرف
ایک کے اونمین سے جھکا وہ آئیگا دن قیامت کو اور نصف دہڑ اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ یہ ہے
واحد شقیہ مائل ابن ماجہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے واحد شقیہ ساقط مراد جھکنے اور
مائل ہونیسے یہ ہے کہ جن امور ظاہرہ مین شارع نے ترجیح کو حرام کیا ہے اونمین میل طرف ایک
کے کرے نہ میل قلبی کہ وہ اختیار سے باہر ہے مسلم مین آیا ہے اہل عدل منابر نور پر جانب دست راست

خدا کے ہونگے حالانکہ اللہ کے دونون ہاتھہ راست ہین وہ لوگ ہین جو برابری کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور جسکے وہ والی ہوئے ہین گھر والون مین بی بیان بطریق اولی داخل شامل ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا قضیہ اس وعید شدید کا ہے جوان حدیثون مین آئی ہے اور حکم ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے اسلئے کہ اسمین ایذار عظیم ہے جسکا تحمل مشکل ہوتا ہے

فصل

ندینا شوہر کا حق واجب زوجہ کو جیسے مہر ونفقہ اور ادا نکرنا بی بی کا حق شوہر کو جیسے تمتع بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة اس آیت کو اللہ پاک نے بعد اوس آیت کے ذکر کیا ہے وبعولتهن احق بردهن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا اسلئے کہ جب یہ بات بیان کی کہ مقصود مراجعت سے اصلاح حال زن ہے نہ ایصال ضرر طرف اوسکے تو یہ بھی بیان فرما دیا کہ ہر واحد کا زوجین سے دوسرے پر حق ہے ابن عباس کہتے ہین مین تزین کرتا ہون واسطے اپنی بی بی کے جس طرح کہ وہ میرے لئے تزین کرتی ہے اسی آیت کے سبب سے بعض اہل علم نے کہا ہے مرد پر واجب ہے کہ قیام بحقوق ومصالح زن کرے اسی طرح زن پر انقیاد وطاعت زوج کی واجب ہے مرد کا درجہ عورت سے اکمل تر ہے فضل وعقل ودیت ومیراث وغنیمت مین مرد لائق امامت وقضا وشہادت کے ہوتا ہے اور بی بی پہ بی بی اور لونڈی لاسکتا ہے اور قادر ہے طلاق ورجعت پر گو وہ نہ مانے اور بالعکس اسکے نہین ہوسکتا اور مرد اخص ہے ساتھہ انواع رحمت واصلاح کے جیسے التزام مہر ونفقہ اور ذب زوجہ سے اور قیام ساتھہ اوسکے مصالح کے اور روکنا اوسکا ہوا قع آفات سے اسلئے بی بی پر قیام بخدمت شوہر موکد تر ہے بسبب ان حقوق زائدہ کے **کما قال تعالی** الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض وبما انفقوا من اموالهم عورت ہاتھہ مین مرد کے اسیر وعاجز ہوتی ہے اسلئے اگر ایک خادم سے زیادہ اوسکو

درکار ہو تو شوہر پر واجب ہے کہ اوسکو دو خادم دے قالہ القرطبی یعنی بصورت وجود مقدرت کے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک بی بی سے پوچھا کہ تیرا برتاؤ خاوند سے کیسا ہے اوسنے کہا
مین خدمت مین کوتاہی نہین کرتی مگر جس چیز سے کہ عاجز ہون فرمایا فکیف انت لہ فانہ جنتک
ونارک عائشہؓ نے حضرت سے پوچھا تھا کس آدمی کا بڑا حق ہے عورت پر فرمایا شوہر کا کہا مرد پر کسکا
بڑا حق ہے کہا اوسکی مان کا رواہ البزار بسند حسن و آیت طبرانی و ابن حبان و حاکم مین قصہ بعض
عورتون کا آیا ہے کہ جب وہ نہون نے حقوق شوہرون کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے
سنے کہا والذی بعثک بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا غرضکہ اطاعت زوجہ مین واسطے
زوج کے بہت سی حدیثین آئی ہین ہمنے رسالہ صلاح ذات البین مین اس بحث کو بسط کے
لکھا ہے **ف** انکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے کیونکہ اس باب مین وعیدات شدیدہ آئی
آئی ہین بعض احادیث مین لعنت اور بعض مین سخط خدا نا راضی شوہر پر وارد ہے ✦

فصل تہاجر و تدابر و تشاحن مسلم گناہ کبیرہ ہے

تہاجر یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ برادر مسلمان کو جدا کرے بغیر کسی غرض شرعی کے تدابر یہ ہے
کہ جب اوسکا سامنا ہو تو منھ پھیرلے تشاحن یہ ہے کہ دلمین کینہ رکھے احمد و ابو یعلی و طبرانی
کا لفظ مرفوعاً یہ ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ
کہ وہ دونون راہ حق سے مائل ہوتے ہین جب تک کہ اس حال پر رہتے ہین اگر اسی صرام
یعنی ہجران و فراق پر مرجائینگے تو دونون کبھی بہشت مین نجا ئینگے اسکی سند صحیح ہے طبرانی
کا لفظ بسند صحیح یون ہے جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو تین دن وہ آگ مین ہے مگر یہ کہ تدارک
کرے اللہ اوسکا اپنی رحمت سے ابو داؤد و بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے ایک سال چھوڑا وہ مانند
اسکی خونریزی کرنیکے ہے بخاری کا لفظ مرفوعاً یہ ہے نکرو تم تقاطع و تدابر و تباغض و تحاسد
اور ہو جاؤ اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی اور جو اتما السلام کرتا ہے وہ سابق ہوتا ہے

طرف جنت کے علماء نے اس حدیث سے اخذ کیا ہے کہ سلام رافع اثم ہجرت ہے مسلم کا لفظ یہ ہے
کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ ہر غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اوس
شخص کو جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے شحناء ہے یعنی کینہ طبرانی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے مگر
مشرک و مشاحن ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین جنکی نماز اونکے سر سے اونچی نہین ہوتی ہے
ایک بالشت بھر بھی ایک وہ شخص ہے جو امامت کرتا ہے کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے ناخوش
ہے دوسری وہ عورت جو سو رہی اور شوہر اوسکا اوس پر خفا ہے تیسرے دو برادر متصارم زواجر مین
اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے **ف** ان تینون کا کبیرہ گناہ صریح مفاد احادیث باب ہے کیونکہ عدم
دخول جنت اور دخول نار اور سفک دم وعیدات شدیدات ہین ہان اگر عود اس ہجران کا عائد طرف
صلاح یا جرو مہجور کے ہو تو جائز ہے والا فلا ✦

فصل

گھر سے باہر نکلنا عورت کا عطر ملکر اگرچہ باذن شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ ہر آنکھ
زانیہ ہے اور عورت جب عطر ملکر مجلس مین آتی ہے تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے اسکو ترمذی
نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پھر قوم
پر گزری تاکہ وہ اوسکی خوشبو پاوین وہ حرامکار ہے اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوتی ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے قبول نہین کرتا اللہ کسی عورت سے جو نکلتی ہے طرف مسجد کے نماز کو اور
اوسکی خوشبو اوڑتی ہے یہانتک کہ پھر کر نہاوے رواہ الحاکم وصححہ مراد نہانے سے دھونا اوس
خوشبو کا ہے ایک عورت بن ٹھن کر مسجد مین آئی تھی حضرت نے فرمایا اے لوگو منع کرو اپنی عورتون
کو زینت و تبختر سے مسجد مین بیشک لعنت نہین کئے گئے بنی اسرائیل یہانتک کہ پہنا اونکی عورتون
نے زینت یعنی زیور کو اور ناز سے چلین مسجدون مین **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث باب
ہے یہ جب ہے کہ فتنہ متحقق ہو اور اگر مجرد خوف فتنہ ہے تو مکروہ ہے اور اگر گمان فتنہ کا ہے

تو حرام ہے نہ کبیرہ یہ تفصیل قاعدہ شافعیہ پر ہے ورنہ حدیث عام ہے ❊

فصل نشوز عورت کا گناہ کبیرہ ہے

مراد نشوز سے یہ ہے کہ گھر سے بغیر اذن یا بدون رضا شوہر کے باہر نکلے بغیر کسی ضرورت شرعیہ کے جیسے واسطے استفتا کے جبکہ اوسکا خاوند اوسکو کافی نہیں ہے یا خوف فجور یا اندیشہ انہدام گھر قال تعالی واللاتی تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن فی المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا اللہ پاک نے اس آیت میں مردون کو حکم دیا ہے کہ وہ قائم ہون ساتھ اصلاح و تادیب نسا کی اور اونکو نفقہ و مہر دین او تدبیری طرح ساتھ اونکے بسر کرین نشوز کہتے ہین معصیت و مخالفت کو نشوز کے اللہ نے تین درجے مقرر فرمائے ہین پہلے وعظ و نصیحت پھر علیحدگی بستر اور مارنا قرطبی نے کہا ہے غایت ہجران کی ایک ماہ ہے جسطرح حضرت نے کیا تھا یہ نزدیک مالکیہ کے ہے شافعیہ کے نزدیک کوئی غایت اوسکے لئے نہین ہے جب صلاحیت پر آجاوے تب ہی سہی گو سالہا سال گذر جاوین مارنے سے وہ مار مراد ہے جس سے گوشت نہ پھٹے ہڈی نہ ٹوٹے جیسے لات گھونسا دھپا یا مسواک مارنا لکن منھ پر نہ مارے اور مارے تو گھر کے اندر مارے یا منديل رومال یا ہاتھ سے مارے کوڑے سے اور لاٹھی سے نہ مارے غرضکہ جہانتک تخفیف اس باب مین ہو سکے اوسکی مراعات کرے اسی لئے شافعی نے کہا ہے کہ ترک ضرب بالکل افضل ہے علی مرتضی کہتے ہین پہلے زبان سے وعظ کرے اگر نہ مانے الگ سوئے اگر نہ مانے تو مارے اگر مارے سے بھی سیدھی نہو تو حکم مقرر کرے اہل علم نے کہا ہے یہ ترتیب وقت خوف نشوز کے مرعی ہوتی ہے اور وقت تحقق نشوز کے جمع بین الکل کرنا بھی لاباس ہے یہ سب ہے کیونکہ بعض انواع نشوز پر وعید سخت آئی ہے جسطرح صحیحین مین آیا ہے کہ جب مرد نے عورت کو اپنے فراش پر بلایا اور وہ نہ آئی اور مرد غصے مین سو رہا تو صبح تک فرشتے اوس عورت پر لعنت کرتے ہین دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اللہ اوس پر خفا رہتا ہے

یہانتک کہ راضی ہو اوس سے خاوند اوسکا تیسری حدیث مین آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہین ہوتی ہے جب تک کہ خاوند خوش نہو حسن کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سب سے پہلے جو سوال عورت سے دن قیامت کے ہوگا نماز اور خاوند کا ہوگا کیونکہ اطاعت زوج کی واجب ہے یہانتک کہ اگر کسی کو سجدہ کرنیکا حکم ہوتا تو عورت کو ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے اسی طرح روزہ نفل رکھنا اوسکو جائز نہین ہے مگر اجازت سے شوہر کے اسی طرح عورت کو چاہیے کہ یہ بات پہچان رکھے کہ وہ مثل مملوک کے ہے واسطے شوہر کے کسیطرح کا تصرف اوسکے مال مین نکرے مگر اوسکے اذن سے بلکہ ایک جماعت علما نے کہا ہے کہ اپنے مال مین بھی تصرف نکرے مگر اوسکی اجازت سے اسلئے کہ وہ عورت مثل محجورہ کے ہے واسطے شوہر کے اور عورت پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کو حقوق اقارب پر مقدم رکھے بلکہ بعض صورتون مین اپنے حقوق پر بھی اور واسطے تمتع زوج کے جہانتک بن سکے مستعد رہے لیے اسباب نظافت وغیرہ سے اور اپنے جمال کا اوس پر فخر نکرے اور کسی امر قبیح کا اوسمین عیب نہ نکالے

حکایت اصمعی نے کہا مین جنگل مین گیا ایک خوبصورت عورت کو دیکھا اوسکا خاوند بدصورت تھا مینے کہا تیرا جی کسطرح اسکے پیچھے رہنے سے خوش ہے کہا اے شخص سن شاید اسنے کوئی اچھا عمل اللہ کا کیا ہے جسکے ثواب مین خدا نے مجھے اوسکو دیا اور مینے کوئی برا کام کیا ہوگا جسکے بدلے مین مجکو یہ ملا ہے عائشہ کہتی ہین اے گروہ عورتون کی اگر تم جانو کہ کیا حق ہین شوہرون کے تمپر تو ہر ایک عورت تم مین سے اپنے رخسار سے غبار کو اوسکے قدم سے دور کرے زواجر مین بہت سے اخبار و آثار بابت حقوق زوجین کے اس جگہہ پر لکھے ہین **ف** نشوز کو ایک جماعت نے کبیرہ گناہ ہے بلقینی اپنے والد سے ناقل ہین کہ وہ حدیث لعن ملائکہ سے عورت مسخط پر استدلال کرتی تھی جواز لعن عاصی معین پر مینے اونسے اس باب مین بحث کی اور کہا احتمال ہے کہ وہ لعن بالخصوص نہو بلکہ بالعموم ہو مثلاً یون کہتے ہون لعن اللہ من باتت مہاجرۃ فراش زوجہا +

باب طلاق کا

طلاق مانگنا عورت کا خاوند سے بغیر کسی کھٹکے کے گناہ کبیرہ ہے ثوبان مرفوعًا کہتے ہین جس عورت نے سوال کیا طلاق کا اپنے شوہر سے بغیر کسی باٗس کے حرام ہے اوسپر بوا جنت کی رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجہ وحیان بیہقی کا لفظ یہ ہے مختلعات یعنی خلع کرنے والیان منافقات ہین منین ہے کوئی عورت جو مانگے شوہر سے طلاق بغیر کسی ڈر کے پھر پاوے وہ بو جنت کی **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح مذکور سے بسبب وعید شدید کے لکن قواعد شافعیہ پر مشکل ہے بدلیل **قولہ تعالی** فلا جناح علیهما فیما افتدت بہ اور جو شرط قبل اسکے ہے وہ واسطے جواز کے نہین ہے بلکہ واسطے نفی کراہت کے ہے **وبقولہ صلعم** خذ الحدیقة وطلقها تطلیقة لکن اسطرح جواب ہوسکتا ہے کہ دلالت حدیث کی تکبیر پر جب ہے کہ عورت مرد کو مجبور کرے طرف طلاق کے ایسا کام کرے جس سے وہ عرفًا یا ناچار طلاق دینے پر طیار ہو انتہی مین کہتا ہون قرآن و حدیث حدیقہ اور احادیث باب مین کچھ تنافی نہین ہے اسلیے کہ محمل ہر ایک کا اونمین سے الگ الگ ہے کبیرہ وہ سوال ہے جو بلا باس ہو مطلع وہ نفاق ہے جو بغیر من نفسانی ہو نہ بوجہ شرعی واللہ اعلم ❊

فصل

دیاثت قیادت کرنا درمیان مرد عورتون اور طفل بے ریشون کے گناہ کبیرہ ہے حدیث صحیح مین مرفوعًا آیا ہے کہ دیوث جنت مین نہ جائیگا ذہبی نے کہا ہے اس حدیث کے اسناد صالح ہے احمد کا لفظ یہ ہے دیوث وہ شخص ہے جو اپنی جورو کو خبیث پر برقرار رکھتا ہے دوسر الفظ احمد ونسائی وبزار وحاکم کا بسند صحیح یہ ہے کہ جنت حرام ہے دیوث پر تیسیر الفظ مرفوع یون ہے دیوث وہ شخص ہے جو پروا نہین کرتا کہ کون اوسکی جورو پر داخل ہوتا **ف** کبیرہ ہونا ان دونون کا ظاہر ہے علما کہتے ہین دیوث وہ ہے جسکو اپنی جورو

پر غیرت نہین ہے دیاثت کہتے ہین جمع کرنے کو درمیان لوگون کے اور مکروہ و باطل کے سُننے
کو شافعی نے کہا ہے ایک شخص گانا نہین جانتا ہے اوسکے ہمراہ ایک گانے والا ہے وہ اوسکو
پاس لوگون کے لیجاتا ہے وہ فاسق ہے اور یہ کام دیاثت ہے انتہیٰ یہ قول محمول ہے اسپر
کہ حالت مذکورہ ملحق بدیاثت ہے لسان العرب مین کہا ہے دیوث وہ ہے جو اپنی جورو کا
قوا دہوا وہ اہلخانہ پر کچہ غیرت نکرے تدثیث بمعنی قیادت ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ جہت
تشبیہ کی ساتہہ رجال و نسا کے نہین ہے بلکہ یہ قیادت درمیان امرد کے اور یہی بدتر او رقبیح
تر ہے مراد قیادت سے دلالی ہے ع قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ؛

باب [illegible] کا

وطی کرنا زن رجعیہ سے قبل ارتجاع کے نزدیک معتقد تحریم کے گناہ کبیرہ ہے اگرچہ اوسمین کوئی حد واجب
نہین ہوتی ہے بسبب معنی شبہ کے کیونکہ حدود کی بنیاد دفع پر ہی جہانتک کہ سقوط حد کا ممکن ہو ؛

باب ایلاء کا

قسم کھالینا کہ مین پاس بی بی کے نہ جاؤن گا چار ماہ سے زیادہ گناہ کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین
کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو مگر اسلئے بعید نہین ہے کہ اسمین ضرر عظیم ہے بی بی کو کیونکہ بعد چار
ماہ کے صبر اوسکا مرد سے فنا ہو جاتا ہے جسطرح کہ حفصہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تہا اور
اونہون نے حکم دیا تہا کہ کوئی مرد اپنی بی بی سے غائب نرہا کرے اس ضرر عظیم کی وجہ سے
شارع نے قاضی کو مباح کیا ہے کہ اگر زوج بعد چار ماہ کے وطی نکرے تو ایک طلاق اوسکو دیدے

باب ظہار کا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یظاہرون منکم من نسائہم ما ہن امہاتہم ان امہاتہم

الا اللائی ولدنهم وانهم لیقولون منکرا من القول وزورا لفظ منکہ میں توبیخ ہے عرب کو اور تہجین ہے اونکی عادت کی دربارہ ظہار کیونکہ یہ قسم منجملہ ایمان جاہلیت کے تھی خاصةً اور اسلام میں یہ عادت نہ تھی ظہار یہ ہے کہ جورو سے یون کہے کہ تو مجھپر مثل پشت مادر کے ہے اللہ نے اس قول کو منکر وزور فرمایا یعنی بہتان وکذب اسیلئے اوسپر کفارہ مقرر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ظہار کبیرہ ہے ابن عباس کہتے ہیں الظہار من الکبائر +

باب لعان کا

قال تعالیٰ والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولئک هم الفاسقون وقال تعالیٰ ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرة ولهم عذاب الیم مراد آیت شریف سے باجماع علما تہمت زنا ہے جیسے یون کہنا اسے زانیہ اسے لغیہ اسے تحبہ یا مرکوزدیج الفحبہ یا ولد الفحبہ یا ابن الزانیہ یا بنت الزانیا ولد الزنا کہنا یا اسے منکوح اسے زانی کہنا یا لوطی ولوطیہ کہنا یا اسی علق کہنا کہ یہ سب داخل ہے قذف میں اور لفظ شامل ہے تہمت لواطہ کو بھی زواجر میں مسئلہ قذف کی بہت تفصیل کی ہے صغیرہ ومملوک کے قذف کا حکم بیان کیا ہے احادیث واقوال اہل علم نقل کئے ہیں **ف** قذف کا کبیرہ ہونا منطوق کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے +

فصل

گالی دینا مسلمان کو اور زبان درازی کرنا اوسکی آبروریزی میں اور متسبب ہونا لعن وسباب والدین میں اور لعنت کرنا کسی مسلمان پر گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا حدیث ابن مسعود

مین مرفوعاً آیا ہے کہ برا کہنا اور گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتال اوسکا کفر ہے اسکو صحاح ستہ
مین روایت کیا ہے مگر ابوداؤد نے مسلم و ابوداؤد و ترمذی کا لفظ یہ ہے دو گالی دینے والون
مین اوسپر گناہ ہے جسنے پہلے گالی دی یہانتک کہ مظلوم تعدی کرے ابن حبان کا لفظ ابن عباس
سے مرفوعاً یہ ہے کہ المتسابان شیطانان یتہاتران ویتکاذبان جابر بن سلیم سے فرمایا تھا تو
کسی کو گالی نہ دیا کر وہ کہتے ہین اوسدن سے مینے کسی آزاد و غلام و شتر و گوسفند کو گالی نہین دی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان وابوداؤد دوسرا لفظ یہ ہے لا تسبن شیئا
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے یہ ہے کہ لعنت کرے آدمی اپنے والدین کو پوچھا
کیونکر فرمایا گالی دے کسی کے باپ کو وہ اسکے باپ کو گالی دے اور گالی دے کسی کی مان کو
وہ اسکی مان کو گالی دے رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ لعن کرنا مومن کو مثل اوسکے
قتل کرنیکے ہے سلمہ بن اکوع کہتے ہین ہم جب دیکھتے کہ کوئی شخص کسی اپنے بھائی کو لعن کرتا ہے
تو جانتے کہ اوسنے کبیرہ کیا ہے ابوداؤد کی حدیث مین آیا ہے کہ لعنت پھر کر لاعن پر آتی ہے
اگر ملعون اہل اوسکا نہین ہوتا ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مومن لعان نہین ہوتا ہے اور نہ طعان
اور نہ فاحش اور نہ بذی زبان ابوبکر صدیق نے بعض ممالیک کو لعنت کی تھی فرمایا لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبہ رواہ البیہقی عن عائشہ ابوبکر نے اوس غلام کو جسے گالی دی تھی آزاد
کر دیا مسلم کا لفظ یہ ہے لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا یعنی کسی صدیق کو لعان ہونا زیبا
نہین ہے اور حدیثون مین لعنت ناقہ و بعیر سے بھی نہی فرمائی ہے بلکہ لعنت مرغ و برغوث و
ریح وغیرہا سے بھی منع کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گننا صریح احادیث کا باب ہے اور لعنت کرنا
دواب پر حرام ہے ذمی پہ بھی لعنت کرنا کبیرہ ہے اسلئے کہ حرمت ایذا مین برابر مسلمان کے
ہے جسکی موت کفر پہ یقینا معلوم ہے جیسے فرعون ابی جہل ابولہب وغیرہم اونپر لعنت کرنا جائز ہے
اور جسکی موت کفر پہ یقینا معلوم نہین ہے جیسے یزید بن معاویہ اوسپر لعنت کرنا گو وہ فاسق
فاجر ہو درست نہین ہے بعض نے جو یزید پر لعنت کی ہے یہ تہور ہے کیونکہ وہ مسلمان تھا اور

یہ دعوی کہ وہ کافر تھا اور اوسنے حکم قتل حسین علیہ السلام کا دیا تھا ثابت نہین ہے اسی لئے
غزالی نے اوسکی لعنت کو حرام کہا ہے اگرچہ فاسق سکیر تھا وہو فی الکبائر بلکہ فی الفواحش تھا اور
لعنت غیر معین بالشخص اور معین بالوصف جیسے لعن اللہ الکاذب سو باجماع جائز ہے۔
قال تعالی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین وقال تعالی ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ
علی الکاذبین اسطرح کی لعن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت آئی ہے **ف** زواجر
مین اسجگہ لعائن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا جمع کیا ہے وہ سب لعائن غیر معین پر
ہین اور اکثر فعل کبائر پر وارد ہوئی ہین اور جس جگہہ کسی معین پر لعنت کی ہے اوسکا مرنا کفر
پر حضرت کو معلوم ہو گیا تھا غرضکہ جملہ حیوانات وجمادات پر لعن کرنا مذموم ہے *

فصل

تبرا کرنا انسان کا اپنے نسب سے یا والد کے نسب سے اور منسوب ہونا طرف غیر والد کے باوجود معلوم
ہونیکے گناہ کبیرہ ہے حدیث سعد بن ابی وقاص مین مرفوعًا آیا ہے جسنے دعوی کیا غیر پدر کا
اور وہ جانتا ہے کہ وہ اوسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام ہے رواہ الشیخان و ابو داؤد
ابو ہریرہ کہتے ہین کہ جب آیت ملاعنہ اوتری حضرت نے فرمایا جس کسی عورت نے داخل کیا کسی
قوم پر اوس شخص کو جو اونمین سے نہین ہے تو وہ اللہ سے کسی شئے مین بھی نہین ہے وہ جنت
مین نجائیگی رواہ ابی داؤد والنسائی وابن حبان والبیہقی شیخین کا لفظ یہ ہے دعوی
نہین کرتا کوئی آدمی غیر پدر کا اور وہ جانتا ہے مگر کافر ہو جاتا ہے دوسرا لفظ شیخین کا یہ ہے
من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا یعنی غیر کو باپ بنانا یا غیر کا
غلام بننا موجب لعنت وعدم قبول عبادت ہے بخاری کا لفظ یہ ہے لا ترغبوا عن آبائکم
فمن رغب عن ابیہ فقد کفر طبرانی کا لفظ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے یہ ہے

کافر ہوا وہ شخص جسنے انکار کیا نسب کا اگرچہ باریک ہو یا دعوی کیا نسب کا جسکو پہچانتا نہین ہے دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھہ اللہ کے یا نفی کی نسب سے اگرچہ دقیق ہو وہ کافر ہوا ساتھہ اللہ کے احمد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیہ لم یرح رائحۃ الجنۃ ابوداؤد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ **ف** ان دونون کا کبیرہ گناہ صریح منطوق ان احادیث صحیحہ کا ہے اور یہ واضح جلی ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکھی ہے بعض نے کہا ہے کہ کفر کے معنی یہ ہین کہ موُدی بکفر ہے یا مستحل ہے یا کافر نعمت ہے انتہی لکن اول اولی ہے اسلئے کہ وعیدات مذکورہ نہایت سخت ہین اور ابتلا اسمین عام ہے خصوصًا خاندان امراء و روساء مین دونون امر شائع و مروج رہتے ہین اولاد زنا او نکی گلے باندہ دی جاتی ہے اور وہ قبول کر لیتے ہین اور جو اوسمین کم نسب ہوتے ہین وہ اپکو شریف بنانیکے لئے سید بنجاتے ہین سید بننے مین دو طرح کی تکبیرہ حاصل ہوتی ہے ایک ادعاء لسوی غیر والد دوسری تقوّل کذب برجناب رسالت پر بالخصوص حالانکہ حدیث صحیح متواتر مین آیا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار +

فصل

طعن کرنا نسب پر جو کہ ظاہر شرع مین ثابت ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** والذین یؤذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا مسلم نے ابوہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے دو چیزین ہین لوگون مین او نکا قصد کرنا کفر ہے ایک طعن نسب مین دوسرے نیاحت کرنا میت پر **ف** اِسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ کسیلنے اسکا ذکر نہین کیا ہے +

فصل

داخل کرنا عورت کا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے زنا یا وطی شبہ سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ جب آیت ملاعنہ نازل ہوئی حضرت نے فرمایا جس عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے وہ نہین اللہ سے کسی شے مین اللہ اوسکو جنت مین داخل نہ کریگا اور جس مرد نے انکار کیا اپنے بیٹے کا اور وہ دیکھتا ہے طرف اوسکے یعنی جانتا ہے کہ وہ اوسکا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ اوس سے اور رسوا کریگا اوسکو سامنے ساری خلائق کے اولین و آخرین سے ✤

کتاب عدت کی

خیانت کرنا انقضاء عدت مین گناہ کبیرہ ہے اسکو کبیرہ گنا کچھ دور نہین ہے اسلیے کہ اسمین مسلط کرنا اجنبی کا ہے بضع یعنے شرمگاہ پر بغیر حق کے اور اس تسلط کے ضرر عظیم اور مفاسد لاتحصی ہوتے ہین ✤

فصل

نکلنا عدت والے کا مسکن سے جسمین کہ تا انقضاء عدت رہنا لازم تھا بغیر کسی عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے اسکا ذکر کبائر مین کچھ بعید نہین ہے بلکہ قیاس سے ہے باہر نکلنے پر عورت کے خانگہ شوہر سے بغیر اوسکے اذن کے بلکہ یہ بات حق مین معتدہ وفات کے بالاولی ہے کیونکہ اوسکے گھر رہنے مین حق موکد خدا ہے جیسے حفظ نسب وغیرہ ✤

فصل سوگ نکرنا متوفی عنہا کا زوج پر گناہ کبیرہ ہے

کیونکہ ترک احداد پر بسبت سے مفاسد مترتب ہوتے ہین اسلیے کبیرہ گننا اسکا غیر بعید ہے

فصل وطی کرنا کنیز سے قبل استبراء کے گناہ کبیرہ ہے

اسکا ذکر کبائر مین اسلیے کچھ دور نہین ہے کہ اسپر اختلاط میاہ و ضیاع انساب وغیرہ مفاسد مترتب ہوتے ہین پھر دیکھا کہ حدیث مسلم مین صریح یہ بات آئی ہے اگر حاملہ ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت کا گذر ایک عورت حاملہ پر باب فسطاط پر ہوا پوچھا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی کنیز ہے فرمایا کیا اوسکے ساتھ المام کیا ہے کہا ہان فرمایا لقد هممت ان العنه لعنا یدخل معه فی قبره کیف یورثه وهو لا یحل له کیف یستخدمه وهو لا یحل له یعنی اسلیے کہ امر ولد کا مشکل ہے احتمال ہے کہ بچہ اسکا ہو یا غیر کا اگر اسکا بچہ ہے تو نفی اوسکی درست نہین ہے اور نہ استرقاق و استخدام اور اگر غیر کا ہے تو اوسکا استلحاق و توریث حلال نہین ہے

کتاب نفقات کی زوجات و اقارب و ممالیک پر

فصل

ندینا نفقہ و کسوت کا بی بی کو بغیر مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے یہ ایک طرح کا ظلم ہے بلکہ اقبح ظلم ہے ٭

فصل

ضائع کرنا عیال کا جیسے اولاد صغار گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کرے اوسکو جسکو قوت دیتا ہے رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم

لفظ یہ ہے جو اوسکے عیال مین ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ سائل ہوگا ہر راعی سے اوسکے رعیت کا کہ نگاہ رکہا اوسکو یا ضائع کیا یہانتک کہ مسئول ہوگا مرد اپنے گہر والون سے شیخین کا لفظ یہ ہے کہ مرد راعی ہے اپنے گہر والون مین اور مسئول ہے اپنے رعیت سے اور عورت راعی ہے گہر مین اپنے خاوند کے اور مسئول ہے اپنی رعیت سے الحدیث

ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہ ظلم بہت برا اور بڑا ہے ✦

فصل

نافرمانی کرنا والدین کی یا ایک کی اون دونون مین سے اگرچہ عالی ہون اور گو اونکے زیادہ کوئی اور قریب موجود ہو گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** وبالوالدین احسانا ابن عباس نے کہا مراد نیکی کرنا ہے مان باپ سے ساتھہ لطف ولین جانب کے اونکو جواب سخت نہ دے تیز نظر سے طرف اونکے نہ دیکہے نہ اپنی آواز اونپر بلند کرے بلکہ سامنے اونکے ایسا ذلیل رہے جیسے غلام سامنے مالک کے ہوتا ہے **وقال تعالی** وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ مان باپکو اف کہے یہ کنایہ ہے ایذا سے کسیطرح کی ایذا ہو یہانتک کہ اقل الذاع کیون نہو اسیلیے حضرت نے فرمایا ہے اگر اللہ کسی شئے کو اف سے کمتر جانتا تو اوسی سے نہی کرتا اب عاق جو چاہے سو کرے جنت مین نہ جاویگا اور نیکوکار جو چاہے سو کرے آگ مین داخل نہوگا نیر والدہ پر تین بار حض کیا ہے اور نیر والد پر ایکبار اور والدہ کو اوسط الابواب جنت فرمایا ہے صحیحین مین آیا ہے کیا خبر دون مین تمکو کبیرہ سے ایک شرک کرنا ہے ساتھہ خدا کے دوسرے نافرمانی کرنا ہے مان باپ کی یہان بے ادبی کو اور ترک نیر واحسان والدین کو برابر شرک باللہ کے رکہا ہے عیاذا باللہ ایک حدیث مین فرمایا

حرام ہے تمپر نافرمانی اُمہات کی رواہ البخاری حاکم کا لفظ یہ ہے اللہ نظر نہ کریگا دن قیامت کو طرف اوسکے جو نافرمان ہے والدین کا احمد و نسائی و بزار کا لفظ یہ ہے اللہ نے حرام کیا ہے جنت کو عاق والدین پر اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اوسکو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی ابن ابی عاصم کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض حاکم کا لفظ یہ ہے کہ وہ جنت مین نہ جائیگا **حکایت** ایک شخص حضرت کے پاس آیا کہا مین گواہی دیتا ہون لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کی اور نماز پنجگانہ پڑہتا ہون اور زکوۃ دیتا ہون اور رمضان کا روزہ رکہتا ہون فرمایا اگر تو اس حال پر مرجائیگا تو ہمراہ انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کے ہوگا دن قیامت کو اسطرح پھر دو انگلیون سے اشارہ کیا مگر جبکہ تو نے نافرمانی مان باپ کی نہ کی ہوگی رواہ احمد والطبرانی باسناد صحیح وابن خزیمۃ وابن حبان احمد وغیرہ کا لفظ معاذ بن جبل سے مرفوعًا یہ ہے ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک طبرانی وحاکم کا لفظ یہ ہے ملعون من عق والدیہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے لعن اللہ من سب والدیہ حاکم کا لفظ یہ ہے سارے گناہو نمین سے جسکو اللہ چاہتا ہے قیامت تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اللہ عاق کے لئے زندگی مین قبل موت کے جلدی کرتا ہے بیہقی کا لفظ قصہ مین ایک باپ بیٹے کے یہ ہے انت ومالک لابیک اسکو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ ابن عمر سے مرفوعًا یہ ہے کہ ایک شخص سے فرمایا اما علمت انک ومالک من کسب ابیک **حکایت** طبرانی مین آیا ہے کہ ایک مرد سے مرتے وقت کلمہ نہ کہا جاتا تہا جب اوسکی مان سے قصور اوسکا معاف کرایا تب اوسکے منہ سے کلمہ نکلا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ من النار غرضکہ عقوق وحقوق والدین مین کتنی حدیثین آئی ہین **ف** عقوق کا منجملہ کبائر کے ہونا متفق علیہ اہل علم ہے ظاہر کلام ائمہ شافعیہ یہ ہے کہ کچھ فرق اسجگہ درمیان والدین کافر ومسلمان کے نہین ہے یعنی خواہ والدین کافر ہون یا مسلمان عقوق وعصیان مین دونون برابر ہین عقوق کی حد یہ ہے کہ مان باپ مین سے

کسی کے ساتھہ ایسا برتاو کرے جو غیر کے ساتھہ گناہ صغیرہ ہو تو وہ کام حق مین ماں باپ کے کرنا گناہ کبیرہ ہوتا ہے یا خلاف اونکے امر و نہی کے کرے اوس کام مین جسمین کہ ولد پر خوف فوت نفس یا کسی عضو کا ہو حیث تک کہ والداوسمین متہم نہو یا کسی سفر شاق مین ہو ولد پہ فرض نہین ہے مخالفت کرے یا کسی غیبت طویلہ مین جسمین نہ کوئی علم نافع ہے اور نہ کوئی کسب ہے یا اوسمین اسکی آبرو جاتی ہو زواجر مین فوائد ان قیود کے بہت بسط سے لکھے ہین +

فصل۔ قطع رحم کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام یعنی قطع رحم سے بچو اور ڈرو **وقال تعالی** فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم **وقال تعالی** ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ہم الخاسرون **وقال تعالی** ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار شیخین کا لفظ ہے کہ قاطع رحم جنت مین نہ جاویگا ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ کہ لائق اسکے ہو کہ اللہ اوسکی عقوبت مین جلدی کرے دنیا مین علاوہ اوسکے جو آخرت مین ذخیرہ کر رکہا ہے یعنی وقطیعت رحم سے رواہ ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد قطع رحم مین وعیدات شدیدات بکثرت آئی ہین زواجر مین بہت سے حدیثین نقل کی ہین رافعی و نووی کا توقف کرنا اسکے کبیرہ ہونے مین باوجود ان احادیث و آیات کے بیجا ہے تفصیل صلہ رحم کی زواجر مین مرقوم ہے اس صلہ مین اولاد اعمام و خالات بہی داخل ہین +

فصل

مالک کو چہوڑ کر کسی اور کا غلام بننا گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ

او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا ابن حبان کا لفظ یہ ہے من تولی الی غیر موالیہ فلیتبوء مقعدہ من النار ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ باب سے اور یہ ظاہر ہے *

فصل

فاسد کرنا تمن یعنے لونڈی غلام کا مالک وسید پر گناہ کبیرہ ہے حضرت نے فرمایا ہے من خبب علی امرء زوجتہ او مملوکتہ فلیس منا رواہ احمد باسناد صحیح والبزار وابن حبان ابوداؤد کا لفظ یہ ہے من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ خبب بمعنی افسد وخدع ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ مقتضیٰ احادیث باب ہے کیونکہ نفی اسلام ایک وعید شدید ہوتی ہے جسطرح کہ اذرعی وغیرہ نے ساتھہ اسکے تصریح کی ہے پہر معلوم ہوا کہ بعض علما نے اسکو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے *

فصل

بہاگنا غلام کا پاس سے سید کے گناہ کبیرہ ہے مسلم نے جریر سے مرفوعا روایت کیا ہے جو غلام بہاگ گیا ذمہ اوس سے بری ہوا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب غلام بہاگ جاتا ہے تو اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی تیسرا لفظ یہ ہے وہ کافر ہو جاتا ہے یہانتک کہ پہر کر آوے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے دو آدمی ہین جنکی نماز اونکے سر سے تجاوز نہیں کرتی ایک غلام جو پاس سے اپنے مولی کے بہاگ گیا یہانتک کہ پہر آوے دوسری عورت جسنے نافرمانی اپنے شوہر کی کی ہے یہانتک کہ رجوع کرے دوسرا لفظ یہ ہے جو غلام کہ مر گیا حالت گریز مین [illegible] داخل نار ہوگا اگرچہ راہ خدا مین مارا جاوے ابن حبان کا لفظ یہ ہے اگر مر گیا تو عاصی مرا **ف** اسکا کبیرہ

صریح احادیث باب ہے حدیثین اس باب مین بکثرت آئی ہین اسلئے یہ تکبیر ظاہر ہے *

فصل

آزاد سے خدمت لینا اور اوسکو غلام بنانا کبیرہ ہے ابن عمر مرفوعًا کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہے نماز اوس شخص کی جسنے غلام بنایا کسی آزاد کو رواہ ابی داؤد وابن ماجہ خطابی نے کہا ہے اعتباد محرر کا یون ہوتا ہے کہ اوسکو آزاد کردے پھر آزادگی کو مخفی رکھے یا انکار عتق کا کرے یہ اور بھی بدتر ہے یا بعد عتق کے پکڑ رکھے اور خدمت لے انتہیٰ یا غیر کے آزاد کردہ سے خدمت لے یا زبردستی اوسکو غلام بنا دے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث سے ہے اور یہ ظاہر ہے *

فصل

باز رہنا لونڈی غلام کا خدمت سید سے اور ندینا سید کا اوسکی موونت کو اور کام لینا اوس سے زیادہ اوسکی طاقت سے اور ہمیشہ مار پیٹ کرنا اوسکو یا خصی کرنا گو صغر سن مین ہو یا کسی اور طرحکی تعذیب کرنا یا دابہ کا خصی کرنا بغیر کسی سبب شرعی کے اور تحریش کرنا بہائم مین یہ سب کبائر ہین طبرانی کا لفظ علی مرتضیٰ سے مرفوعًا یہ ہے سخت ہے غضب میرا اوسپر جسنے ظلم کیا ایسے شخص پر جسکو سوا میرے کوئی ناصر و مددگار نہین مناسب مسلم کا لفظ ابو مسعود بدری سے یہ ہے مین ایک غلام کو کوڑے مارتا تہا کسی نے پس پشت سے مجھکو پکارا مینے غصہ مین وہ آواز نہ پہچانی جب و[illegible] نزدیک ہوا دیکہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا اے ابا مسعود تو [illegible] کہ اللہ کو تجھپر زیادہ قدرت ہے بہ نسبت تیری قدرت کے اس غلام پر مینے کہا [illegible] کسی مملوک کو کبھی نہ مارونگا اور مینے اوسکو آزاد کردیا ابوداؤد کا لفظ ابن عمر سے مرفوعًا یہ ہے جسنے طمانچہ مارا مملوک کو یا اوسکو پیٹا تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو آزاد کردے

طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے مارا اپنی مملوک کو ظلماً اوسکا بدلا لیا جائیگا دن قیامت کو احمد و ابن ماجہ
کا لفظ ابو بکر صدیق سے مرفوعاً یہ ہے داخل نہو گا جنت مین بدخلق الحدیث یعنی موذی قماً لیک
کا ابو داؤد کا لفظ یہ ہے ابو ذر اپنے غلام کو اپنا سا لباس پہناتے تھے ایکبار اونہون نے بلال
بن رباح موذن رسول خدا صلعم کو عار طرف سے ماں کے دلائے تھے کیونکہ وہ اعجمیہ تھی
بلال نے حضرت سے شکایت کی فرمایا یا ابا ذر انك امرء فيك جاهلية الحديث تب سے
وہ غلام کو اپنے برابر رکھتے شیخین و ترمذی کا لفظ یہ ہے جسکے ماتحت اوسکا بھائی ہو او سکو
وہ کھلاوے پہناوے جو آپ کھاتا پہنتا ہو اور طاقت سے زیادہ کام نہ لے اگر لے تو خود
اوسکی اعانت کرے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے اطعموهم مما تاكلون واكسوهم مما تلبسون
دوسرا لفظ علی مرتضی سے مرفوعاً یہ ہے کہ آخر کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا یہ تھا الصلوة الصلوة واتقوا الله فيما ملكت ايمانكم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے فما
زال يقولها حتى ما يفيض لسانه بخاری مین آیا ہے کہ دوزخ مین گئی ایک عورت
بدلے ایک بلی کے جسکو باندھ رکھا تھا نہ چھوڑا کہ وہ خشاش ارض کو کھاتی یعنے حشرات
زمین کو ابن عباس سے مرسلاً مرفوعاً آیا ہے کہ منع کیا ہے حضرت نے تحریش کرنیسے درمیان
بہائم کے یعنی جانورون کو بھڑکا کر باہم لڑا دینا اسمین لڑانا مرغ و بٹیر و مینڈھے وغیرہ کا
بھی داخل ہے ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر سیاق احادیث ہے تحریش منجملہ تعذیب کے ہے
اذرعی نے کہا ہے کہ قتل کرنا گربہ غیر موذی کا منجملہ کبائر کے ہے اسلئے کہ ایک عورت
اسی بلی کے پیچھے آگ مین گئی اسلئے جو امر اس معنی مین ہے وہ ملحق ہے ساتھہ اوسکے انتہی
قتل کچھ شرط نہین ہے بلکہ ایذا رشدید کا بھی یہی حکم ہے جیسے ضرب سولم بعض علما نے
تصریح کی ہے کہ تعذیب حیوان کی بلا موجب اور خصی کرنا غلام کا اور عذاب دینا اوسکو براہ
ظلم و بغی منجملہ کبائر کے ہے پھر کہا کہ دست درازی کرنا ضعیف و مملوک و جاریہ و زوجہ و دابہ
پر کبیرہ ہے اللہ نے تو انکے ساتھہ احسان کرنیکا حکم دیا ہے بڑی اسارت انکے حق مین

انکا بہو کا رکہتا ہے **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہین ایک بار مین ایک حمار پر سوار تہا مینے اوسکو دو یا تین بار مارا اوسنے سر اوٹھا کر میری طرف دیکہہ کر کہا اے ابو سلیمان یہ قصاص ہے دن قیامت کو چاہے تو کم کر یا زیادہ مینے کہا آج سے پہر کبہی مین اوسکو نہ مارونگا جاندار کے نشانہ بنانے پر لعنت آئی ہے جانور کو بہوکا پیاسا رکہنا مارنے سے منع فرمایا ہے چڑیون کے بچے پکڑنے چیونٹیون کو آگ مین جلانے سے منع کیا ہے +

کتاب الجنایات

قتل کرنا مسلمان یا ذمی معصوم کا عمداً یا بہ شبہ عمد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب مراد قتل کرنا ہے نفس محترم کا **وقال تعالی** من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ایک جان کے قتل کرنے کو برابر قتل کرنے سب لوگون کے ٹہیرایا ہے مراد مبالغہ ہے تعظیم امر قتل مین ابن عباس کہتے ہین جسنے کسی نبی یا امام عادل کو قتل کیا اوسنے گویا سارے لوگون کو قتل کیا مجاہد نے کہا جسنے ایک جان حرام کو قتل کیا وہ بسبب اوس قتل کے آگ مین گہسیگا اسطرح کہ اگر سب کو قتل کرتا تو جہنم مین جاتا اور قتل مومن پر اللہ نے وعدہ خلود نار و غضب ولعنت و عذاب عظیم کا فرمایا ہے تدواجر مین بابت اس آیت کے بسط تمام کیا ہے صحاح و سنن مین مرفوعاً قتل نفس کو اکبر کبائر مین گنا ہے ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے قاتل کے لئے وعید نار کا آیا ہے گو مقتول اہل ذمہ ہو **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مدلول کتاب و سنت صحیحہ ہے اسی لئے قتل عمد کو بالاجماع کبیرہ کہا ہے اختلاف اسمین ہے کہ بعد شرک کے اکبر کبائر کیا ہے صحیح منصوص یہ ہے کہ اکبر کبائر بعد شرک کے یہی قتل النفس ہے یا زنا شبہ عمد کی تصریح بابت کبیرہ کے ہروی و شریح و رویانی نے کی ہے رافعی بہی اسی طرف گئے ہین حدیث مین آیا ہے

دو مسلمان تلوار کھینچکر آمنے سامنے ہوتے ہین تو قاتل و مقتول دونون جہنم مین جائینگے مقتول اسلئے کہ وہ بھی حریص تھا قتل پر اپنے صاحب کے ہان قتل کرنا اہل بغی کا یا دفع کرنا قاتل کا اپنی جان سے اور اپنے حریم سے داخل اس وعید مین نہین ہے ❊

فصل خودکشی کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تقتلوا انفسکم **الی قولہ** ومن یفعل ذلک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا یعنی بعض تمھارے بعض کو قتل نکرین یا مراد نہی ہے خودکشی سے حقیقۃً اور یہی ظاہر ہے اگرچہ قول اول ابن عباس سے منقول ہے قصہ عمرو بن عاص مین آیا ہے کہ انکو غزوہ ذات السلاسل مین احتلام ہوگیا تھا خوف سے سردی کے غسل نہ کیا تیمم کرکے نماز پڑہائی جب حضرتؐ نے پوچھا تو اسی آیت سے استدلال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہ فرمایا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عمرو نے تاویل اس آیت کی خودکشی پر کی نہ غیر کشی پر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہ فرمایا صحیحین مین ابو ہریرہ سے آیا ہے جسنے گرایا آپ کو پہاڑ پر سے پھر قتل کیا اپنی جان کو وہ نار جہنم مین ہوگا گرا کریگا اوسمین ہمیشہ اور جسنے زہر پیکر جان دی وہ زہر اوسکے ہاتھ مین ہوگا ہمیشہ اوسکو جہنم مین پیا کریگا اور جسنے اپنی جان کسی لوہے یا تیز چیز سے قتل کی وہ اوسکو ہمیشہ جہنم مین بھونکا کریگا **حکایت** ایک آدمی کے زخم لگا تھا اوسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے جلدی کی ساتھ اپنی جان کے بینے اوسپر جنت کو حرام کردیا شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے ذبح کیا اپنی جان کو وہ معذب ہوگا دن قیامت کے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح آیت و حدیث سے ہے اگرچہ کسی نے ساتھ اسکے تعرض نہین کیا ہے اور یہی ظاہر ہے ❊

فصل

مدد کرنا قتل محرم یا مقدمات قتل پر یا حاضر ہونا وقت قتل کے اور باوجود قدرت کے دفع نکرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ کا لفظ ابو ہریرہ سے مرفوعًا یہ ہے جسنے اعانت کی قتل مومن پر اگرچہ آدہی بات سے ہو وہ ملیگا اللہ سے اور لکہا ہوگا درمیان اوسکی دونون آنکہون کے یہ ناامید ہے رحمت خدا سے طبرانی و بیہقی کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ نہ کہڑا ہو کوئی تم مین اوس جگہہ جہان کوئی شخص ظلم سے قتل کیا جاتا ہے کیونکہ لعنت اوترتی ہے وہان کے حاضرین پر اگر دفع نکرین اوس سے طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے جسنے زخمی کیا پشت کو کسی مسلمان کی ناحق ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اوس پر غضبناک ہوگا **ف** یہ احادیث دلیل ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے مگر حلیمی اسکو صغیرہ کہتے ہین لکن زواجر مین تائید کبیرہ کی اور تضعیف قول مذکور کی لکہی ہے اور کہا ہو قال و جہ بل الصواب ما ذکرتہ +

فصل

مارنا کسی مسلمان و ذمی کا بغیر کسی مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث طبرانی مذکور دوسرا لفظ یہ ہے ظہر المومن حمی الا بحقہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ قید مسلم کی آئی ہے لکن کچہہ فرق درمیان مسلم و ذمی کے نظر با یذا دہی نہین ہے اگرچہ حلیمی خدشہ و ضربہ کو صغیرہ کہتے ہین اسیلیے اذرعی نے حلیمی پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے ینبغی ان تلحقا بالکبائر انتہی +

فصل

ڈرانا مسلمان کو اور اشارہ کرنا طرف اوسکے ہتھیار وغیرہ سے گناہ کبیرہ ہے عامر بن ربیعہ کہتے ہین ایک آدمی نے ایک شخص کی پاپوش دل لگی سے لیکر چھپا دی اسکا ذکر حضرت سے ہوا فرمایا تم ست ڈراؤ مسلمان کو مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابو الشیخ ابن حیان طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن ندے اوسکو افزاع یوم القیامت سے ابو الشیخ وطبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے نظر کی طرف کسی مسلمان کے ڈراتا ہے اوسکو ناحق تو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے **حکایت** ایک آدمی سوتا تھا ایک شخص نے اوسکے سرہانے سے رسی لے لی وہ ڈر کر جاگ پڑا اوسپر حضرت نے فرمایا لا یحل لمسلم ان یروع مسلما یعنی مسلمان کا مسلمان کو اسطرح ڈرانا حلال نہین ہے رواہ ابو داؤد والطبرانی بسند ثقات مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے کسی ہتھیار سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک کہ باز آوے گو اوسکا حقیقی بھائی ہو ایک ماں باپ سے **ف** انکا کبیرہ ہونا صریح حدیث ہی جب ترویع سے ایسا خوف حاصل ہو جسکا تحمل عادتاً شاق وعادتاً غیر محمول ہے تو ترویع حرام ہوگی اور اگر وہ خوف موُدی ہے طرف مضرت بدن یا عقل کے تو کبیرہ ہے مگر معلوم نہین کہ کسینے ساتھ اسکے تعرض کیا ہو انتہی بعض ترویع ایسی ہوتی ہے جس سے آدمی ڈر کر مرجاتا ہے اوسکو اگر اکبر کبائر کہا جائے تو ہو سکتا ہے اسلئے کہ قتل مسلم کبیرۂ شدیدہ ہے واللہ اعلم ٭

فصل

سیکھنا سکھانا جادو کرانا ایسے سحر کا جسمین کفر نہین ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر الایات ان آیتون مین دلالات ظاہرہ ہین

قبیح سحر پر کہ وہ کفر ہے یا کبیرہ زواجر مین اس جگہ کلام کیا ہے سحر زمانہ سلیمان علیہ السلام پر اور یہ کہ سحر کسکو کہتے ہین اور سحر کی کچھ حقیقت ہے یا نری تخییل ہے پھر کہا ہے کہ سحر کی حقیقت ہوتی ہے گو بعض سحر تخییل ہوتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک یہودی نے سحر کیا تھا اوسکا اثر ظاہر ہوا پھر سات انواع سحر کے ذکر کرکے یہ بحث کی ہے کہ کون نوع سحر کی کفر ہے اور کون نوع کبیرہ ہے پھر علما کا اختلاف بیان کیا ہے ساحر کی حد قتل کرنا ٹھیرائی ہے یہی سنن احادیث مین بھی آئی ہے منتحل سحر کو شیطان مرید جبار عنید کہا ہے صحیحین مین سحر کو بجملہ سبع موبقات کے ذکر فرمایا ہے **ف** انکو جلال بلقینی نے کبائر مین گنا ہے یہ کبیرہ صریح آیت وحدیث صحیح ہے بعض اہل علم نے جملہ انواع سحر کو کفر کہا ہے تو اب کبیرہ ہونے مین کیا تامل ہے انتہی بے شبہ اکثر انواع سحر کے کفر ہوتے ہین الا ما شاء اللہ تعالی +

فصل

کہانت عرافت طیرہ طرق تنجیم عیافت اتیان کاہن اتیان عراف اتیان طارق اتیان منجم اتیان ذی طیرہ یا ذی عیافت یہ بارہ امور کبائر ہین **قال تعالی** ولا تقف ما لیس لک بہ علم الآیہ یعنی جو بات تجھے معلوم نہین ہے تو مت کہہ تیرے حواس سے سوال ہوگا اور فرمایا ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول معلوم ہوا کہ سوا اللہ کے کوئی غیب دان نہین ہے زواجر مین کہا ہے فہو المنفرد بعلم المغیبات علی الاطلاق کلیہا و جزئیہا و فی غیرہ عمران بن حصین مرفوعًا کہتے ہین جسنے بدفالی لی یا اوسکے لئے لی گئی یا کہانت کی یا کہانت کی گئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا یا پاس کاہن کے آیا وہ کافر ہے اوس چیز کا جو محمد پر اوتری ہے رواہ البزار باسناد جید طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے تصدیق کی کاہن کی وہ کافر ہوا مسلم کا لفظ یہ ہے جو پاس عراف کے آوے اور تصدیق کی اوسکی قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس دن دوسرا لفظ یہ ہے کہ مصدق عراف یا ساحر یا کاہن کا فر ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت وطیرہ

وطرق جبت سے ہے **ف** انکا کبائر گننا صریح احادیث باب ہے اگرچہ تصریح بعض کی نظر نہین آئی اسلئے کہ ملخذ ان سب مین واحد ہے **کاھن** وہ ہے جو خبر دیتا ہے بعض مضمرات کی اور زعم رکھتا ہے کہ یہ خبر اوسکو ذریعہ جن کے ملتی ہے یا وہ شخص ہے جو خبر غیب کی زمانہ مستقبل مین بتاتا ہے اور مدعی علم غیب کا ہے عراف وہ ہے جو ادعا معرفت امور کا مقدمات سے کرتا ہے اور اسباب سے استدلال مواقع امور پر لاتا ہے جیسے یہ بتانا کہ مال چوری کا یا جانور گم شدہ فلان جگہہ مین ہے طرق کہتے ہین زجر طیر کو کہ اوس سے یمن یا شوم کا استنباط کرین اگر وہ داہنی طرف اوڑا تو مبارکی ہے اور جو بائین طرف اوڑا تو نامبارکی ہے یا مراد طرق سے ضرب بالحصی ہے تو یہ ایک نوع تکہن کی ہے علم نجوم مین دعوی معرفت حوادث آیندہ کا ہوتا ہے جیسے مجی مطر وقوع ثلج ہبوب ریاح تغیر اسعار وغیرہ اسکو اقتران وافتراق کواکب سے دریافت کرتے ہین سو یہ ایک ایسا علم ہے جو خاص بخدا ہے سوا اوسکے کوئی نہین جانتا جو کوئی اسکا دعوی کرے وہ فاسق ہے بلکہ یہ دعوی اوسکا مؤدی بکفر ہو جاتا ہے **ف** ان کبائر کا بیان اور شرک وکفر ہونا انکا رسالۂ دعایۃ الایمان مین بہ بسط مناسب لکھا گیا ہے شرک وکفر پر اطلاق کبائر کا بطریق تنزل کے ہوتا ہے ورنہ یہ کبائر مثل دیگر سیئات کے نہین ہین جنسے انسان فقط عاصی وآثم ہو جاوے بلکہ یہ کبائر ایسے ہین کہ باوجود ادعاء اسلام وایمان کے آدمی کو حقیقت ایمان واسلام سے باہر نکال کر دائرہ کفر وشرک مین پہانس کر بالکل جنت ومغفرت سے محروم اور مستحق جہنم کا بنا دیتے ہین کلمہ کہنا اور نماز روزہ وغیرہ اوسکا سب برباد جاتا ہے *

باب البغاۃ

بغی یعنے خروج کرنا امام پر اگرچہ جائز ہو ساتھہ تاویل کے جسکا بطلان یقینی ہے یا بلا تاویل کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لہم عذاب الیم مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے وحی کی ہے

مجکو یہ کہ تم تواضع کرو یہانتک کہ بغی نکرے کوئی شخص کسی شخص پر اور فخر نکرے کوئی کسی شخص پر ترمذی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ لائق تر ساتھہ تعجیل عقوبت کے دنیا مین علاوہ آخرت کے بغی و قطیعت رحم سے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے لیس شئ مما عصی اللہ بہ ھو اعجل عقابا من البغی **قال تعالی** ان قارون کان من قوم موسی فبغی علیہم اس بغی کی سزا قارون کو یہ ملی تھی کہ زمین مین دہس گیا یہ بغی کبر تہا یا کفر یا طول جامہ بقدر ایک بالشت کے یا ظلم کرنا بنی اسرائیل پر حکم فرعون سے **ف** بعض نے اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح کی ہے کیونکہ اسمین مفاسد لاتحصی ہین اسکا شر متعدی ہوا کرتا ہان جو خارج بتاویل ظنی البطلان ہے او سکے لیے ایک طرح کا عذر ہوسکتا ہے اسی لئے اونکے مدبر کو قتل نہین کیا جاتا ہے ✤

فصل

توڑ دینا بیعت امام کا بسبب فوت ہونے کسی غرض دنیوی کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین بروایت ابوہریرہ مرفوعاً آیا ہے ورجل بایع اماما لایبایعہ الا للدنیا فان اعطاہ منھا وفی وان لم یعطہ منھا لم یف یعنی اگر بیعت سے دنیا ملی تو خیر ورنہ وفا نہین کرتا اسکی سزا حدیث مذکور مین یہ آئی ہے کہ اللہ دن قیامت کو اوس سے بات نکریگا اور نہ اوسکی طرف دیکھیگا اور نہ اوسکو پاک کریگا بلکہ اوسکے لئے تو عذاب الیم ہوگا ابن ابی حاتم کا لفظ علی سے یہ ہے کہ منجلہ کبائر کے ایک نکث بیعت بہی ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث واثر مذکور ہے اسکی تصریح بہت سے متاخرین نے کی ہے کیونکہ اسپر مفاسد کثیرہ مترتب ہوتی ہین **ف** جو بیعت توبہ ہاتھہ پر اہل علم و معرفت کے کیجاتی ہے اوسکا توڑنا بہی کبیرہ ہے اسلیے کہ وہ درحقیقت توبہ شکنی ہے اور توبہ شکنی کبیرہ ہوتی ہے لکن زواجر مین اس بیعت خاص کا ذکر نہین کیا ہے حالانکہ یہ کبیرہ لائق ذکر کے تہا ✤

باب امامت عظمیٰ کا

والی امامت یا امارت ہونا باوجود خیانت نفس یا عزم خیانت کے اور سوال کرنا اسکا اور خرچ کرنا مال کا باوجود علم یا جزم مذکور کے گناہ کبیرہ ہے حدیث عوف بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون امارت سے مینے پکار کر کہا وہ کیا ہے امی رسول خدا فرمایا اول اوسکا ملامت ہے دوسری ندامت ہے تیسرے عذاب ہے دن قیامت کو مگر جسنے عدل کیا اور وہ کیونکر عدل کریگا ساتھ اپنے اقربار کے رواہ البزار والطبرانی بسند صحیح احمد کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو والی ہو دس شخص یا زیادہ کا مگر آویگا پاس اللہ کے دن قیامت کو مغلول ہوکر ہاتھ اوسکے گردن سے بندھے ہونگے مسلم کا لفظ یہ ہے ابوذر سے کہا امارت دن قیامت کو رسوائی و پشیمانی ہے مگر جسنے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا حق اوسکا دوسرا لفظ یہ ہے تو حکم نکر دو آدمیون پر یہی مقدام بن معدیکرب سے فرمایا افلحت ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داؤد طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے اول امارت کا ندامت ہے اوسط اوسکا غرامت ہے آخر اوسکا عذاب یوم القیامت ہے اسکی سند حسن ہے عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین مین سے وہ کھڑا کیا جاویگا دن قیامت کو جسر جہنم پر اگر محسن ہے نجات پائیگا اگر مسیئی ہے تو وہ جسر پھٹ جائیگا اور وہ ستر برس تک گرتا چلا جاویگا رواہ الطبرانی یہ حدیث ابوذر سے بھی مروی ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے اگرچہ اوسکی تصریح نہین دیکھی

فصل

والی کرنا کسی جائر یا فاسق کا امور مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے ابوبکر صدیق مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین سے پھر امیر کیا اوسنے اوپر کسی کو محابات سے اوسپر لعنت ہے

لعنت ہے اللہ کی قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو جہنم
مین رواہ الحاکم واحمد مراد محابات سے یہہ ہے کہ اپنے دوست یا قریب کو حاکم
بناوے ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو ایک جماعت مین سے اور اونمین
ایسا شخص ہے جس سے اللہ زیادہ راضی ہے تو اوسنے خیانت کی اللہ و رسول و مومنین
کی رواہ الحاکم **ف** اسکا کبیرہ ہونا حدیث اول سے جسمین لعنت آئی ہے ظاہر ہے
اسی طرح دوسری حدیث سے بہی اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکہی پہر دیکہا کہ بعض نے
یہ تصریح کی ہے کہ قاضی اور امام کرنا غیر قابل کا اپنے اہل قرابت یا صحبت مین سے کبیرہ ہے

فصل

معزول کرنا صالح کا اور والی کرنا کم رتبہ کا گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکی طرف اشارہ
کیا ہے اور حدیث فامر علیہم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ سے استدلال فرمایا ہے

فصل

جور وستم کرنا امام یا امیر یا قاضی کا اور دہوکا دینا رعیت کو اور رعایا چہوڑنا اونکی قضاء حوائج
سے جسکی طرف وہ مضطر ہین گناہ کبیرہ ہے خواہ خود احتجاب کرے یا نائب اوسکا حدیث ابن مسعود
مین مرفوعاً آیا ہے کہ اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو امام جائر ہوگا رواہ الطبرانی باسناد
ثقات بزار کا لفظ باسناد جید امام ضلالت ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ دشمن رکہتا ہے
امام جائر کو مسلم کا لفظ ملک کذاب ہے یعنی جہوٹا بادشاہ حاکم کا لفظ طلحہ بن عبید اللہ سے
یہ ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز امام جائر کی ابو یعلی وطبرانی واحمد کا لفظ باسناد جید یہ ہے
انس نے کہا حضرت نے در کعبہ پر کہڑے ہوکر فرمایا ائمہ قریش مین سے ہوتے ہین میرا
حق ہے تمپر اور اونکا حق ہے تمپر مثل اسکے جب تک کہ وہ وقت طلب رحم کے رحم کرین

اور عہد کو وفا کرین اور حکم مین عدل کرین پہر جو کوئی یہ نکرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ اور
سارے خلق کی اِس باب مین بہت سی وعیدات شدیدات آئی ہین جنکا ذکر زواجر مین کیا ہے
ف ان تینون کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے ہے اگرچہ تصریح اونکی نہین دیکہی صحیحین
مین آیا ہے ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ
الا حرم اللہ علیہ الجنۃ یعنی حاکم خائن پر جنت حرام ہے بعض نے جور حکام اور اونکے
غش واحتجاب کو اہل حاجات ومسکنت سے کبائر گنا ہے +

فصل

ظلم کرنا سلاطین وامرا و قضاۃ کا کسی مسلمان یا ذمی پر جیسے مال کہا جانا مارنا گالی دینا مظلوم
کی مدد باوجود قدرت کے نکرنا ظالمون کے پاس جانا اونکے ظلم سے راضی رہنا اونکی مدد ظلم پر
کرنا سعایت باطلہ اونکے پاس لیجانا یہ سب امور کبائر ذنوب ہین قال تعالی ولا تحسبن
اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار وقال تعالی
سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وقال تعالی ولا ترکنوا الی الذین
ظلموا فتمسکم النار مراد رکون سے سکون ومیل کرنا ہے طرف ظالم کے محبت سے ابن عباس
نے کہا ہے تم اونکی طرف نہ جہکو محبت ونرم گفتگو ومودت سے سُدی وابن زید نے کہا ہے کہ
مداہنت نکرو عکرمہ نے کہا ہے اونکے مطیع ودوستدار نہ بنو ابو العالیہ نے کہا ہے اونکے
اعمال سے راضی نہو ظاہر یہ ہے کہ مراد آیت شریف سے یہ سب معنی ہین وقال تعالی
احشروا الذین ظلموا وازواجھم مراد ازواج سے اشباہ واتباع ظلمہ ہین جو ظالمون کے
ہم پیالہ ہم نوالہ ہم مقالہ رہتے ہین صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے الظلم ظلمات
یوم القیامۃ مسلم مین اللہ پاک سے آیا ہے کہ اے بندو میرے مینے حرام کیا ہے ظلم کو
اپنی ذات پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے سو ظلم نکرو تم ایک دوسرے پر الحدیث

طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے دو گروہ ہین میری امت کے اونکو میری شفاعت نہ پہنچیگی امام ظلوم غشوم اور ہر خائن سارق مسلم کا لفظ یہ ہے تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا جسکے پاس درہم و متاع نہو فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آویگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوۃ لیکر کسی کو اوسنے گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسیکو مار اپیٹا ہے اسکے حسنات اونکو دینگے اگر حسنات نہ رہینگے تو اونکے خطایا اسپر ڈالینگے پھر وہ جہنم مین پھینکدیا جاویگا **ف** زواجر مین احادیث ظلم و ذم ظلمہ و امارت سفہا وغیرہم کو مطابق ترجمۃ الباب کے جمع کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان پانچون امر کا کبائر ہونا صریح آیات و احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ بجز امر اول و اخیر کے اور امور کی تصریح ہمنے نہین دیکھی ہے پھر ہر ایک امر کا کبیرہ ہونا ثابت کیا ہے +

فصل جگہ دینا اہل احداث کو گناہ کبیرہ ہے

مراد محدثین سے وہ لوگ ہین جو کوئی مفسدہ برپا کرتے ہین جسکے سبب سے اونکو امر شرعی لازم آتا ہے **ف** اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح جلال بلقینی نے بحدیث علی مرتضیٰ جو نزدیک مسلم کے ہے کی ہے +

کتاب الردۃ

کسی مسلمان کو کافر یا عدو اللہ کہنا بطور دشنام وہی کے نہ اسلئے کہ اسلام کا نام کفر رکھا ہے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا عدو اللہ کہا تو یہ کہنا اوسی پر پھر آتا ہے دوسری روایت یہ ہے من رمی مومنا بکفر فھو کقتلہ **ف** یہ وعید بہت سخت ہے یعنے رجوع کفر کا قائل پر اور برابر ہونا اوسکا ساتھ قتل کے اگر یہ کہنا اسلئے ہے کہ اوسکو بجہت اسلام کے موصوف بکفر کیا ہے اور مقتضی عداوت

خدا کا ٹھیرایا ہے تو کفر ہے اور اگر نری گالی دی ہے تو کبیرہ ہے بعض علما نے زعمی مسلم بکفر کو کبائر مین شمار کیا ہے بعض متاخرین کے نزدیک سلبہ اللہ الایمان اور مثل اسکے کہنا کفر ہے +

کتاب الحدود

سفارش کرنا کسی حد مین حدود خدا سے گناہ کبیرہ ہے ابن عمرؓ کہتے ہین حائل ہوئی جسکی شفاعت کسی حد مین حدود خدا سے اوسنے ضد باندہی اللہ سے رواہ ابی داؤد والطبرانی بسند جید دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے وہ ہمیشہ غضب خدا مین ہے یہانتک کہ باز رہے یہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے جنکو زواجر مین ذکر کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث باب سے اگر چہ کسی نے ذکر اسکا نہین کیا ہے کیونکہ ترک اقامت حد مین مفاسد عظیمہ ہین +

فصل

کسی مسلمان کی ہتک حرمت کرنا اور اوسکے عیبون کی جستجو کرنا لوگون مین اوسے ذلیل کرنیکو گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ نے بسند حسن ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسنے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی مسلمان کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے ترمذی کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے ست ایذا دو مسلمانون کو جستجو نکرو اونکے عیبون کی جو کوئی تلاش کریگا عیب اپنے بھائی کا تلاش کریگا اللہ عیب اوسکے اور جسکے عیب اللہ نے تلاش کئے قریب ہے کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکی منزل کے ابن حبان کا لفظ یہ ہے لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تطلبوا عثراتھم الحدیث ابوداؤد کا لفظ معاویہ سے مرفوعاً یہ ہے تو اگر جستجو کریگا عیب لوگون کے تو تو اونکو بگاڑ دیگا یا قریب افساد کے کر دیگا **ف** اسکا کبیرہ گنا ظاہر احادیث باب ہے شافعیہ کہتے ہین زانی اور ہر مرتکب معصیت کو مستحب ہے کہ اپنے گناہ کو چھپا دے ظاہر نکرے کہ حد و تعزیر تک نوبت پہنچے بدلیل حدیث حاکم و بیہقی کے باسناد جید

من اتی شیئا من هذہ القاذورات فلیستر بستر اللہ تعالی فان من ابدی لنا صفحتہ اقمنا علیہ الحد یہ بات حقوق خدا مین ہے بخلاف قتل یا قذف کے کہ اوسکا اقرار کرنا لازم ہے تاکہ استیفاء حق آدمی کیا جائے بخلاف تحدث بمعصیت کے جو بطور تفکہ و مجاہرت کے کیجاتی ہے کہ یہ قطعا حرام ہے بدلیل اخبار صحیحہ **ف** لہذا سکوت کرنا درست ہے یعنے اگر ترک شہادت مین مصلحت دیکھے تو گواہی ندے اور نہ دیکھے تو گواہی دے یہ ترک اوسدم مندوب ہے جبکہ غیر پر حد واجب ہوتی ہو ورنہ اگر تین نے گواہی زنا کی دی ہے اور چوتھا توقف کر دیگا تو اونکو گواہی دینا لازم آوے گا ۔

فصل

اظہار زینت صلحا رکا ملا مین اور انتہاک محارم کا گو صغائر ہون خلا مین گناہ کبیرہ ہے توبان کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مین جانتا ہون اون قومون کو اپنی امت مین سے جو آوینگے دن قیامت کو اعمال لیکر برابر جبال تہامہ کے چمکتے ہوئے اللہ اونکو ہبار منثور کر دیگا توبان نے کہا بیان فرمائیے وہ کون لوگ ہین فرمایا تمہارے بھائی ہمارے ہی گوشت پوست ہین رات کو تمہاری ہی طرح کام کرتے ہین لکن جب تنہا ہوتے ہین ساتھ محارم خدا کے تو ہتک کرتے ہین رواہ ابن ماجۃ بسند رواتہ ثقات **ف**

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند		چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

بزار و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ مہر پایہ عرش سے لٹکتی ہے سو جب کسی حرمت کا ہتک ہوتا ہے اور معاصی عمل مین آتے ہین اور اللہ پر جرات کیجاتی ہے تو اللہ اوس مہر کو بھیجکر اوس شخص کے دل پر لگا دیتا ہے پھر وہ شخص بعد اوسکے کچھ نہین سمجھتا دوسرا لفظ بزار کا یہ ہے مین پکڑے ہون تمہاری کمر کو اور کہتا ہون بچو تم جہنم سے اور بچو تم حدود سے جب مین مرجاؤنگا تو تمکو چھوڑ جاؤنگا حدیث شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ غیرت دار ہے اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن

وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا کیونکہ جسکی عادت یہ ہے کہ حسن ظاہر سے قبیح کو چھپاتا ہے تو اوسکا ضرر عظیم ہوتا ہے وہ مسلمانون کو گویا اغوا کرتا ہے خوف وتقوی کی رسی اوسکی گردن سے کھل گئی ٭

فصل

مداہنت کرنا اقامت مین کسی حد کی حدود سے کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک حد جو زمین پر قائم کیجاتی ہے بہتر ہے واسطے اہل ارض کے تیس دن پانی برسنے سے احمد وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ باران چہل روز سے بھی بہتر ہے صحاح ستہ مین قصہ سفارش کرنے اسامہ بن زید کا شان مخزومیہ مین آیا ہے حضرت نے اسامہ سے کہا اتشفع فی حد من حدود اللہ پہر خطبہ پڑھا اور کہا تمسے پہلے کے لوگ اسی طرح ہلاک ہوئے کہ اون مین جب کوئی شریف چوری کرتا اوسکو چھوڑ دیتے جب کوئی وضیع چوراتا تو اوسپر حد قایم کرتے واللہ اگر فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالون **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث اخیر سے ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا سو جبکہ شفاعت کرنا حد مین کبیرہ ہے تو پھر اوس حاکم کا کیا حال ہوگا جو براہ مداہنت وتساہل کسی حد شرعی کو ترک کردیگا

فصل زنا گناہ کبیرہ ہے

اعاذنا اللہ منہ **قال تعالی** ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا **و** **قال تعالی** واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم **الی قولہ** واللذان یاتیانہا منکم فاذوہما **وقال تعالی** ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم من النساء الآیہ پہلے زنا کو فقط فاحشہ وبدراہ کہا تھا پچھلے زنا کو مقت بھی فرمایا اسلئے کہ یہ افحش واقبح ہے کیونکہ باپ کی جورو مثل مان کے ہوتی ہے اور مان سے نکاح کرنا بڑے

کی بیحیائی وقباحت ہے حتے کہ اہل جاہلیت بہی اوسکو اقبح معاصی جانتے تھے مراتب قبح کے تین
ہوتے ہین عقلی شرعی عادی فاحشۃ اشارہ ہے طرف نوع اول کے مقتًا طرف نوع ثانی کے
ساء سبیلا طرف نوع ثالث کے سو جس کسی مین یہ سب قبائح جمع ہوئے وہ نہایت درجۂ قبح کو
پہنچ گیا مراد فاحشۃ سے اس جگہہ بالاجماع زنا ہے زنا مین چار گواہ اسلئے رکھے ہین کہ مدعی پر
تغلیظ اور عباد پر ستر ہو یہی حکم توریت و انجیل مین بہی ہے حدیث مین آیا ہے جب مرد پاس
مرد کے گیا تو وہ دونون زانی ہین اور جب عورت پاس عورت کے گئی تو وہ دونون زانیہ ہین
ثیب مرجوم ہے اور بکر مجلود زنا مین چہ باتین ہین دنیا مین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہے محتاجی
آتی ہے عمر کم ہوتی ہے آخرت مین اللہ کا غصہ اور سوء حساب اور عذاب نار ہے زن ہمسایہ سے
زنا کرنا اور بہی زیادہ بدتر ہے اس بارہ مین تغلیظ شدید آئی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ طرف
شیخ زانی اور عجوز زانیہ کے نظر نکریگا بزار کا لفظ باسناد جید یہ ہے کہ شیخ زانی جنت مین نہ جائیگا
شیخین کا لفظ یہ ہے زانی وقت زنا کے مومن نہین ہوتا ہے صحاح و سنن کا لفظ یہ ہے کہ
حلال نہین ہے خون کسی مسلمان کا مگر ثیب زانی کا الخ طبرانی کا لفظ یہ ہے زانیون کے منھ
آگ سے بہڑکتے ہونگے حضرت نے مرد و عورت زناۃ و زوانی کو تنور آگ مین برہنہ دیکہا تھا
یہ قصہ حدیث مین مفصل آیا ہے زنا کو ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے حدیث ابو موسی مین آیا ہے
مدمن خمر کو نہر غوطہ سے پانی پلائینگے پوچہا نہر غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو شرمگاہ زنان
مومسات سے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے مومسات کہتے ہین کسبیون کو
خرائطی کا لفظ یہ ہے مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہے اسمین شک نہین کہ زنا نزدیک اللہ
پاک کے اشد و اعظم ہے شرب خمر سے بیہقی کا لفظ یہ ہے جب مین معراج مین گیا میرا گذر کچہہ
مردون پر ہوا جنکی کہال آگ کی قینچیون سے کتری جاتی تہی مینے کہا یہ کون لوگ ہین جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو زنا کرنیکے لئے بنتے ٹہنتے تھے پہر مین ایک کنوئین پر گذرا اوس سے
بہت بڑی بدبو آتی تہی وہان سخت آوازین سنین پوچہا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین جو

واسطے زنا کے آرایش کرتی نہین اور اونکے وہ فعل تھے جو اونکو حلال نہ تھے احمد کا لفظ باسند حسن یہ ہے میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ اونمین رواج زنا کا نہوگا جب رواج ہوگا تو قریب ہے کہ اللہ اون سب کو عذاب کرے **ف** اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے مطلق زنا قتل سے بڑھکر ہوتا ہے چہ جائے زنا بزن ہمسایہ کے کہ وہ اقبح انواع فاحشہ ہے احیاء العلوم مین زنا کو لواط سے بھی اکبر کہا ہے کیونکہ زنا مین شہوت جانبین سے داعی ہوتی ہے اس وجہ سے زنا کثیر الوقوع عظیم الضرر ہوتا ہے انساب مین اختلاط پڑتا ہے اور لواط مین داعیہ شہوت کا جانبین سے نہین ہوتا ہے انتہی زنا ہر چند ساتھہ زن ہمسایہ کے اور ساتھہ ذات رحم اور اجنبیہ کے کبیرہ ہے لکن ماہ رمضان اور بلد حرام مین فاحشہ عظیمہ ہے اور اعظم زنا علی الاطلاق زنا ساتھہ محارم کے ہے حاکم کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی واقع ہوا ذات محرم پر اوسکو قتل کرو زنا کے مراتب مین زنا ساتھہ اجنبیہ کے جسکا شوہر نہین ہے عظیم ہے اس سے اعظم تر وہ زنا ہے جو شوہر والی سے کیا جاتا ہے اوس سے بڑھ کر وہ زنا ہے جو محرم کے ساتھہ ہوتا ہے زنا ثیب کا اقبح تر ہے زنا بکر سے بدلیل اختلاف حدود کے اور زنا شیخ کا بوجہ کمال عقل کے اقبح تر ہوتا ہے زنا شاب سے اور زنا آزاد و عالم کا اقبح تر ہے زنا قن و جاہل سے *

فصل

لواط کرنا اور بہیمہ کے پاس جانا اور عورت اجنبیہ کے دبر مین آنا گناہ کبیرہ ہے جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا ڈر مجکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے جب کثرت سے لوطیت ہوگی تو اللہ اپنا ہاتھہ خلق سے اوٹھالیگا پروا نکریگا کہ کس جنگل مین وہ ہلاک ہوئے دوسرا لفظ طبرانی کا بسند صحیح یہ ہے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا کام کرے تین بار یون ہی فرمایا ابن حبان وبیہقی کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ اوسپر جو عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا تین بار اسیطرح کہا

دوسرا لفظ طبرانی وبیہقی کا یہ ہے چار آدمی ہین جو صبح وشام کرتے ہین اللہ کے غضب وسخط
مین اونمین ایک وہ ہے جو پاس بہیمہ کے آتا ہے اور پاس مردون کے جاتا ہے یعنی فاعل ہے
اور لوطی ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ وبیہقی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جسکو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم
لوط کا کرتا ہے تو قتل کرو فاعل ومفعول دونون کو ابوداؤد وغیرہ کا لفظ یہ ہے من اتی بهیمة
فاقتلوه واقتلوها معہ طبرانی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین جنکی شہادت لا الہ الا اللہ قبول
نہین ہوتی ہے راکب مرکوب راکبہ مرکوبہ امام جائر ترمذی ونسائی وابن حبان کا لفظ یہ ہے
نظر نہین کرتا اللہ طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس مرد یا عورت کے اوسکی دبر بین احمد و
بزار کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ یہ لوطیت صغریٰ ہے یعنی مرد کا پاس عورت کے اوسکی دبر مین جانا
ابو یعلی کا لفظ باسناد جید یہ ہے تم شرماؤ اللہ بیان حق سے نہین شرم کرتا مت آؤ پاس عورتون
کے اونکی ادبار مین طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہی عن محاشی النساء دارقطنی کا لفظ
یہ ہے لا یحل ما تاك فی حشوشهن طبرانی کا لفظ یہ ہے لعن اللہ الذین یاتون النساء
فی محاشهن دوسرا لفظ طبرانی کا بسند ثقات یہ ہے من اتی النساء فی اعجازهن فقد کفر
ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع امرأة فی دبرها احمد کا لفظ یہ ہے
ملعون من اتی امرأة فی دبرها اسکے سوا اور بہت حدیثین اس باب مین آئی ہین +

ف ان تینون کا کبائر ہونا مجمع علیہ ہے اللہ نے انکا نام فاحشہ وخبیثہ رکھا ہے
اگلی امتون پر جو عقوبت اس گناہ پر کی تہی اوسکا ذکر فرمایا ہے صحابہ کا اجماع ہے قتل
فاعل پر گو کیفیت قتل مین اختلاف ہے ابو ہریرہ نے کہا ہے من اتی صبیا فقد کفر +
ابن عباس نے کہا ہے لوطی جب بغیر توبہ کے مرجاتا ہے تو قبر مین مسخ ہوکر سور ہوجاتا ہے
کہا ہے کہ لوطی تین طرح کے ہوتے ہین ایک فقط نظرباز ہین دوسرے مصافحہ کرتے ہین تیسرے
یہ کام کرتے ہین حسن بن ذکوان نے کہا ہے تو اولاد اغنیاء کے پاس مت بیٹھ اونکی صورتین
مثل کواری لڑکیون کے ہین اونکا فتنہ عورتون کے فتنے سے سخت تر ہے سبت سے علما نے

خلوت کو ساتہ امرد کے گہر دکان مین حرام کہا ہے +

فصل مساحقت کرنا عورتون کا گناہ کبیرہ ہے

مساحقت یہ ہے کہ عورت عورت سے ویسا کام کرے جیسا کہ مرد مرد سے کرتا ہے اسکو بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے بدلیل حدیث السحاق زنا النساء بینھن وبدلیل حدیث راکبہ ومرکوبہ +

فصل

وطی کرنا شریک کنیز کا کنیز مشترکہ سے یا زوج کا زوجہ مردہ سے یا وطی کرنا نکاح مین بلا ولی وشہود کے یا نکاح متعہ مین یا وطی کرنا مستاجرہ سے یا روکنا کسی عورت کا واسطے کسی مرد زانی کے یہ پانچون امر کبائر ہین اگرچہ ذکر انکا نہین دیکہا ہے لکن یہ سب ظاہر ہین گو یہ بات ہو کہ اسکا نام زنا نہ کہا جاوے اس وجہ سے کہ انپر جلد و رجم نزدیک بعض ائمہ کے نہین ہے حاصل یہ ہے کہ جو شبہ مقتضی اباحت نہین ہے وہ مفید نہین ہوتا ہے مگر رفع حد کو نہ زوال اسم کبیرہ کو اسلئے کہ یہ امر معنیً نظر بحیثیت حرمت مغلظہ زنا ہے اوسپر ترتیب فحش شنیع واختلاط انساب کی ہوتی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے جسنے کسی عورت کو ایسے شخص کے لئے روک رکہا ہے جو اوس سے زنا کریگا تو کچہ شک نہین ہے کہ اسکا مفسدہ اکل مال یتیم کے مفسدہ سے بہی اعظم ہے نہ نا یا کراہ سے زنا مباح نہین ہوتا ہے لکن اس شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے +

فصل چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ حدیث مین آیا ہے لا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن رواہ السنۃ دوسری حدیث مین آیا ہے لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ الحدیث **ف** سرقہ کا

کبیرہ ہونا متفق علیہ اہل علم ہے صریح مفاد آیت و حدیث سے حلیمی نے کہا ہے سرقہ کبیرہ ہے
لینا مال کا راہ زنی سے فاحشہ کبھی ہے چورانا شئے تافہ کا صغیرہ ہے ناحق مال لینا لوگون کا کبیرہ ہے
بالکراہ و قہر لینا فاحشہ ہے اسیطرح قمار سے مال لینا حرام ہے سارق و غاصب وغیرہما کو بابت
اوس مال کے جو ناحق لیا ہے توبہ کرنا نفع نہین دیتا ہے ہان اگر مال ماخوذ پھیر دے تو توبہ
نافع ہوگی +

فصل

راہ زنی یعنے راہ کو خوفناک کرنا گو کسی کو قتل نکرے اور کسی کا مال نہ لے گناہ کبیرہ ہے
قال اللہ تعالی انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون
فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف
او ینفوا من الارض ذلک لہم خزی فی الدنیا ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم
الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم اس آیت مین ذکر محاربہ کا ساتھ اللہ و رسول
کے کیا ہے یہی حکم محاربہ کا ساتھ جملہ مسلمین کے بھی ہے یہ آیت حق مین قطاع الطریق
کے اوتری ہے اونکی سزا اجزا کو دارین مین مشتمل ہے عام ہے حق مین ہر راہ زن صحرا و شہر
کے اوزاعی و مالک ولیث و شافعی کا یہی قول ہے بلکہ شہر مین راہزنی کرنیکا گناہ بڑا ہے
ہے اختلاف مکان سے یہ حد مختلف نہین ہوتی ہے جسطرح کہ سائر حدود کا حال یہی اسیطرح
ہے محمد و ابوحنیفہ کہتے ہین شہر کے راہزن قطاع نہین ہوتے ہین قول اول اولی ہے **ف**
اسکو ایک جماعت نے کبیرہ کہا ہے لکن بدون اوس غایت کے جو ترجمہ فصل مین مذکور ہے
مگر آیت نص ہے ترجمہ پر اسلیئے کہ اللہ پاک نے ہر نوع پر انواع سابقہ سے حکم لگایا ہے فقط
اخافت طریق کو مقرر رکھا ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض علما نے تصریح کی اس بات کی کہ مجرد
قطع طریق و اخافت سبیل ارتکاب کبیرہ ہے پھر مال کا لینا یا زخمی و مقتول کرنا تو بالاولی

کبیرہ ٹھیریگا حالانکہ غالب قطاع تارک نماز ہوتے ہین مال ماخوذکو خمر و زنا وغیر ذلک مین صرف کرتے ہین

فصل

پینا شراب کا مطلقاً اور دیگر مسکرات کا اگرچہ ایک ہی قطرہ کیون نہو اگر شافعی مذہب ہے اور عصر و اعتصار خمر کا اور مسکر کا اور لادنا لادینا واسطے شرب یعنی کے اور بیع و شرا کرنا اور اوسکی قیمت کہانا اور واسطے پینے کے طلب کرنا اور خمر یا مسکر کا رکہہ چھوڑنا یہ سب کبائر ہین یہ سب بارہ کبیرہ ہوئے خمر مین اور سارے مسکرات مین سوا ہی خمر کے یہی کبائر جاری ہوتے ہین **قال تعالی** قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس و اثمہما اکبر من نفعہما عمر نے کہا ہے خمر وہ ہے جو عقل کو چھپا وسے اسی لئے حدیث شیخین و اہل سنن مین آیا ہے ہر مسکر خمر ہے ہر مسکر حرام ہے احمد و ابو یعلی کا لفظ یہ ہے الا فکل مسکر خمر وکل خمر حرام دوسری حدیث مین آیا ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام تیسرا لفظ یہ ہے ما اسکر الفرق منہ فملء الکف منہ حرام ابو داؤد کا لفظ یہ ہے نہی کی ہے حضرت نے ہر مسکر و مفتر سے خطابی نے کہا ہے مفتر ہر وہ شراب ہے جو مورث فتور و خدر ہو اعضا مین سو یہ علت ساری انبذہ مین موجود ہوتی ہے وہ سب اسکے نطاق مین ہین تحریم خمر مین چار آیتین آئی ہین مفاسد خمر کے بیشمار ہین **حکایت** ابن ابی الدنیا کہتے ہین میرا گذر ایک مست پر ہوا وہ اپنے ہاتہہ پر پیشاب کرکے مثل وضو کے اپنے منہہ ہاتہہ کو اوس بول سے دہوتا تہا اور کہتا تہا الحمد للہ الذی جعل الاسلام نورا والماء طہورا صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے لایشرب الخمر حین یشرب وہو مؤمن ابو داؤد کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ خمر و شارب و ساقی و مبتاع و بائع و عاصر و معتصر و حامل و محمول الیہ خمر پر ابن ماجہ نے اکل ثمن اور زیادہ کیا ہے منذری کی روایت مین بسند ثقات دربارۂ خمر دس آدمی پر لعنت آئی ہے ایک اونمین مشتری ہے بمعنی مبتاع ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو خمر بیچے اوسکو چاہیے کہ خنازیر کو بہی حلال کرلے یعنی حرمت و اثم مین یہ دونون برابر ہین جیسے شراب پینا ویسے سؤر کہانا احمد کا لفظ

باسناد صحیح ابن حبان و حاکم کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے کہ میرے پاس جبریل نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ نے لعنت کی ہے خمر پر اور عاصر و معتصر و شارب و حامل و محمول الیہ و بائع و مبتاع و ساقی و مستقی پر دوسرا لفظ احمد و ابن ابی الدنیا کا یہ ہے رات کریگی ایک قوم اس امت سے طعم و شرب و لہو لعب پر صبح کو مسخ ہو کر بندر سور ہو جاینگی الحدیث بطولہ اسنادہ [illegible] بین اس حدیث کا مصداق بقید سنہ و سال ذکر کیا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جو زنا کرتا ہے اور شراب پیتا ہے تو اتار لیتا ہے اللہ اوس سے ایمان کو جیسے انسان اتارتا ہے [illegible] اپنا [illegible] طبرانی میں آیا ہے [illegible] ان پر نہیں جمع ہوتے [illegible] ابن حبان کا لفظ یہ ہے مدمن خمر جنت میں نہ جائیگا حاکم کا لفظ یہ ہے کہ نہر غوطہ سے پانی پلایا جائیگا وہ ایک نہر ہے جو نکلیگا زانیہ عورتوں کی فرج سے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے احمد کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے کہ مدمن خمر اگر مر جائیگا تو اللہ سے مانند بت پرست کے ملیگا صحابہ شراب کو برابر شرک کے رکھتے تھے حدیث ابو الدرداء میں خمر کو مفتاح ہر شر فرمایا ہے رواہ ابن ماجہ ف زواجر میں احادیث ذم خمر کو جمع کیا ہے **ف** ان سب کا کبائر ہونا صحیح احادیث باب سے خاص خمر کا ایک قطرہ پینا بالاجماع کبیرہ ہے سارے مسکرات اس بارہ میں ملحق بخمر ہیں خمر کا نام اکبر الکبائر ام الخبائث بھی آیا ہے ام الفواحش بھی فرمایا ہے **حکایت** فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نزدیک ایک اپنے شاگرد کے وقت احتضار کے گیا تھا اوسکو تلقین شہادت کرتا تھا اوسکی زبان نہ کھلتی تھی جب مکرر کہا تو اوسنے کہا میں اس کلمہ کو نہیں کہتا میں اوس سے بری ہوں وہ مر گیا [illegible] روتے ہوئے باہر آئے بعد ایک مدت کے اوسکو خواب میں دیکھا کہ آگ میں گھسیٹا جاتا ہے کہا اے مسکین تجھسے معرفت کس طرح چھین لیگئی کہا اے استاد میں بیمار تھا ایک طبیب نے مجھسے کہا تھا ہر سال ایک پیالہ شراب کا پی لیا کر اگر تو ایسا نہ کریگا تو بیماری تیری باقی رہیگی میں ہر سال بطور دوا کے ایک پیالہ پی لیا کرتا تھا انتہی اسوجہ سے انجام شرب کا واسطے تداوی کے یہ ہوا تو حال شرابی کا خدا جانے کیا ہوگا نسال اللہ العافیۃ من کل بلاء و محنۃ **حکایت** بعض

تابعین سے سبب توبہ کا پوچھا کہا مین نباش قبور تھا مینے قبورمین ایسے لوگ دیکھے جنکے منھہ قبلہ سے
پھرے تھے مینے اونکے گھر والون سے پوچھا اونھون نے کہا وہ لوگ دنیا مین شراب پیتے تھے بغیر توبہ
کے مرگئے **حکایت** بعض صلحا رنے کہا ہے کہ میرا بیٹا مرگیا مینے بعد ایک مدت کے اوسکو
خواب مین دیکھا سر سفید ہوگیا تھا مینے کہا اے بیٹے مینے تجکو کم عمر کا دفن کیا تھا توکس طرح بوڑہا
ہوگیا کہا ای باپ جب تو نے مجھکو دفن کیا تو میرے پہلو مین ایک شرابی مدفون ہوا اوسپر آگ نے
ایک ایسی چیخ ماری جس سے کوئی طفل نہ بچا کہ بوڑہا نہین ہوگیا **حکایت** ایک جوان نزدیک
عبدالملک بن مروان کے غمگین اور روتا ہوا آیا کہا ای امیرالمومنین مینے ایک گناہ عظیم کیا ہے
میری توبہ قبول ہوسکتی ہے کہا تیرا کیا گناہ ہے کہا بہت بڑا گناہ ہے کہا توبہ کر اللہ توبہ قبول
کرنے والا ہے اور سیئات کو معاف کردیتا ہے کہا مین نباش قبور تھا عجائب امور مینے دیکھے پوچھا
کیا دیکھا کہا مینے ایک قبر کو کھودا مردہ کا منھہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا مین ڈرکر باہر نکلا ایک شخص نے
قبر کے اندر سے مجھے پکار کر کہا تو نہین پوچھتا کہ اسکا منھہ قبلہ سے کیون پھرا ہے مینے کہا اچھا بتا
کیون پھرا ہے کہا یہ نماز کا استخفاف کرتا تھا یہ اوسکی جزا ہے دوسری قبر کھودی اوسکا منھہ سور
کا ہوگیا تھا وہ طوق زنجیرون مین گرفتار تھا مین ڈرکر بھاگا کسی نے مجھسے کہا تو اسکے عمل سے
سوال نہین کرتا مینے کہا اسکو کیون عذاب ہوا کہا یہ شرابخوار تھا بے توبہ مرگیا تیسری قبر کھودی
وہ زمین مین آگ کی میخون سے بندہا تھا زبان پشت کی طرف سے باہر نکلی تھی مین ڈرکر پھرا کہا
اسکا حال نہین پوچھتا ہے مینے کہا کیا حال تھا کہا پیشاب سے احتراز نہین کرتا تھا اور چغلخور تھا
چوتھی قبر کھودی وہ شعلۂ آگ مین پڑا ہوا تھا مین ڈرکر بھاگا کسی نے کہا تو اسکا حال نہین دریافت
کرتا مینے کہا کیا حال ہے کہا یہ تارک نماز تھا پھر ایک پانچوین قبر کو کھودا دیکھا مدّ بصر تک کشادہ
ہے نور چمک رہا ہے مردہ ایک پلنگ پر آرام سے سو رہا ہے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے منور
ہو رہا ہے مجکو اوس سے ڈر لگا مینے نکلنا چاہا مجھسے کہا گیا تو اسکے حال سے سوال نہین کرتا کہ
یہ اکرام اسکا کس سبب سے ہوا مینے کہا کہو کہا یہ ایک جوان طائع تھا طاعت وعبادت مین

اسنے نشو و نما پایا عبد الملک نے یہ حال سنکر کہا ان فی ذلک لعبرۃ للعاصین وبشارۃ للمطیعین جعلنا اللہ ممن اطاعہ فرضی عنہ بمنہ وکرمہ آمین +

فصل

حملہ کرنا معصوم پیر بارادہ قتل یا اخذ مال یا انتہاک حرمت بضع یا بارادہ ترویع وتخویف کے گناہ کبیرہ ہے مسلم مین ابوہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملائکۃ تلعنہ حتی ینتہی وان کان اخاہ لابیہ وامہ شیخین کا لفظ ابوبکرصدیق سے یہ ہے جب متوجہ ہوتے ہین دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر تو قاتل ومقتول دونون آگ مین ہین دوسرا لفظ یہ ہے دو مسلمانون مین جب ایک اپنے بھائی پر ہتھیار لیکر حملہ کرتا ہے تو وہ دونون کنارہ جہنم پر ہوتے ہین پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا تو دونون جہنم مین جاتے ہین ابوداؤد کا لفظ بسند صحیح یہ ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان یا مومن کو کہ ڈراوے کسی مسلمان کو بزار وطبرانی وابن حبان کا لفظ یہ ہے لا تروعوا المسلم فان روعۃ المسلم ظلم عظیم طبرانی وابو الشیخ کا لفظ یہ ہے من نظر الی مومن او مسلم نظرۃ یخیفہ فیہا بغیر حق اخافہ اللہ یوم القیامۃ

ف ان سب کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا لیکن ائمہ شافعیہ نے خون صائل علے الشئ کو انہین سے ہدر کیا ہے کبھی اوسکے خون کو واسطے مصول علیہ کے مباح کہا ہے اور کبھی دفع کرنا صائل کا اوسپر واجب بتایا ہے دفع اخف فاخف کرے جب بغیر مارے نہ ہٹے تو بقتل دفع کرے اس صورت مین خون اوسکا ہدر ہوگا مصول علیہ پر قصاص نہ آویگا نہ دیت نہ کفارہ یہ اہدار صریح ہے فسق مین اسلئے کہ صیال جب عمدًا ہدر دم ٹھیرا تو مفسق بالاولی ہوگا یہ جب تھا کہ احادیث نہ آتی اب تو اس بارہ مین احادیث بھی آچکی ہین بلکہ حدیث مسلم نص ہے اس بارہ مین ایک شخص نے کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتاؤ اگر کوئی آدمی میرا مال لینا چاہے تو مین کیا کرون فرمایا مت دے کہا اگر وہ مجھے

مقاتلہ کرے کہا تو بھی اوس سے قتال کر کہا اگر وہ مجکو مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا اگر مین اوسکو مار ڈالون فرمایا وہ آگ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فان قتلت ففی الجنۃ وان قتلت ففی النار یہ بھی حدیث مین آیا ہے من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید یعنی جو کوئی مارا گیا مال خون بی بی کے بچانے مین وہ شہید ہے بعض متاخرین شافعیہ نے ہتھیار سے ڈرانے کو کبیرہ گنا ہے +

فصل

جھانکنا کسی گھر مین روزن وغیرہ سے بغیر اوسکے اذن کے اوسکی حرم کو گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جسنے جھانکا گھر مین کسی قوم کے بغیر اونکے اذن کے تو حلال ہے اونکو کہ اوسکی آنکھین پھوڑ ڈالین ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ اگر آنکھ پھوڑ ڈالی ہے تو ہدر ہے یعنی اوسکا قصاص نہین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فلا دیۃ ولا قصاص احمد کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جس آدمی نے پردہ اوٹھا کر اپنی نظر داخل کی قبل اذن کے اوسنے حد کا کام کیا اوسکو حلال نہین کہ اب وہ آوے اور اگر کسینے اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو وہ رائگان گئی ہان اگر ایک آدمی کا گذر دروازۂ خانہ پر ہوا اور وہ در بے پردہ تھا اوسنے اوس گھر کی عورت کو دیکھ لیا تو یہ خطا اوسپر نہین ہے گھر والون کی خطا ہے صحیحین مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے حجرہ مین جھانکا آپ سر مین کنگھی کر رہے تھے فرمایا اگر مین جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو مین اس سے تیری آنکھ کو زخمی کرتا استیذان اسی بصر کے لئے مقرر کیا گیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گنا صریح احادیث باب سے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا کیونکہ ہدر چشم صریح دلیل ہے اس فعل کے فسق ہونے پر گویا یہ فعل حد ہے اوسکے جرم کی اور حد امارات کبیرہ سے ہے +

فصل

سننا اوس بات کا جسپر لوگ طلع ہونے کو مکروہ رکھتے ہین گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابن عباس سے مرفوعاً آیا ہے من استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون صب فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ **ف** یہ حدیث صریح ہے کبیرہ ہونے مین اس کام کے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا کیونکہ کان مین گرم سیسا ڈالنا وعید شدید ہے پھر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے حدیث مین لا تجسسوا ولا تحسسوا آیا ہے معنی تجسس و تحسس کے طلب تعرف اخبار ہے کسیلئے کہا تجسس یہ ہے کہ اپنی ذات سے سنے تحسس یہ ہے کہ دوسرے سے پوچھے غرضکہ انسان کو استراق سمع کرنا خانہ غیر سے ممنوع و مذموم ہے ۔

فصل

ترک کرنا ختان مرد یا عورت کا بعد بلوغ کے گناہ کبیرہ ہے بعض نے اسکا ذکر کیا ہے کیونکہ اسمین مفاسد ہین از انجملہ ایک ترک نماز ہے اسلئے کہ غیر مختون کا استنجا بغیر غسل حشفہ کے صحیح نہین ہوتا ہے اور غیر مختون اسمین تساہل کرتے ہین تو اونکی نماز صحیح نہین ہوتی گویا مأخذ تکبیر یہی بات ہے ہان ترک ختان کا حق مین انثی کبیرہ کے بلا وجہ ہے بعض شراح منہاج نے کہا ہے کہ ختان واجب ہے ترک کرنا اوسکا بلا عذر کبیرہ ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم حقیقین کرکے سب ہے نہ انثی کے فقط ✤

کتاب الجہاد

ترک کرنا جہاد کا وقت تعین کے اس طرحپر کہ اہل حرب دار الاسلام مین گھس آوین یا کسی مسلمان کو پکڑ لین اور اوسکا چھڑانا ممکن ہو اور ترک کرنا لوگون کا جہاد کو سرے سے اور ترک کرنا اہل اقلیم

کا تحصین سرحدات کو اسطرح پر کہ خوف استیلاء کفار کا ہو گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی**

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ابن عباس و جمہور و بخاری کا مذہب یہ ہے کہ مراد ترک نفقہ ہے جہات جہاد مین یہانتک کہ اعدا مستولی ہو جائین اور انکو ہلاک کر دین بعض نے کہا ہے مراد اسراف ہے نفقہ مین بعض نے کہا مراد سفر الی الجہاد ہے بلا نفقہ بعض نے کہا مراد تنہا جہاد کرنا ہے جس سے تعرض بہلاک ہو یا گھس پڑنا حرب مین بغیر حصول کسی نکایت عدو کے یہ قاتل نفس بنتا ہے بعض نے کہا احباط انفاق ہے جہاد مین ریا و سمعہ سے کسی نے کہا قنوط ہے کہ گناہ کرکے ناامید ہو جائے خیال کرے کہ اب کوئی عمل نافع نہو گا اسلئے معاصی مین منہمک ہو جائے یا انفاق خبیث کرے الی غیر ذلک طبری نے کہا یہ آیت عام ہے ان سب معانی مین کیونکہ لفظ سب کو محتمل ہے ترمذی مین قصہ ابو ایوب کا مدینہ روم مین آیا ہے کہ اونہون نے کہا تہا مراد تہلکہ سے اقامت ہے اموال اور اوسکی اصلاح پر اور ترک کرنا غزو کا ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لم یغز ولم یجھز غازیا او یخلف غازیا فی اھلہ بخیر اصابہ اللہ تعالی بقارعۃ قبل یوم القیامۃ ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لقی اللہ بغیر اثر من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے ما ترک قوم الجہاد الا عمھم اللہ تعالی بالعذاب **ف** کبیرہ ہونا ان تینون کا ظاہر ہے اسلئے کہ ہر ایک امر سے ان امور مین سے فساد عائد علی الاسلام و علی اہل الاسلام حاصل ہوتا ہے جسکا تدارک نہین ہو سکتا اسی پر وعید شدید آیت و احادیث محمول ہے فتامل ذلک فانی لم ار احدا من آخر لعدۃ ذلک مع ظھورہ انتھی کلام الزواجر +

فصل

ترک کرنا امر بمعروف نہی عن المنکر کا باوجود قدرت کے یعنی حصول امن کے نفس و مال پر و مخافت قتل کی مثل سے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض

یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر غزالی نے کہا ہے اس آیت نے یہ بات سمجھائی کہ ہجر سے ان دونون کے خروج زمرۂ مومنین سے ہوجاتا ہے قرطبی نے کہا ہے یہ فرق رکھا ہے اللہ نے درمیان مومنین ومنافقین کے ترک انکا تعاون ہے اثم پر اور اوس سے منع کیا ہے حق مین بنی اسرائیل کے فرمایا ہے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون یہ نہایت درجہ کی تہدید وتشدید ہے مسلم مین حدیث ابومسعود بدری سے مرفوعا آیا ہے جو کوئی دیکھے تم مین کسی منکر کو تو چاہیے کہ تغییر کردے اوسکو اپنے ہاتھ سے اگر نہ کرسکے تو اپنی زبان سے اور یہ بھی نکر سکے تو دل سے یہ اضعف ایمان ہے اسی کے لگ بھگ نسائی نے بھی روایت کیا ہے ابوداؤد وترمذی کا لفظ یہ ہے افضل جہاد کلمۂ حق ہے نزدیک سلطان جائر کے ترمذی مین آیا ہے کہ جب بنی اسرائیل معاصی مین گرے تو علما نے اونکو منع کیا جب اونھون نے نہ مانا تو اونکے ساتھ مجالس مین بیٹھنے لگے ہم نوالہ ہم پیالہ ہوگئے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے زبان داؤد وعیسی بن مریم پر اونکو لعنت کی نسائی کا لفظ ابوبکر صدیق سے یہ ہے لوگ جب ظالم کو دیکھین اور اوسکا ہاتھ نہ پکڑین تو قریب ہے کہ اللہ اون سب پر اپنا عقاب کرے دوسرا لفظ نسائی کا یہ ہے ان القوم اذا راؤا المنکر فلم یغیروہ عمھم اللہ بعقاب زواجر مین اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے بوجہ وعیدات شدیدات زواجر مین جو امر ونہی اور صدور کبائر وصغائر کو بسط سے ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ وجوب امر ونہی کا شامل ہے ہر آزاد وقن وذکر وانثی کو لکن یہ وجوب علی الکفایہ ہے **لقولہ تعالی** ولتکن منکم امۃ اگر فرض عین ہوتا تو لتکن نفرمایا جاتا ہان کبھی فرض عین بھی ہوجاتا ہے جبکہ ایسی جگہ ہو کہ سوا اسکے دوسرا اوسکو نہین جانتا ہے یا اوسپر غیر اسکا قدرت نہین رکھتا ہے

فصل

سلام کا جواب نہ دینا گناہ کبیرہ ہے جسطرح کہ بعض نے ذکر کیا ہے اور بعض ائمہ نے صغیرہ بتایا ہے یہی
صحیح ہے ہان اگر اس ترک مین اخافت وایذای شدید مقصود ہو تو اسکا کبیرہ ہونا کچھہ دور نہین ہے

فصل

دوست رکھنا انسان کا اس بات کو کہ لوگ اوسکے لئے کھڑے ہو جاوین تعظیمًا وافتخارًا کبیرہ ہے
ابو داؤد کا لفظ باسناد صحیح و ترمذی کا لفظ باسناد حسن معاویہ سے مرفوعًا یون ہے من احب ان
یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار دوسرا لفظ ابو داؤد و ابن ماجہ کا باسناد
حسن ابو امامہ باہلی سے مرفوعًا یہ ہے لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضهم بعضا +
ف اسکا کبیرہ گننا صریح حدیث اول سے ہے شافعیہ کہتے ہین حرام ہے شخص اہل پر محبت قیام کی اپنے
لئے بدلیل حدیث مذکور مراد تمثل سے یہ ہے کہ لوگ اوسکے سامنے مثل عادت جبابرہ کے کھڑے رہا
کرین بیہقی نے اسطرف اشارہ کیا ہے بعض نے اونکے قول سے تعداد کبائر مین یہ اخذ کیا ہے
کہ آدمی اس بات کو دوست رکھے کہ وہ تو بیٹھا رہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہین یہی
حال اوس قیام کا ہے جسکی محبت براہ تفاخر و تطاول علے الاقران کے ہووے ہان اگر یہ محبت
براہ اکرام ہے نہ بروجہ مذکور تو تحریم اوسکی متجہ نہین ہے اسلئے کہ اس زمانہ مین یہ ایک شعار
تحصیل مودت کا ہو گیا ہے ابن العماد نے اسپر تنبیہ کی ہے یہ کچھہ منافی حدیث ثانی کے نہین
ہے اسلئے شافعیہ نے کہا ہے کہ قیام کرنا واسطے اہل علم و صلاح و شرف یا ولادت یا رحم یا ولایت
مصحوب یا صداقت یا نحو ہا کے مستحب ہے کیونکہ اونہون نے اس قیام کو مقید ساتھہ بر و احترام و
اکرام کے کیا ہے نہ وہ قیام جو واسطے ریا و تفخیم کے ہوتا ہے حضرت نے جو قیام سے نہی فرمائی ہے
وہ یہی قیام ریا و فخامت ہے اسلئے اس قیام مقید کو مندوب کہتے ہین نووی نے اس باب

مین ایک جزو تصنیف کیا ہے اوسمین منکر ندب قیام پر الکار الکھا ہے ۔۔۔ کہا اس زمانہ مین
واجب معلوم ہوتا ہے واسطے دفع عداوت و تقاطع ۔۔۔ کہ ابن عبد السلام نے بھی اسطرف
اشارہ کیا ہے اس بنیاد پر یہ قیام باب وزر وفساد سے ہے انتہی کلام الزواجر شوکانی سے کہتے
ہین کہ قیام تعظیمی ناجائز ہے اور قیام محبت جائز جسطرح کہ حضرتؐ واسطے فاطمہ علیہا السلام کے
اور فاطمہؓ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام فرماتی تہین انتہی لکن عمل موافق ظاہر
حدیث باب کے اولی ہے کسی کے خوف سے باندیشۂ ذلت اوسکی تعظیم کرنا درست ہے لکن جہان تک
ممکن ہو احتراز اس کبیرہ سے اولی ہے ❖

فصل

فرار کرنا زحف یعنے کافر یا کفار سے جو دوچند سے زیادہ نہین ہین گناہ کبیرہ ہے مگر واسطے تحرف کے
طرف قتال کے یا متحیز ہونیکی طرف اپنے گروہ کے **قال اللہ تعالی** ومن یولھم یومئذ
دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جھنم
وبئس المصیر حدیث صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعاً منجملہ سبع موبقات کے ایک فرار زحف سے
بھی آیا ہے روایت احمد ونسائی مین فرار یوم الزحف کو ہمراہ شرک باللہ وقتل نفس مسلم کے کبائر مین
گنا ہے اسکا کبیرہ ہونا احادیث متعددہ مین بصراحت تمام آیا ہے جس کسی حدیث مین کبائر کو
سات یا نو عدد لکہا ہے وہان اسکا ذکر بھی موجود ہے **ف** علما نے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح
کی ہے شافعی نے کہا ہے مسلمان جب غزا کرین اور اعدا کو اپنے دوچند دیکہین تو اونپر گریز کرنا حرام
ہے مگر لڑنے یا اپنی گروہ سے پناہ پکڑنے کو ہان اگر مشرکین انکے دوچند عدد سے بھی زیادہ ہون تو
پشت پہیر نا مضائقہ نہین رکہتا یہی مذہب ابن عباس کا بھی ہے ❖

فصل بھاگنا طاعون سے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت
فقال لهم الله موتوا ثم احیاھم اللہ پاک کی عادت ہے کہ بعد بیان احکام کے ذکر قصص
کا واسطے اعتبار سامع کے فرمایا کرتا ہے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ ایک قریہ تھا قریب واسط کے
وہاں طاعون آیا عامۂ اہل قریہ نکل بھاگے ایک گروہ باقی رہگیا وہ تھوڑے سے بیمار لوگ تھے جب
طاعون جاتا رہا بھگوڑے صحیح سلامت پھر آئے بیماروں نے کہا ہمسے تو یہی زیادہ ہوشیار
نکلے کاش ہم بھی ایسا ہی کرتے تو نجات پاتے اب اگر کبھی پھر طاعون آیا تو ہم بھی ایسی زمین کی
طرف نکل جاوینگے جہان وبا نہو گی اتفاقاً سال آیندہ مین پھر طاعون پڑا سارے اہل قریہ نکل گئے
وہ کچھ اوپر تیس ہزار یا ستر ہزار یا تین ہزار تھے واحدی نے کہا کسی نے تین ہزار سے کم اور
ستر ہزار سے زیادہ نہین بتائے ہین لفظ یہ چاہتا ہے کہ وہ دس ہزار سے زیادہ ہون اسلیے
کہ دس اور دس سے کم مین الوف نہین بولتے ہین مگر نادراً غرضکہ وہ ایک وادی خوش ہوا مین
جا کر اترے اور خیال کیا کہ ہم بچگئے ایک فرشتے نے اسفل وادی سے اور دوسرے نے اعلائے
وادی سے پکارا کہ مرجاؤ سب مرکر رہگئے بدن اونکے گل سڑ گئے خرقیل علیہ السلام ثالث خلفاء
بنی اسرائیل کا بعد موسی علیہ السلام کے اونپر گزر ہوا بڑے خلیفہ اونکے یوشع تھے پھر کالب پھر
خرقیل اسلیے کہ یہ خلیفہ کالب کے تھے انکو ابن العجوز کہتے تھے اسلیے کہ انکی ماں نے بڑی عمر مین
اللہ سے بیٹا مانگا تھا حسن وسقاتل کہتے ہین وہ ذوالکفل تھے بہرحال جب گزر خرقیل کا ہوا تو وہ
اون موتی پر متفکرانہ متعجبانہ کھڑے ہوئے اللہ نے وحی کی کہ تو کوئی نشانی دیکھنا چاہتا ہے کہا
ہان فرمایا پکارا ہی ہڈیو اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ تم جمع ہو جاؤ وہ اوڑکر بعض بعض سے ملگئین یہانتک
کہ سب پوری ہوگئین پھر اللہ نے وحی کی کہ اب یون پکارا سے ہڈیو اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم گوشت
وخون پہن لو پھر تیسرے بار پکارا کہ کھڑے ہو جاؤ وہ سب زندہ ہوکر سبحانک ربنا وبحمدک

فصل بھاگنا طاعون سے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ المتر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم اللہ پاک کی عادت ہے کہ بعد بیان احکام کے ذکر قصص کا واسطے اعتبار سامع کے فرمایا کرتا ہے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ ایک قریہ تھا قریب واسط کے وہان طاعون آیا عامۂ اہل قریہ نکل بھاگے ایک گروہ باقی رہگیا وہ تھوڑے سے بیمار لوگ تھے جب طاعون جاتا رہا بھگوڑے صحیح سلامت پھر آئے بیمارون نے کہا یہ تو بھی زیادہ ہوشیار نکلے کاش ہم بھی ایسا ہی کرتے تو نجات پاتے اب اگر کبھی پھر طاعون آیا تو ہم بھی ایسی زمین کی طرف نکل جاوینگے جہان وبا نہو گی اتفاقاً سال آیندہ مین پھر طاعون پڑا سارے اہل قریہ نکل گئے وہ کچھ اوپر تیس ہزار یا ستر ہزار یا تین ہزار تھے واحدی نے کہا کسی نے تین ہزار سے کم اور ستر ہزار سے زیادہ نہین بتائے ہین لفظ یہ چاہتا ہے کہ وہ دس ہزار سے زیادہ ہون اسلئے کہ دس اور دس سے کم مین الوف نہین بولتے ہین مگر نادراً غرضکہ وہ ایک وادی خوش ہوا مین جاکر اترے اور خیال کیا کہ ہم بچگئے ایک فرشتے نے اسفل وادی سے اور دوسرے نے اعلائے وادی سے پکارا کہ مرجاؤ سب مر کر رہگئے بدن اونکے گل سڑ گئے خزقیل علیہ السلام ثالث خلفاء بنی اسرائیل کا بعد موسیٰ علیہ السلام کے اونپر گزر ہوا بڑے خلیفہ اونکے یوشع تھے پھر کالب پھر خزقیل اسلئے کہ یہ خلیفہ کالب کے تھے انکو ابن العجوز کہتے تھے اسلئے کہ انکی مان نے بڑی عمر مین اللہ سے بیٹا مانگا تھا حسن و مقاتل کہتے ہین وہ ذو الکفل تھے بہر حال جب گزر خزقیل کا ہوا تو وہ اون موتی پر متفکرانہ متعجبانہ کھڑے ہوئے اللہ نے وحی کی کہ تو کوئی نشانی دیکھنا چاہتا ہے کہا ہان فرمایا پکار اے ہڈیو اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ تم جمع ہو جاؤ وہ اوڑکر بعض بعض سے ملگئین یہانتک کہ سب پوری ہوگئین پھر اللہ نے وحی کی کہ اب یون پکار اے ہڈیو اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم گوشت و خون پہن لو پھر تیسرے بار پکارا کہ کھڑے ہو جاؤ وہ سب زندہ ہوکر سبحانک ربنا و بحمدک

باب الامان

قتل کرنا یا عہد توڑنا یا ظلم کرنا اہل امان یا ذمہ یا عہد والے پر گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا **وقال تعالیٰ** اوفوا بالعقود مراد عقود سے عہود ہین آسمین وہ عہد و امان بہی داخل ہے جو درمیان ہمارے اور مشرکین کے ہوا ہے کما قاله بعض ائمۃ التفسیر صحیحین مین آیا ہے کہ چار خصلتین نفاق کی ہین جسمین ہونگی وہ منافق خالص ہے اونمین ایک عہد شکنی ہے حدیث مسلم مین عہد شکن پر لعنت آئی ہے اللہ و ملائکہ و سارے لوگونکی یہ بہی فرمایا ہے کہ نہ اوسکا فرض مقبول ہے نہ نفل احمد و بزار و طبرانی کا لفظ انس سے مرفوعاً یہ ہے لا دین لمن لا عہد لہ یعنی بدعہد بے دین ہوتا ہے ابوداؤد و نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی معاہد کو ناحق وہ جنت کی ہوا تک نہ پائیگا الحدیث **ف** ان تینون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے بعض نے اسکی تصریح بھی کی ہے فقط

فصل دلالت کرنا عیب مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے

دلیل اسکی حدیث صحیح حاطب بن ابی بلتعہ ہے کہ اونہون نے اہل مکہ کو حال روانگی حضرت کا لکھ بھیجا تہا اوسپر عمر نے کہا مجکو حکم دو تو مین اسکی گردن مارون لیکن حضرت نے بسبب اہل بدر ہونیکے منع فرما دیا **ف** اس دلالت پر اگر دین اسلام یا اہل اسلام یا قتل یا قید یا نہب مرتب ہو تو پہر وہ اعظم کبائر و اقبح معاصی ٹہیریگی کیونکہ سعی ہے زمین مین ساتہہ فساد کے اور اہلاک حرث و نسل ہے جسکا انجام جہنم و بئس المہاد ہے +

باب مسابقت و مناضلت کا

گہوڑا پالنا واسطے تکبر کے یا واسطے گہوڑ دوڑ کے بطور رہن یا مقامرت اور تیر اندازی کرنا اوس

ترک کرنا تیر اندازی کا بعد تعلم کے سبب رغبتی سے اس طرحپر کہ موُدی بطرف غلبۂ عدو اور استہانت اہل اسلام ہو گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے گھوڑے تین طرحکے ہوتے ہین ایک وزر یعنے گناہ فرمایا وزر وہ ہے جسکو واسطے ریا و فخر و نوار یعنی عداوت اہل اسلام کے پالا ہے ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے وزر وہ گھوڑا ہے جسکو واسطے اشر و بطر و بذخ کے باندھا ہے یعنی کبر کے لئے تاکہ ضعفاء مسلمین پر تعاظم و استعلا کرے طبرانی کا لفظ یہ ہے گھوڑے تین طرحپر ہین ایک گھوڑا رحمن کا دوسرا انسان کا تیسرا شیطان کا شیطان کا وہ ہے جسکو واسطے رہان و مقامرت کے پالا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے سیکھی تیر اندازی پھر ترک کردیا اوسکو وہ ہم مین سے نہین ہے یا وہ عاصی ہے **ف** ان تینون کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث و قیاس ہے ✦

کتاب الایمان

یمین غموس یمین کاذبہ کو غموس سنو اور بہت کثرت سے قسم کہانا گو سچی قسم ہو گناہ کبیرہ ہے
قال تعالی ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم شیخین کا لفظ ابن مسعود سے مرفوعاً یہ ہے جسنے حلف کیا مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا حدیث ابو داؤد مین ایسے حالف کو اجذم فرمایا ہے یہ لفظ حدیث ابن ماجہ مین بھی آیا ہے بخاری مین یمین غموس کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے یمین غموس یہ ہے کہ کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھاکر مار لیوے ابن حبان مین اوسکو منجملہ اکبر کبائر کے گنا ہے گو برابر ایک پر پشہ کے حلف کیون نکرے وہ ایک داغ ہوگا اوسکے دل مین دن قیامت کو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اکبر کبائر شرک باللہ اور یمین غموس ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ یمین فاجرہ گھرون کو ویران کردیتی ہے اس باب مین بہت احادیث آئی ہین جنکو زواجر مین ذکر کیا ہے **ف** انکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے ✦

فصل

حلف کرنا ساتھ امانت یا صنم کے یا یون کہنا کہ اگر یون کرون تو کافر ہون یا اسلام سے بری ہون یا قسم کھانا کسی نبی کی گناہ کبیرہ ہے بعض نے ان تینون کی طرف اشارہ کیا ہے اور حلف بغیر اللہ کے مثال مین حلف بہ نبی و کعبہ و ملائکہ و سما و آبا و حیات و امانت و روح و راس و حیات سلطان و نعمت سلطان و تربت فلان کو ذکر کر کے سوق ادلہ کیا ہے احادیث نہی و وعید کو لکھا ہے جیسے ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم حدیث لا تحلفوا بالطواغی و حدیث من حلف بالامانۃ فلیس منا و حدیث من حلف بغیر اللہ فقد اشرک حاکم کا لفظ یہ ہے من حلف فقال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما دوسرا لفظ یہ ہے من حلف علی یمین فھو کما حلف ان قال ھو یھودی فھو یھودی وان قال ھو نصرانی فھو نصرانی الحدیث اس باب مین احادیث متعددہ آئی ہین

فصل

جھوٹی قسم کھانا ملت غیر اسلام کی گناہ کبیرہ ہے جسطرح بعض حنبلہ کہتے ہین کہ اگر یون کرون تو یہودی یا نصرانی ہو جاؤن ۔

فصل وفا نہ کرنا نذر کا گناہ کبیرہ ہے

خواہ نذر قربت ہو یا نذر لجاج اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ باز رہنا ہے ادا ء حق لازم علی الفور سے جیسے کوئی شخص ادا ء زکوۃ سے باز رہے ۔

فصل

تولیت قضا کی اور تولی وسوال اوسکا باوجود علم خیانت نفس یا جور کے اور حکم کرنا جہل وجور سے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون دوسری آیت مین ظالمون تیسری آیت مین فاسقون فرمایا ہے ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جو والی ہوا قضا کا یا قاضی کیا گیا درمیان لوگون کے وہ بے چھری ذبح ہوا رواہ ابی داؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم دوسرا لفظ ابوداؤد وترمذی کا یہ ہے قاضی تین ہین ایک جنت مین دو آگ مین جسنے حق پہچانکر حکم دیا وہ جنت مین ہے اور جسنے حق پہچان کر جور کیا وہ نار مین ہے اور جسنے جاہلانہ حکم دیا وہ بھی نار مین ہے حدیث ابویعلی وابن حبان مین مرفوعًا آیا ہے من کان قاضیا فقضی بجھل کان من اھل النار اس باب مین حدیثین بکثرت آئی ہین زواجر مین سب کو جمع کر دیا ہے **ف** ان پانچون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ باب سے ہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے قاضی کو چاہیے ایکدن قضا مین رہے اور ایک دن رویا کرے اپنی جان پر محمد بن واسع نے کہا ہے سب سے پہلے واسطے حساب کے بھی قضاۃ بلائے جاوینگے مکحول نے کہا ہے اگر مجھکو اختیار دیا جاوے درمیان قضا اور گردن مارنے کے تو مین ضرب عنق اختیار کرون نہ قضا مالک بن منذر نے محمد بن واسع کو قضاء بصرہ پر مقرر کرنا چاہا تھا اونھون نے نہ مانا پھر کہا تم بیٹھو نہین تو مین تمکو پیٹو نگا اونھون نے کہا تم بادشاہ ہو جو چاہو کرو دنیا کا ذلیل آخرت کے ذلیل سے بہتر ہے زواجر مین کہا ہے والحاصل ان ھذا المنصب اخطر المناصب لتطع المثالب قد افردت قضاۃ السوء بتالیف مستقل سمیتہ جم الخضا لمن تولی القضا وذکرت فیہ من احوالھم القطیعۃ واعمالھم الشنیعۃ ماتمجہ الاسماع وتستنکرہ الطباع لما ان الجرأۃ علی فعلہ توجب القطع والیقین بانھم لیسوا من المتقین بل ولا من المسلمین نسأل اللہ العافیۃ انتھی اس بارہ مین ایک رسالہ میرا بھی ہے

طمرالدالاضی بمایجب فی القضا للقاضی مشتمل احکام قضا و قضاۃ پر وہ بہی لایق ملاحظہ اہل علم
و اساتذہ اہل دین کے ہے ✢

فصل

اعانت و مساعدت کرنا کسی مبطل کی گناہ کبیرہ ہے حاکم نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے جسنے
اعانت کی کسی خصومت پر ناحق وہ اللہ کے غصے و خفگی مین ہے جب تک کہ باز نہ آوے ابو داؤد کا
لفظ یہ ہے فقد باء بغضب من اللہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے اعانت کی اپنی قوم کی ناحق پر وہ مثل اونٹ کے ہے
جو کنوئین مین گر پڑا ہے وہ اسمین اپنی دم ہلا رہا ہے یعنی نکلنا چاہتا ہے مگر نکل نہین سکتا دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے
جو آدمی غصہ ناک ہوا کسی مسلمان پر خصومت مین جسکا علم اوسکو نہین ہے وہ اللہ کے حق کا معاند ہوا اور اوسنے اللہ
کے سخط پر حرص کی اوسپر لعنت ہے اللہ کی پیاپے قیامت تک اصبہانی و طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے
اعانت کی کسی ظالم کی تاکہ دباوے کسی حق کو وہ بری ہوا اللہ و رسول کے ذمہ سے اور جو شخص چلا ساتھ
کسی ظالم کے اوسکی مدد کو اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص ظالم ہے تو نکل گیا اسلام سے **ف** اسکا
کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اوسکو نہین دیکھا ✢

فصل

راضی کرنا قاضی وغیرہ کا ساتھ سخط خدا کے گناہ کبیرہ ہے ابن حبان مین عائشہ سے مرفوعًا آیا ہے
جسنے تلاش کیا لوگونکی رضامندی کو اللہ کی سخط سے اللہ اوسپر غصہ کریگا اور ناراض کر دیگا اوسکو
جسکو اسنے راضی رکھا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے راضی کیا پادشاہ کو جس سے اللہ خفا ہے وہ
نکل گیا دین سے اللہ کے اس باب مین اور حدیثین بہی آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح
احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکو نہین دیکھا

فصل

لینا رشوت کا اگرچہ حق سے ہو اور دینا رشوت کا باطل سے اور سعی کرنا درمیان راشی و مرتشی کے اور لینا مال کا تولیت حکم پر اور دینا مال کا باوجود عدم تعین قضا کے اس شخص پر جیسا بذل مال اسکو لازم نہیں ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون مفسرین نے کہا ہے کہ مراد کچھ خاص اکل نہیں ہے ذکر اکل کا اسلئے ہے کہ مقصود اعظم تحصیل اموال سے یہی اکل ہوتا ہے لفظ باطل شامل ہے سارے وجوہ منہی عنہا شرعا کو [illegible] غصب و سرقہ و صرف فی المعصیۃ وغیرہ بالاطلاق اور مراد دفع رشوت ہے طرف [illegible] بعض مفسرین نے کہا ہے یہ اقرب الی الآیۃ ہے یعنی حکام کو مال رشوت دیکر اپنے موافق [illegible] ابن عمر کہتے ہیں لعنت کی ہے حضرت نے راشی و مرتشی پر رواہ ابو داود والترمذی وقال حسن صحیح ابن ماجہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے لعنۃ اللہ علی الراشی والمرتشی صححہ الحاکم طبرانی کا لفظ باسناد ثقات یہ ہے الراشی والمرتشی فی النار احمد کا لفظ یہ ہے نہیں ہے اوپر کسی قوم کے کہ ظاہر ہوا ان میں رشوت لیکن پکڑا ہو جاتی ہے حدیث ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعن رسول اللہ صلعم الراشی والمرتشی فی الحکم رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے والرائش الذی یمشی بینھما احمد و بزار و طبرانی کا لفظ ثوبان سے یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشی و مرتشی و رائش پر جو دوڑتا ہے درمیان میں دونوں کے طبرانی کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے ابن مسعود نے کہا رشوت لینا حکم میں کفر ہے اور یہ رشوت درمیان لوگوں کے سحت ہے

ف اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و احادیث باب ہے جلال محلی نے کہا ہے لینا رشوت کا احکام پر خواہ حکم باطل کرے یا حکم حق یکساں ہے انتہی جو قاضی قضا پر رشوت لے اسکی قضا مردود ہے

فصل ہدیہ لینا سفارش پر گناہ کبیرہ ہے

ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسنے کسی کی سفارش کی اور اوسنے اسکو ہدیہ بھیجا اور اسنے لے لیا تو یہ ایک بڑے دروازے پر ابواب کبائر سے آیا اسکو ابن مسعود نے سحت کہا ہے اور قرطبی نے مالک سے نقل کیا ہے **ف** بعض ائمہ نے اسکی تصریح کی ہے لکن صاحب زواجر کہتے ہین کہ یہ بات ہمارے قواعد پر ٹھیک نہین ہے کیونکہ ہمارے یہان اگر محبوس نے کسیکو کچھہ دیا کہ وہ اوسکے رہائی مین گفتگو کرے تو یہ جعالہ جائز ہے اسلئے سحت یہ ہے کہ یہ قبول کرنا ہدیہ کا جب کبیرہ ہوگا کہ بمقابلہ سفارش محرم کے ہو فقط ❖

فصل

خصومت باطل یا بغیر علم مثل وکلاء قاضی کے اور طلب حق بالظہار لدد و کذب واسطے ایذاء خصم وتسلط کے خصم پر اور خصومت براہ عناد محض بقصد قہر خصم وکسر خصم اور مراء وجدال مذموم گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیاۃ الدنیا ویشہد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المہاد ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کفی بک ان لا تزال مخاصما یعنے تجکو اتنی ہی معصیت کافی ہے کہ تو رات دن جھگڑتا ہے رواہ الترمذی وقال غریب بخاری کا لفظ یہ ہے ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم بڑا دشمن لوگون مین خدا کو وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو اڑاکا ہے ایک حدیث مین یون آیا ہے من جادل فی خصومۃ بغیر علم لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث بخاری ہے اور یہ ظاہر ہے بعض علماء نے فجور کو مخاصمت مین کبیرہ گناہ ہے اور مراء وجدال کو کبیرہ ٹھیرایا ہے نووی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ

ما رأيت شيئا أذهب للدين ولا أنقص للمروءة ولا أضيع للذة ولا أشغل للقلب
من الخصومة مذموم وہ خصومت ہے جو باطل یا بغیر علم ہو جیسے وکیل قاضی کی [illegible]
اس امر کے کہ حق کس کی جانب ہے وکالت کرنے کو ملیا ہو جاتا ہے بلکہ جو طالب حق ہے وہ بھی داخل مذموم
ہوتا ہے اگر قدر حاجت پر اقتصار نہ کرے اور اظہار لدد و کذب بغرض ایذا یا تسلط اپنے خصم کی کرے
اسی طرح وہ مخاصم جسکو حامل خصومت پر محض عناد بغرض قہر کسی خصم کے ہے یا وہ شخص جو خصومت
میں کلمات موذیہ کا خلط بلا ضرورت کے کرتا ہے اس طرح تمام خصومت مذموم ہوتی ہے بخلاف اس
مظلوم کے جو بطریق شرع نصرت اپنی حجت کی بغیر لدد و اسراف و زیادت لجاج بغیر قصد عناد
و ایذا کے کرتا ہے کہ یہ کچھ مذموم و حرام نہیں ہے لیکن جب تک ممکن ہو سکے ترک کرنا بھی اولی
ہے کیونکہ ضبط کرنا زبان کا خصومت میں [illegible] متعذر ہوتا ہے غزالی نے کہا ہے مراء
کہتے ہیں کسی کی بات میں طعن کرنے کو واسطے اظہار خلل کے اور مراء کلام میں بغیر کسی غرض کے سوا
تحقیر قائل اور اظہار مرتبہ اپنے کے اور جدال وہ ہے جسکا تعلق اظہار و تقریر مذاہب سے ہو
اور خصومت کہتے ہیں لجاج کرنے کو کلام میں تو [illegible] جدال کبھی حق سے ہوتا ہے تاکہ اظہار
و تقریر حق پر وقوف حاصل ہو اور کبھی باطل سے ہوتا ہے کہ مدافعت حق کرے یا بغیر علم کے جھگڑے
قال تعالى ولا تجادلوا أهل الكتاب إلا بالتي هي أحسن **وقال تعالى**
وجادلهم بالتي هي أحسن **وقال تعالى** ما يجادل في آيات الله إلا الذين كفروا
جو نصوص مدح و ذم جدال وغیرہ میں آئے ہیں وہ اسی پر محمول ہیں صاحب [illegible] نے کثرت
خصومات کو اگرچہ شخص محق ہو منجملہ صغائر کے شمار کیا ہے ؂

باب قسمت کا

جور کرنا قاسم کا قسمت میں اور مقوم کا تقویم میں گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو سعید خدری میں مرفوعا
آیا ہے ان هذا الامر في قريش ما اذا استرحموا رحموا واذا حكموا عدلوا واذا اقسموا

اقسطوا ومن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ الطبرانی بسند صحیح **ف** ویکیا نہیں کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ ہو لکن اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے اور دوسرا امر قیاس کیا گیا ہے پہلے امر پر اسلیئے کہ جور قسمت مین شامل ہے جور کو انصبا و قیمت مین ؁

کتاب الشہادات

جہوٹی گواہی دینا اور اوسکا قبول کرنا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابی بکرہ مین قول زور وشہادت زور کو سمجہا اکبر کبائر کے گنا ہے رواہ الشیخان بخاری مین یمین غموس کو کبائر مین ذکر کیا ہے صحیحین مین قول زور وشہادت زور کو اکبر کبائر ٹہیرایا ہے ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کہ تین بار فرمایا عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ یعنی جہوٹی گواہی برابر شرک کے ہے پہر یہ آیت پڑہی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ ابن ماجہ وحاکم کا لفظ صحیح یہ ہے لن تزول قدما شاہد الزور حتی یوجب اللہ لہ النار طبرانی کا لفظ یہ ہے لایفارق قدماہ الارض حتی یقذف بہ فی النار دوسرا لفظ یہ ہے جسنے پوشیدہ رکہا گواہی کو وقت طلب کے وہ مثل شاہد زور کے ہے **ف** ان دونون کا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے شہادت زور یہ ہے کہ بلا تحقق کے شاہد ہو جاوے ابن عبد السلام کہتے ہین تکبیر اسکی مال خطیر مین ظاہر ہے اور اگر مال قلیل مین ہو جیسے ایک منقی یا ایک دانہ کہجور کا تو مشکل ہے لکن اوسکو بہی کبیرہ ٹہیرانا جائز ہو سکتا ہے جسطرح کہ ایک قطرہ خمر کا پینا کبیرہ ہے اگرچہ مفسدہ متحقق نہو غرضکہ حکم شہادت زور کا قلیل کثیر مین یکسان ہے اسیلئے اوسکو عدیل شرک فرمایا ہے ؁

فصل چہپانا گواہی کا بلا عذر گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ طبرانی کا لفظ یہ ہے من کتم شہادۃ اذا دعی الیہا کان کمن شہد بالزور اس حدیث کی روات سے بخاری نے احتجاج کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا

اس حدیث اور تصریح اہل علم سے ثابت ہے ٭

فصل وہ جھوٹ جسمین حد یا ضرر ہو کبیرہ ہے

قال تعالی الا لعنة الله علی الکاذبین ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے تم کو کذب سے
کذب راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور راہ دکھاتا ہے نار کی بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ارادہ جھوٹ
کا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی وصححہ
احمد کا لفظ یہ ہے حضرت سے پوچھا عمل نار کا کیا ہے فرمایا کذب ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے فاجر
ہو جاتا ہے جب فجور کرتا ہے کافر ہو جاتا ہے جب کافر ہوا آگ میں گیا صحیحین میں جھوٹی بات کو
علامت نفاق کی فرمایا ہے طبرانی و احمد کا لفظ یہ ہے بندہ مومن کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ مزاح
و مراء میں جھوٹ بولنا ترک کردے اگرچہ سچا ہو بیہقی و ابو یعلی و طبرانی کا لفظ یہ ہے یطبع المؤمن
علی کل خلة غیر الخیانة والکذب اسکی سند صحیح ہے ذم کذب میں بہت سی حدیثیں آئی
ہیں بزار کا لفظ بسند جید یہ ہے داخل نہوگا جنت میں بادشاہ کذاب **ف** اسکے کبیرہ ہونیکی
تصریح کی ہے اگرچہ مصغر ہو اذرعی نے کہا ہے کبھی ایک ہی کذب کبیرہ ہوتا ہے شافعی نے
کتاب الام میں کہا ہے کہ جب منکشف الکذب مظہر الکذب غیر مستتر کی گواہی درست نہیں ہے
انتہی کذب خواہ تھوڑا ہو یا بہت سبکا ایک ہی حکم ہے شافعی نے رسالہ میں کہا ہے کہ بعضا کذب
خفی ہوتا ہے جسطرح کہ کوئی شخص کسی شخص سے کوئی خبر روایت کرے اور وہ شخص نہیں جانتا ہو کہ وہ
سچا ہے یا جھوٹا ہے انتہی زواجر میں انواع کذب و تقریر کو بسیط سے لکھا ہے **ف** منجملہ
کذبات کے ایک حرفہ وقایع نگاری و اخبار نویسی ہے حدیث میں آیا ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل
ما سمع صاحب زواجر نے اسکا ذکر اسواسطے نہیں کیا کہ یہ بدعت اونکے عہد میں مروج نہ تھی
اس مسئلہ کی تفصیل کتاب دلیل الطالب میں مفصل مرقوم ہے ٭

فصل

بیٹھنا پاس شراب خوار و فساق وغیرہم کے بطور ایناس کے گناہ کبیرہ ہے اسکو اذرعی نے نقل کیا ہے
زواجر کا لفظ یہ ہے کہ جلوس ہمراہ میخواران و دیگر اہل فسوق و ملاہی محرمہ کے باوجود قدرت کے
اٹھنے پر یا مفارقت کے وقت عجز کے از اکبر منکرات کبیرہ ہے خصوصاً جبکہ اونکے پاس نشست
کر کے اونکا موافق بنے ؎

فصل

ہمنشینی کرنا فجار و فساق فسقہ کے ساتھ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکا ذکر کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ خواہ
یہ نشست حالت مباشرت فسق مین ہو یا حالت مجانبت مین بلا فرق کبیرہ ہے غزالی نے دوستی
فجار و مجالست شرابخوار کو منجملہ ذنوب کے شمار کیا ہے بلکہ نری دوستی حرام ہے گو مجالست نہو +

فصل

قمار بازی کرنا خواہ مستقل طور پر ہو خواہ مقترن بلعب مکروہ جیسے شطرنج یا لعب محرم جیسے
نرد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل
الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون الآیہ میسر سے مراد قمار ہے کسی طرح کا ہو جوا کھیلنے
سے اسلئے منع کیا ہے کہ اسمین اکل مال بباطل ہوتا ہے **قال تعالی** ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل یہ قمار اس حدیث مین بھی داخل ہے ان رجالا یتخوضون فی مال الغیر
بغیر حق فلهم النار بخاری مین آیا ہے جسنے کہا اپنے دوست سے آؤ جوا کھیلین وہ صدقہ
دے سو جبکہ نری بات کہنے پر یہ کفارہ ہے تو فعل و مباشرت کا کیا کہنا اسکا کبیرہ گناہ صریح
آیت شریف ہے ونصوصاً ہم +

فصل لعب نرد کبیرہ ہے

ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے لعب کیا نرد یا نردشیر سے وہ عاصی ہوا اللہ و رسول کا رواہ ابو داؤد
وصححہ ابن حبان والحاکم مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے گویا غوطہ دیا اوسنے اپنے ہاتھ کو
گوشت و خون خوک میں احمد و ابو یعلی و بیہقی میں آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی ابو داؤد کا
لفظ یہ ہے تین چیزیں منجملہ میسر کے ہیں قمار ضرب کعاب **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث
یا بیٹے اور کچھ بعید نہوتی تو عدم قبول نماز ہی کافی تھی کتاب الام میں نص کی ہے حرمت قمار پر
اور قمار کو فاسق مردود الشہادۃ کہا ہے امام الحرمین واذرعی نے کہا ہے قمار کیا گیا ہے میں سے
سے نردشیر منسوب ہے طرف اول ملوک فرس کے اسلئے کہ اول واضع اوسکا وہی تھا بیضاوی
نے کہا ہے سب سے پہلے جسکو سابور بن اردشیر ثانی ملوک ساسان نے نکالا ہے اسی لئے اوسکا نام نردشیر ہوا

فصل

شطرنج کھیلنا نزدیک قائل تحریم شطرنج کے گناہ کبیرہ ہے اکثر علما قائل تحریم لعب مذکور کے ہیں
اور جو قائل حل ہے وہ وقت اقتران قمار یا خروج وقت نماز وغیرہ اسباب کے کبیرہ کہتا ہے ابوبکر
اثرم اور ابو بکر آجری نے اپنی اپنی سند سے ذکر شطرنج کا مرفوعاً حدیث واثلہ بن الاسقع سے روایت
کیا ہے کہا اللہ ہر دن تین سو ساٹھ بار طرف اپنی خلق کے نظر کرتا ہے مگر صاحب شاہ کا اوسمیں
کچھ حصہ نہیں ہے صاحب شاہ کو ترجمہ کیا ہے ساتھ لاعب شطرنج کے اسلئے کہ اوسمیں شاہ ہوتا ہے
دوسری حدیث میں سلام کرنے سے شطرنج باز پر منع فرمایا ہے ایک لفظ میں یوں آیا ہے اشد الناس
عذابا یوم القیامۃ صاحب الشاہ الا تراہ یقول قتلتہ واللہ مات واللہ افتراء وکذبا
علی اللہ علی مرتضی نے کہا ہے شطرنج جوا ہے اعاجم کا ایکبار اونکا اہل شطرنج پر گذر ہوا تو کہا
ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون تم اگر چنگاری کو لو یہاں تک کہ بجھ جائے بہتر ہے

اس سے کہ ایتم اسکو ہاتھہ لگاؤ پھر کہا واللہ لغیر ھذا خلقتم یہ بھی کہا ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹا شطرنج
باز ہوتا ہے کہتا ہے قتل کیا حالانکہ نہین کیا کہتا ہے مات ہوا حالانکہ نہین ہوا ابو موسی اشعری کہتے
ہین لاعب شطرنج خاطی ہے یعنی عاصی ابن راہویہ سے کسی نے پوچھا تھا شطرنج کھیلنے مین
کچھہ ڈر ہے کہا سارا ڈر اسی مین تو ہے کہا سرحد والے حرب کے لئے کھیلا کرتے ہین کہا یہ فجور ہے
ابن عمر نے کہا یہ میسر سے بھی بدتر ہے ابو جعفر نے کہا شطرنج نرد ہے اور اکثر علما کے نزدیک کبیرہ ہے
ابن عباس نے ایک یتیم کے مال مین شطرنج پاکر آگ سے جلادی نخعی نے لاعب شطرنج کو ملعون
کہا ہے **حکایت** ایک آدمی مرنے لگا اوس سے کہا کلمہ کہہ اوسنے کہا شاہک پھر مر گیا
اوسکی زبان کو یہی عادت پڑی تھی مرتے دم عوض کلمۂ اخلاص کے منھہ سے ذکر شاہ کا نکلا اسی طرح کی
ایک دوسری حکایت ہے ایک شرابی سے مرتے وقت کہا تھا کلمہ پڑھ اوسنے کہا اشرب واسقنی
پھر مر گیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ حدیث مین آیا ہے یموت کل انسان علی ما عاش علیہ ویبعث
علی ما مات علیہ نووی نے فتاوی مین شطرنج کو نزدیک اکثر علما کے حرام لکھا ہے زواجر مین
دربارۂ حکم شطرنج بہت بسط کیا ہے پھر کہا ہے کہ لعب مسمی بطاب دوک ولعب گنجفہ ولعب خاتم سب
ممنوع وحرام ہین زرکشی کا لفظ یہ ہے ویلحق باللعب بالنرد اللعب بالاربعۃ عشر وبالصدر
والسلفۃ والثواقیل والکعاب والرباریب والذرافات پھر کہا ہے وکل من لعب
بہذا الجنس ضعیف مردود الشہادۃ فما اراد وغیرہ انتہی اذرعی نے کہا ہم بعض اشیاء
کو انہین سے نہین سمجھا سنتے ہین انتہی **ف** احادیث مذکورہ لائق نظر ولحاظ کے ہین معلوم نہین
کہ اسانید کا کیا حال ہے مگر آثار صحابہ مؤید ومصدق تحریم وتکبیر کے ہین اسمین شک نہین ہے
کہ نفس ملاعب وملاہی علی الاطلاق حرام ہین مگر وہ ایک دو لعب جسکو شارع نے مباح رکھا ہے جیسے
مسابقت افراس وتلاعب شوہر زن وغیرہ جبکہ انواع میسر واقسام قمار سے جدا ہوں اس بنیاد پر
خواہ لعب شطرنج ہو یا اور کوئی لعب ولہو حرام ٹھیرےگا حرمت مقتضی تکبیر کی ہے اسجگہ ادلۂ عامہ بھی
کفایت کرتی ہین اگر کوئی دلیل خاص واسطے کسی لعب خاص کے میسر نہ آوے +

فصل

ستار بجانا یا اور کوئی مزمار و استماع کرنا او تیار کو خمسے مارنا اناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم ویتخذها هزوا اولئك لهم عذاب مهین ابن عباس وحسن نے تفسیر لهو الحدیث کی ملاہی کی ہے **وقال تعالی** واستفزز من استطعت منهم بصوتك مجاہد نے اسکی تفسیر غنا و مزامیر سے کی ہے حدیث مین آیا ہے الله ہر مذنب کو بخشتا ہے مگر صاحب عرطبہ یا عرطابہ یا کوبہ کو عرطبہ عود کو کہتے ہین **ف** ان ہر شش امور کو بتبعیت اکثرین کبائر مین شمار کیا گیا ہے اہل عراق یقینا انکو منجملہ کبائر کے بتاتے ہین کتاب شامل مین کہا ہے جسنے استماع کیا کسی ایک شئے کا ان محرمات مین سے وہ فاسق مردود الشہادۃ ہوا اسمین کچھ تکرار سماع شرط نہین ہے انتہی صاحب زواجر کہتے ہین ضرب و استماع ہر مطرب کا حرام ہے جیسے طنبور و عود و رباب و چنگ و کمنجہ و دریج و صنج و مزمار عراقی و یراع یعنے شبابہ و کوبہ وغیرہ اوتار معازف جمع ہے معزف کی اصوات قیان کو کہتے ہین جبکہ ہمراہ عود ہو ورنہ معزف نہین کہینگے بعض نے کہا ہے ہر باجا جسمین تار ہو معزف ہے اسلئے کہ وہ آلات شرب سے ہے حدیث ابو عامر مین نزدیک اہل سنن کے آیا ہے میری امت مین ایک قوم ہوگی جو حریعنی فرج و حریر و خمر و معازف کو حلال کر لینگے یہ حدیث تحریم جمیع آلات لہو و مطرب مین صریح ظاہر ہے ابن حزم کا اس حدیث کو موضوع و کذب کہنا غلط ہے اسلئے کہ بخاری نے اوسکو تعلیقا اور اسمعیلی نے موصولا اور احمد و ابن ماجہ و ابو نعیم و ابو داؤد نے باسانید صحیحہ جنمین کوئی مطعن نہین ہے روایت کیا ہے اور ایک جماعت ائمہ نے اوسکی تصحیح فرمائی ہے زواجر مین کئی ورق تک آلات لہو پر نام بنام نقل کلام فقہاء اسلام بسط کیا ہے حاصل یہ ٹھیرا کہ استعمال و استماع جملہ آلات ملاہی و معازف کا حرام ہے اور جملہ طنابیر و اعواد و اوتار و مزامیر وغیرہ کبائر مین داخل ہین اگرچہ بعض مین خفیف اختلاف فقہاء کا ہے ॥

فصل

اشعار و منظومات مین تشبیب کرنا ساتھ غلام کے ہرچند کہ معین نہو ہمراہ ذکر عشق کے یا ساتھ کسی عورت اجنبیہ کے اگرچہ ذکر اوسکا فحش سے نکرے یا ساتھ کسی عورت مبہمہ کے جسکا ذکر فحش سے کرے اور پڑہنا اوس تشبیب کا گناہ کبیرہ ہے پہلی بات کو رویانی نے کبیرہ کہا ہے اور یون لکہا ہے ولو کان یشبب بغلام ویذکر انہ یعشقہ فسق وان لم یعینہ لان النظر الی الذکور بالشہوۃ حرام بکل حال انتہی لکن تہذیب مین اعتبار تعیین کا کیا ہے اذرعی کہتے ہین یہی اقرب ہے اور قول اول ضعیف ہے اسلئے کہ شاعر حقیقت مین کچہ عاشق نہین ہوتا ہے بلکہ اظہار صنعت کا واسطے ترقیق شعر کے کرتا ہے اسلئے مجرد تشبیب مجہول سے فاسق نہین ہوگا شافعی نے اپنی غزل مین کہا ہے

لوان عینی الیک الدھر ناظرۃ +		+ جاءت وفاتی ولم اشبع من النظر

پہر کہا ہے کہ اس شعر مین کچہ تصریح غلام کی نہین ہے جائز ہے کہ امام رضی اللہ عنہ نے یہ شعر حق مین اپنی بی بی یا کنیز کے کہا ہو انتہی مین کہتا ہون کہ شاعر کو مقصود شعر سے صرف مضمون بندی ہوتی ہے بلاغت معنی و فصاحت لفظ پر نظر رہتی ہے نہ وہان کوئی غلام ہوتا ہے نہ کوئی عورت حلال یا حرام رہا کبیرہ ہونا دوسری تیسری بات کا سو اوسکا ذکر شریح نے روضۃ الحکام مین کیا ہے اذا شبب بامرأۃ وذکرھا بالفحش فھو فاسق وان ذکرھا بالطول وقصر له انتہی روضہ کا لفظ یہ ہے التشبیب بالنساء والغلمان من غیر تعیین لا یخل بالعدالۃ وان اکثر منہ لان التشبیب صنعۃ وغرض الشاعر تحسین الکلام لا تحقیق المذکور انتہی کعب بن زہیر نے حضرت کے سامنے تشبیب بسعاد کی تہی انکار نفرمایا بعض نے کہا ہے کہ وہ اوسکے چچا کی بیٹی اور بی بی تہی وہ مدت سے غائب تہا آسی جنس کی یہ بات ہے کہ شعراء ذکر لیلی وسعدی ودعد وہند وسلمی ولبنی کا کیا کرتے ہین ابن عبدالبر نے کہا ہے وکا یکرا[illegible]

من الشعراء احد من اهل الدين وكذلك من اتباع النبي وليس احد من كبار الصحابة وابن العلماء
مواضع الفقه وقد اوقد قال الشعر وتمثل به او سمعه ورضيه ما كان منه حكمة او مباحا
ولم يكن فيه فحش ولا خنا ولا لمسلم اذى وكان عبيد الله بن عتبة بن مسعود احد فقهاء
المدينة العشرة ثم المشيخة السبعة شاعرا مجيدا انتهى ⁂

فصل

شعر مشتمل ہجو مسلم پر انشا اگرچہ سچی ہو یا فحش و کذب پر مشتمل ہو اور اس ہجو کا پڑھنا یا مشہور کرنا
گناہ کبیرہ ہے **ف** انکا کبیرہ گناہ ہونا بموجب تصریح جرجانی وغیرہ کے ہے انشاء و انشاد شعر سے
کوئی مردود الشہادۃ نہیں ہوتا ہے جب تک کہ ہجو کسی مسلمان کی یا فحش یا کذب فاحش نہ ہو
اور احادیث بابت ہجو مسلم و ذمی وغیرہ کے بہت بیان کیا ہے قول فیصل اس بارہ میں یہ ہے
کہ شعر ایک کلام ہے حسن اوسکا حسن اور قبیح اوسکا قبیح ہے ⁂

فصل

شعر میں ایسا مبالغہ کرنا جسکی عادت نہیں ہے جیسے کسی جاہل یا فاسق کو عالم ٹھیرانا یا عادل
کہنا اور شعر کے ذریعہ سے کمائی کرنا اور بہت سا وقت شعرگوئی میں صرف کرنا اور جب عطیہ
نہ ملے تو ذم و فحش میں مبالغہ کرنا گناہ کبیرہ ہے **ف** ان دونوں کا کبائر ہونا مدلول اقوال
اہل علم ہے عمدہ میں کہا ہے ممدوح کو مانند شیر یا بدر کے کہنا قادح عدالت اور موجب رد
شہادت نہیں ہے یا کاتب کا یوں لکھنا انا فی ذکرک اناء اللیل والنہار ولا اخلی مجلسا
عن ذکرک وانت احب الی من نفسی کہ یہ بھی قادح نہیں ہے کیونکہ مقصود اس سے تزئین
کلام ہے نہ کذب گویا بمنزلہ لغو یمین کے ہے ہاں کسی فاسق جاہل بخیل کو اعلم اعدل اکرم کہنا جو
بدلالت حس کذب ہے بے شبہہ طرح جلباب حیا و مروت ہے اسی طرح مدح کو حرفہ ٹھیرانا اور اکثر

وقت اوسمین ضائع کرنا مذموم وگناہ ہے جب شعر آفات ترجمہ فحش سے خالی ہو تو اوسکا انشاد و انشا
لاباس بہ ہے حضرت کے شعرا تھے جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ و کعب بن مالک اور حضرت نے
سو شعر امیہ بن الصلت کے سُنے تھے ور فرمایش کرکے انشاد کرائے تھے اور ایک خلائق نے
صحابہ و تابعین و من بعدہم سے انشاد اشعار کیا ہے اصمعی کہتے ہین مینے شعر ہذلیین کے امام
شافعی کو سنالئے بلکہ حفظ دواوین عرب مین بڑی معونت ہے معرفت کتاب و سنت پر بخاری کا لفظ
یہ ہے ان من الشعر لحکمۃ شافعی کا لفظ مرفوعًا یہ ہے الشعر کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح
زواجر مین کہا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جو شعر طاعت خدا و اتباع سنت و اجتناب بدعت
و حذر معصیت پر آمادہ کرے وہ قربت ہے یا مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہو
شاعر کا ہجو کرنا سچ ہو یا دروغ حرام اور موجب رد شہادت ہے اسیطرح اشعار فاحشہ و قذف
وغیرہ کا حکم ہے ❊

فصل

ادمان صغیرہ یا صغائر کا اس طرح کہ معصیت طاعت پر غالب آجاوے گناہ کبیرہ ہے علما نے
اسکی تصریح کی ہے رافعی نے کہا ہے کہ اصرار صغیرہ پر مثل ارتکاب کبیرہ کی ہے جمہور کہتے ہین
جسکے معاصی طاعت پر غالب ہین وہ مردود الشہادۃ ہے حاصل یہ ہے کہ معتمد باتفاق متاخرین
مثل اذرعی و بلقینی و زرکشی و ابن العماد وغیرہم کے یہ بات ہے کہ مداومت کسی صغیرہ پر یا
انواع صغائر پر خواہ اوسپر مقیم ہو یا مکثر بصورت غلبۂ طاعات کے معاصی پر مضر نہین ہوتی ہے
ورنہ مضر ہے ولم یصروا علی ما فعلوا کی تفسیر یہ کی ہے کہ لم یعزموا علی ان لا یعودوا الیہ
مطلب یہ ٹہیرا کہ اصرار کہتے ہین عزم کو عود پر یا ترک عزم عدم عود ابن الصلاح کا لفظ یہ ہے کہ اصرار تلبس
ہے ساتھ ضد توبہ کے اس طرح پر کہ عزم عود کا مستمر ہو اور مدام اوس کام کو کرتا رہے یہانتک کہ ذنب
کبیرہ ہو جانے مین داخل ہو اسکے لئے کوئی زمانہ اور عدد محصور نہین ہے غرضکہ مدار غلبہ طاعات یا معاصی پر ہے

فصل

ترک کرنا توبہ کا کبیرہ سے گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا قال
تعالیٰ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون لعلکم تفلحون اسی طرف اشارہ ہے
یعنے عدم توبہ خسارہ ہے اسیلئے توبہ کرنا کبیرہ سے واجب عین ہے فوراً بنص کتاب وسنت
واجماع امت باقلانی کہتے ہین واجب ہے توبہ تاخیر توبہ سے بلکہ ابوالحسن اشعری نے کہا ہے
کہ توبہ کرنا صغیرہ سے بھی فوراً واجب عین ہے جسطرح کہ کبیرہ سے واجب ہے بلکہ امام الحرمین نے
اسپر اجماع نقل کیا ہے **ف** اسمین اختلاف ہے کہ قبول ہونا توبہ کا قطعی ہے یا ظنی نووی نے
کہا ہے قبول ہونا توبہ کافر کا اسلام سے قطعی ہے اور قبول ہونا توبہ غیر کافر کا وقت وجود شروط کے
ظنی ہے امام نے کہا ہے وزر کفر کا ایمان لانیسے اور کفر پر نادم ہونیسے بالاجماع ساقط ہوجاتا ہے
اسکے سوا جو اور انواع توبہ کے ہین اونکا قبول ہونا مظنون ہے بیہقی نے شعب الایمان مین کہا ہے
حدیث مین حدود کو کفارہ ٹھیرایا ہے جبکہ توبہ کرے کیونکہ سارق سے بعد قطع کے فرمایا تھا تب
الی اللہ **ف** وہ توبہ جو ماحی اثم ہوتی ہے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ متعلق حق آدمی نہو
دوسرے وہ جو اوس سے متعلق ہو اول جیسے وطی اجنبیہ یا دون فرج مین اور شرب خمر حدیث
مین آیا ہے الندم توبۃ باز رہنا فی الحال اور عدم عود پر عزم شرط ہے ندامت کا کچھ شرط نہین
ہے مگر تاج سبکی نے کہا ہے تحقق ندم کا نہین ہوتا مگر بقیہ امور سے وہ تین یا پانچ امر ہین ایک
ندامت دوسرے عزم عدم عود تیسرے فی الحال باز رہنا گناہ سے چوتھے استغفار کرنا زبان سے پانچوین
وقوع توبہ کا قبل غرغرہ ومعائنہ کے بعض نے کہا پانچ سے بھی زیادہ مین جیسے نہونا توبہ کا اضطراراً
بظہور آیات جیسے نکلنا سورج کا مغرب سے اور جیسے چھوڑ دینا مکان معصیت کا اور جیسے
تجدید توبہ کی معصیت سے جبکہ بعد توبہ کے یاد آئے اور جیسے عود نکرنا طرف اوس معصیت کے
اور جیسے تمکین دینا حاکم کو اقامت حد پر اور جیسے تدارک کرنا اوسکا باداء قضا دوسری قسم

توبہ کی جو متعلق حق آدمی ہے اوسمین بھی یہی شروط ہین بلکہ یہ شرط زیادہ ہے کہ اوس حق کو اپنے
ذمہ سے ساقط کرے اگر مال ہو تو واپس کر دے اور اگر اور کچھ ہو تو اوسکا ویسا تدارک کرے
قاضی حسین نے کہا ہے کما یحرم فعل الحرام یحرم الفکر فیہ **لقولہ تعالے** ولا تتمنوا
ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض فمنع من التمنی کما منع من النظر الی مالا یحل **لقو**
لہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم انتھی اگر یہ نیت کی ہے کہ کل مین کافر ہو جاؤنگا تو وہ آج
ہی کافر ہو گیا علی الاصح زواجر مین بحث مسائل توبہ کو سات ورق مین بسط سے لکھا ہے مذاہب
فقہاء و اہل علم کو مع خلاف کے ذکر کیا ہے ❊

فصل

انصار سے بغض رکھنا اور کسی صحابی کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے علامت ایمانکی
حب انصار اور علامت نفاق کی بغض انصار ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے لا یحبھم الا مؤمن و
لا یبغضھم الا منافق من احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ مراد انصار سے
اوس و خزرج ہین اگرچہ بعض حنابلہ نے کہا ہے کہ مراد انصار خدا و رسول و دین اسلام ہین اور
وہ قیامت تک باقی ہین شیخین کا لفظ یہ ہے لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو انفق
احدکم مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ نہی واسطے تحریم کے آتی ہے
یہ حدیث شامل ہے جملہ مہاجرین و انصار وغیرہم کو ترمذی کا لفظ یہ ہے تم ڈرو اللہ سے حق مین میرے
اصحاب کے مت نشانہ بناؤ انکو بعد میرے جو کوئی اونکو دوست رکھیگا وہ میری محبت سے
اور جو کوئی اونکو دشمن رکھیگا وہ میرے بغض سے جسنے انکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی
اور جسنے مجکو ایذا دی اوسنے اللہ کو ایذا دی جسنے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ اوسکو پکڑ لے
اس بارہ مین بہت حدیثین آئی ہین کتب سنت مین باب فضائل و مناقب صحابہ کا مستقل منعقد
ہے صاحب زواجر لکھتے ہین وقد استوفیتھا وما یتعلق بھا فی کتاب حافل لم یصنف فی

هذا الباب فيما الظن مثله ومن تعرجمية الصواعق المحرقة لاخوان الشياطين اهل الابتداع والضلال والزندقة فاطلبه ان شئت لترى ما فيه من محاسن الصحابة وثناء اهل البيت عليهم لاسيما الشيخان ومن افتضاح الشيعة والرافضة في كذبهم وتقولهم وافتراءهم عليهم بما هم بريئون منه رضوان الله عليهم اجمعين **ف** ان ونکے کبیرہ ہونے کی تصریح سبت سے علما نے کی ہے شیخین وغیرہ ہما نے کہا ہے کہ سب صحابہ کبیرہ ہے بلقینی نے کہا ہے داخل ہے نیچے مفارقت جماعت کے جیسے سب صحابہ کیا وہ بلا نزاع مرتکب کبیرہ ہوا انتہی اکثر علما نے کہا ہے کہ سب ابو بکر و عمر کفر ہے اسلیئے کہ ایک حدیث مین آیا ہے من سبك يا ابا بكر فقد كفر سو جبکہ حدیث صحیح مین یون آیا ہے من قال لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما تو بے شبہہ ساب ابی بکر و ذریت ابی بکر قطعاً کافر ہو گا اللہ پاک نے قرآن مین کئی جگہہ نص کی ہے کہ وہ صحابہ سے راضی ہے سو اب جو کوئی کسی ایک صحابی کو برا کہیگا وہ گویا اللہ سے محاربہ کرتا ہے حضرت نے صحابہ کی محبت و بغض کو اپنی محبت و بغض ٹھیرایا ہے فضائل صحابہ کے بے گنتی ہین اونکے آثار حمیدہ اسلام مین بیشمار ہین اگر صحابہ نہوتے ہم تک علم قرآن و حدیث کا کچھہ نہ پہنچتا شرائع اسلام کا ظہور ہوتا علی الخصوص خلفاء راشدین فاطمہ عشرہ مبشرہ پھر درجہ بدرجہ تا آخر صحابی سب کی محبت و تعظیم کرنا است پر واجب ہے جو لوگ اونکو برا کہتے ہین یہ سب دلیل ہے اونکے خبث باطن پر **حکایت** کمال ابن قدیم نے تاریخ حلب مین کہا کہ جب ابن منیر مر گیا ایک جماعت جوانان حلب کی سیر کرنیکو نکلی تھی بعض نے بعض سے کہا ہمنے سنا ہے کہ کوئی ساب ابو بکر و عمر نہین مرتا ہے لیکن اللہ اوسکو قبر مین سور کی صورت کر دیتا ہے اسمین شک نہین ہے کہ ابن منیر ساب شیخین تھا سب کی راے یہ ہوئی کہ اوسکی قبر پر جاکر اوسکی صورت دیکھین چنانچہ قبر کو کھود ا دیکھا کہ سور ہو گیا ہے منہہ اوسکا قبلہ سے اور طرف کو پھرا ہے اوسکو نکال کر کنارہ قبر پر ڈالدیا کہ لوگ دیکھین پھر سب کی سمجھہ مین یہ آیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین چنانچہ منہہ جھلس کر قبر مین ڈالدیا اور مٹی ڈال کر چلے آئے شمس الدین اکابر تابعین سے تھے وہ کہتے ہین

رافضہ یہود ہین اس امت کے اسلیے کہ مثل یہود کے بغض اسلام رکہتے ہین پہر مطابقت اونکے عقائد و اعمال کی ساتہہ یہود کے ذکر کی پہر کہا کہ یہود و نصاری کو اونپر فضیلت حاصل ہے پہر وجہ مزیت کی بیان کی جسکا ذکر مع دیگر حکایات کے زواجر مین مذکور ہے **ف** علما نے کہا ہے سب عائشہ رضی اللہ عنہا بالاجماع کفر ہے اسلیے کہ اس سب مین تکذیب ہے قرآن کی اسیطرح انکار صحبت ابوبکر کا بالاجماع کفر ہے کیونکہ اسمین بہی تکذیب قرآن کی ہے **قال تعالی** اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا بعض علما نے فتوی دیا ہے کہ سابّ عائشہ کو قتل کرنا چاہیے حسن بن زید کے سامنے ایک شخص نے عائشہ کو برا کہا تہا غلام سے کہا اوٹھہ اسکا سر کاٹ لے چنانچہ اوسنے سر اوسکا کاٹ لیا عائشہ کے مناقب بہت ہین ستر ہزار ایکدم مین صرف کیے اور خود پیوند لگائے ہوئے تہین انہون نے جبرئیل کو دیکہا تہا حضرت نے کہا ای عائشہ سلام کرتے ہین کہا یہ جبرئیل ہین تمکو سلام کرتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سے فضائل و خصائص عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کیے ہین +

فصل

جہوٹا دعوی کرنا کسی شخص کا یا وجود علم کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے من ادعی ما لیس لہ فلیتبوء مقعدہ من النار یہ وعید بہت سخت ہے اس وعید کی وجہ سے اسکا کبیرہ گناہ سمجہا ہے اگرچہ کسیکی تصریح اس باب مین ہمنے نہین دیکہی ہے +

کتاب العتق

خادم بنانا مرد آزاد کا بغیر کسی مسوغ شرعی کے مثلاً باطن مین آزاد کر دیا ہے اور ظاہر مین اوس سے خدمت لیتا ہے استمرار گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکہی جو وعید شدید غلام بنانے مین کسی آزاد کے آئی ہے وہ اس کبیرہ کو بہی شامل ہے زواجر مین خاتمہ تعداد کبائر کا اسی کتاب العتق پر کیا ہے عتق کہتے ہین آزاد کرنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کالقب عتیق تھا اسلئے کہ اللہ نے اونکو آگ جہنم سے آزاد کردیا تھا میرا نام بھی صدیق ہے اگرچہ مجکو
بجز مشارکت اسمی کے کوئی مناسبت اونسے نہین ہے لکن اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق
ہے اگر مجکو بھی وہ اپنے فضل وکرم سے عذاب وعقاب اخروی سے آزاد کردے تو کچھہ دور نہین ہے
الحمد للہ تعالی کہ اتمام کبائر کا بیان آزادی نار پر ہوا اعتقنا اللہ من النار وجعلنا من اولیائہ
المصطفین الاخیار +

خاتمہ بیان مین فضائل ومتعلقات توبہ کے

اِس باب مین آیات واحادیث کثیرہ مشہورہ وارد ہین **قال تعالے** وتوبوا الی اللہ
جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون **وقال تعالی** الا من تاب وامن وعمل
صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما **وقال تعالی**
ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا مسلم کا لفظ مرفوعا یہ ہے بیشک اللہ
بڑہاتا ہے ہاتھہ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور بڑہاتا ہے ہاتھہ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے
گنہگار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مغرب کی طرف ایک دروازہ
ہے جسکا عرض چالیس یا ستر برس کا رستہ ہے کھول رکھا ہے اللہ نے اوسکو اوس دن سے
جب سے کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اوسکو بند نہ کریگا یہانتک کہ نکلے سورج اوس طرف سے
وذلک قولہ تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا اسکو
ترمذی نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے جنت کے آٹھہ دروازے ہین سات بند ہین
ایک واسطے توبہ کے کھلا ہے یہان تک کہ اوس طرف سے سورج نکلے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے
اگر خطا کرو تم یہانتک کہ پہنچین خطائین تمہاری آسمان کو پھر توبہ کرو تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمہاری
ترمذی وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے سارے بنی آدم خطاوار ہین اور بہتر خطاوارون مین بہت توبہ کرنیوالے
ہین اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے ترمذی کا لفظ بسند حسن یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندہ کی جب

کہ غرغرہ نہین لگا ہے یعنی جان حلق تک نہین پہنچی ہے طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ لیکن اسکی سند مین انقطاع ہے مگر بیہقی نے اسکو دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔
ابن حبان وحاکم کا لفظ یہ ہے الندم توبۃ اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے مسلم وغیرہ کا لفظ یہ ہے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکرتے اور مستغفر نہوتے تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایک
دوسری قوم کو سوا تمہارے لاتا جو گناہ کرتی اور استغفار کرتی پھر اونکو بخشتا مسلم مین یہ قصہ
آیا ہے کہ ایک عورت نے حرام کا بچہ جنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو رجم کیا اور اوسپر
نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا لقد تابت توبۃ لو قسمت بین سبعین من اھل المدینۃ لوسعتھم
وھل وجدت افضل من جادت بنفسھا للہ عز وجل ابن عمر کہتے ہین مینے ایک حدیث
حضرت سے سنی نہ ایکبار دوبار بلکہ سات بار فرماتے تھے کفل بنی اسرائیل مین تھا کسی گناہ سے پرہیز
نکرتا تھا اوسکے پاس ایک عورت آئی اوسکو ساٹھہ دینار دیکے وطی کرنے پر پھر جب بیٹھا جیسے مرد
عورت پر بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپی اور روئی کہا کیون روتی ہے کہا مینے تجھپر زبردستی کی ہی
کہا نہین لیکن یہ ایک ایسا کام ہے جو مینے کبھی نہین کیا اور مجھکو اس کام پر آمادہ نہین کیا ہے
مگر حاجت نے کہا تو یہ کام کرتی ہے جو تو نے کبھی نہین کیا تو جا یہ دینار مینے تجھکو دیئے اور قسم ہے
اللہ کی کہ مین بھی اب کبھی اللہ کی معصیت نکرونگا پھر وہ اوسی رات مرگیا صبح کو اوسکے دروازے
پر یہ لکھا ہوا تھا ان اللہ قد غفر للکفل یعنی اللہ نے کفل کو بخشدیا صحیحین مین قصہ ایک شخص
کا آیا ہے جسنے ننانوے خون کیئے تھے جب وہ اوس زمین معصیت سے نکل کر چلا راہ مین مرگیا ملائکہ
رحمت وعذاب مین جھگڑا ہوا آخر اوسکو دوسری زمین سے قریب پایا ملائکہ رحمت لیگئے اس قصہ کو
طبرانی نے بھی بسند جید روایت کیا ہے زواجر مین دونون روایات کو تطویل لکھا نقل کیا ہے مسلم کا
لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون جہان اوسکے ساتھہ ہون جب
وہ مجھکو یاد کرتا ہے واللہ کہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جتنا کہ کوئی تم مین
سے اپنے گم کردہ جانور کی جنگل مین پانے سے خوش نہین ہوتا جو کوئی مجھسے ایک بالشت قریب

ہوتا ہے مین اوس سے ایک گز قریب ہوتا ہون اور جو کوئی مجھسے ایک گز قریب ہوتا ہے مین اوس سے
ایک باع قریب ہوتا ہون اور جب وہ میری طرف متوجہ ہو کر چلتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑ کر
آتا ہون اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اچھا کام کیا آیندہ بخشا گیا
اوسکا کام گزشتہ اور جسنے برا کام کیا آیندہ وہ پکڑا گیا گزشتہ و آیندہ پر مسلم مین آیا ہے کہ ایک
شخص نے سوا جماع کے سب کام ایک عورت سے کیے تھے حضرت سے آکر کہا آپنے جواب نہ دیا جب
وہ چلا گیا اوسکو بلا کر یہ آیت پڑھی واقم الصلوة طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسنات
یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ایک شخص نے قوم مین سے کہا ای رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ خاص اسکے لئے ہے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون کے لئے ہے بزار و طبرانی کا لفظ
بسند جید یہ ہے کہ ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا بھلا بتاؤ کہ جسنے سارے گناہ کئے ہین اور کوئی
شے نہین چھوڑی اور اوسنے اس حال مین کسی حاجہ و داجہ کو ترک نہین کیا وہ بھی توبہ کر سکتا ہے
فرمایا تو مسلمان ہو چکا ہے کہا ہان مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فرمایا تو حسنات کر سیئات کو چھوڑ دے اللہ تعالی اون سبکو تیرے لئے خیرات کر دیگا
اوسنے کہا بھلا میرے غدرات و فجرات بھی خیرات ہو جاوینگے فرمایا ہان اوسنے کہا اللہ اکبر پھر تکبیر
کہتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ آنکھ سے اوٹ مین ہو گیا حاجہ وہ شخص ہے جو حاجیونکی راہزنی وقت
توجہ کے طرف حج کے کرے داجہ وہ شخص ہے جو پھرتے وقت حاجیون کو لوٹے راہزنی کرے
اگلی حدیث دلیل ہے تکفیر سیئات صغائر پر کہ نماز پڑھنے سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہین
دوسری حدیث دلیل ہے تکفیر کبائر پر کہ توبہ کرنیسے اور حسنات بجا لانے سے زمانہ آیندہ مین
گو وہ کیسے ہی بڑے گناہ کیون نہون مبتدل بہ خیرات ہو جاتے ہین وللہ الحمد ای اللہ یا
تو میرے غدرات و فجرات کو بھی اپنی رحمات سے خیرات کر دے اور مجھکو توفیق عمل حسنات و ترک
سیئات کی باقی عمر مین لطف فرما تیری رحمت واسعہ کے سامنے ایک مشت خاشاک کا پاک کر دینا
کچھ بڑی بات نہین ہے صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی اپنی جان پر اسراف کرتا تھا اوسکو جب

موت آئی اپنے بیٹون سے کہا جب مین مر جاؤن مجھکو جلا کر پیس کر ہوا مین اوڑا دینا واللہ اگر اللہ
مجھپر قدرت پائیگا یعنی ارادہ کریگا تو مجھے ایسا عذاب کریگا جو کسی کو نہ کیا ہوگا جب وہ مر گیا تو
اوسکے ساتھہ ایسا ہی کیا گیا اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھہ تجھہ مین ہے اوسکو جمع کر دے
زمین نے ایسا ہی کیا وہ کھڑا ہو گیا اللہ نے پوچھا تجکو اس کام پر کسنے آمادہ کیا اوسنے کہا
خشیتک یا رب یا یون کہا مخافتک اللہ نے اوسکو بخشدیا ترمذی کا لفظ بسند حسن وغریب یون
ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجکو ایک دن یا ڈرا مجسے کسی
جگہہ مین صحیحین کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی کہتا ہے جب ارادہ کرتا ہے بندہ میرا اس بات کا کہ کوئی
سیئہ کرے تو تم اوسکو نہ لکھو جب تک کہ عمل مین نہ لاوے پھر اگر عمل مین لائے تو اوسکو مثل
اوسکے لکھو یعنی ایک ہی سیئہ اور اگر اوسکو میرے سبب سے چھوڑ دے تو تم ایک حسنہ لکھو الحدیث
ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے مجکو قسم ہے میری عزت کی جمع نکرونگا مین اپنے
بندے پر دو خوف اور دو امن جب وہ مجسے دنیا مین ڈریگا تو امن دونگا مین اوسکو قیامت مین
اور جب امن مین رہیگا وہ دنیا مین تو ڈراؤنگا اوسکو قیامت مین ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت
اوتری یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب پر تلاوت کی ایک جوان بیہوش ہو کر گر پڑا حضرت نے اوسکے
دل پر ہاتھہ رکھا وہ متحرک تھا فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ و
وسلم نے اوسکو بشارت جنت کی دی اصحاب نے کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا یہ بشارت ہمارے درمیان مین ہے فرمایا تمنے یہ قول اللہ تعالی کا نہین سنا ہے ذلک
لمن خاف مقامی وخاف وعید رواہ الحاکم وصححہ غرضکہ خوف بڑی نعمت ہے خوف
سے جنت ملتی ہے پھر جو کوئی خوف سے اللہ کے کوئی گناہ ترک کر دیتا ہے اوسکو تو ضرور ہی
بہشت نصیب ہوتی ہے قرآن پاک مین فرمایا ہے فاما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی
فان الجنۃ ہی الماوی یہ اللہ کا وعدہ ہے اوسکے وعدے مین تخلف نہین ہو سکتا ہے بلکہ

خائف کے لئے دو جنتون کا وعدہ بھی فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان گویا دار مدار
حصول نعیم جنت کا خوف وخشیت پر ہے اورکیون نہو کہ جسکو خشیت نہین ہے اوسکو معاصی و
آثام وسئیات صغائر وکبائر پر جرأت ہوتی ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے وہ بہ نسبت
غیر خائف کے گناہ سے زیادہ بچتا ہے یہ خوف بہ نسبت عموم خلایق کے اہل علم کو زیادہ ہوتا
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء مراد علماء سے اس جگہ وہ لوگ ہین جو عارف اسماء
وصفات الٰہی واحکام تشریعی اور تابع کتاب وسنت ہین اعتقاد وعمل مین گویا خوف کو انہین
مین منحصر فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ علماء سوء ہین یا تبیع راے مجرد وہ اس خشیت سے
بے بہرہ محض ہوتے ہین بلکہ جو رعونت وجرأت گناہون پر اونکو ہوتی ہے وہ غیر کو بلکہ جاہل
عوام کو نہین ہوتی ہے سو جبکہ یہ خشیت مخصوص باہل علم ٹھیری تو ابث معلوم ہوا کہ جنت بھی
خاص انہین کا حصہ ہے اسلئے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنے جنت
واسطے اہل خشیت کے ہے اور اہل خشیت یہی اہل علم ہین تو جنت انہین کی میراث ٹھیری یا اوسکی جو کہ
انکے حکم مین ہے اہل تقوی وزہد واعمال صالحہ سے گو علم وعمل مین بپایہ انکے نہ پہنچا ہو لیکن دوستدار
علماء واہل علم کا بھی درجہ آخرت مین ہمتان انکا ہوگا حدیث مین آیا ہے المرء مع من احب دوسرا
لفظ یہ ہے انت مع من احببت اے اللہ مین ایک ادنی مسلمان عاصی ہون نہ عالم ہون نہ خاشع
ہون مجھسے رات دن صدور معاصی کا یون ہوتا ہے جیسے مینہ برستا ہو مین ہرچند چاہتا ہون
کہ اس ورطہ سیئات سے کسی طرح علحدہ ہوکر تیرے ہی کام کا خالصًا مخلصًا رہجاؤن مگر
نفس امارہ وتلبیس ابلیس ہر دم راہزن ہے بجز تیری توفیق کے کوئی رستہ نجات کا نظر نہین
آتا تو ہی ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے تو مجھکو سب سے منقطع کرکے اپنی طرف بلالے سارے
صغائر وکبائر سے بچاکر کلمۂ توحید پر استقامت بخشکر خاتمہ بالخیر کر دنیا سے باایمان صحیح
وسلامت اوٹھا ہر تبعات قبر وبرزخ وآفات ہول محشر وتکلیفات موقف سے نجات دیکر نعیم
آخرت نصیب فرما وما ذلک علیک بعزیز الحمد للہ کہ آج روز پنجشنبہ بتواخت شہ ساعت

اوّل روز یہ رسالہ مختصر کتاب مبسوط زواجر سے منتخب ہوکر بتاریخ بست و ہشتم صفر ۱۳۱۱ ہجری قدسی کو تمام ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید رسلہ خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وصلحاء امتہ اجمعین آمین ثم آمین

خاتمۂ کتاب مستطاب قواطع الشرع

از تصنیف سید محمد اسمٰعیل احمد صاحب سہسوانی

آسان نہیں ہے حمد خدا مشکل ہے	توصیف رسول دوسرا مشکل ہے
گویائی کی جا ہے نہ خموشی کا محل	مشکل ہے بہرحال دلا مشکل ہے

اما بعد گوش شنوا کو بشارت ہے چشم بینا کو اشارت متقین کو مژدہ آشین کو صلا کہ ان دنوں یہ کتاب ہدایت مآب فہرست معاصی گنہگاران گوشوارۂ ذنوب سیہ کاران فاتح ابواب اتقا و پرہیزگاری ساقی ذرایع تردامنی ونکوہیدہ کاری ہمہ تن قبول سراپا اثر موسوم بہ قواطع الشرع عن انواع الشر مطبع بلند نام مفید عام میں مزین بہ طبع ہوکر مطبوع طبائع اہل دین مرغوب خواطر کہین ومہین ہوئی

نہ صرف لالہ ونسرین زنوبہار شگفت	کہ گل شگفت صنوبر شگفت انار شگفت

کیون نہو کسکی سعی کا نتیجہ ہے کسکا باندھا ہوا نقشہ ہے جسکی صورت دیکھے سے خدا یاد آئے پاس بیٹھے سے آدمی الشان بنجائے وہ نامیون کا نامی مسلمانون کا حامی غریبون کا ساتھ دینے والا بیکسون کا دل ہاتھہ مین لینے والا متقیون کا دوستدار گنہگارون کا غمخوار

دین کی اشاعت مین سرگرم امور آخرت مین سبقت معاملات دنیا مین نرم شرافت کی جان سیادت کا ایمان عالمیون کا مستند عالمون کا معتمد تفاخر کا اقبال اقبال کا تفاخر سیدنا مولانا سید

محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ ٥

کہتی ہے اوسے دیکھکے خلقت بہم لیا	دیکھا نہین سردار جہان میں کہیں ایسا

ناظرین اس کتاب پر انصاف سے نظر فرماوین میرے ممدوح کی کثرت تحقیق وسعت نظر کی داد دیں بان پر لاوین اسکا طرز تالیف سب سے جداگانہ خوبی مین فرد خوش اسلوبی مین یکتا ہے تحریر است گفتار سب گنہگارون کے حالات سے خبردار سب کبائر مستلق ظاہر کو ایک ایک کرکے بتاتی ہے ایک ایک گناہ کی وعید سناتی ہے آیات واحادیث سے مملو ہے اب کسیکو کیا جا ہی گفتگو ہے گنہگارو خدا سے ڈرو توبہ کرکے متقی بنو ٥

اے گنہگارو یہی وقت ہے توبہ کرلو	بند ہو جائیگا پھر باب اجابت دیکھو

خداوند کریم عامۂ سامعین کو توفیق خیر عطا فرمائے قرب کمبائر سے دور رکھیگا سے صغائر کو سمجھے زلات سے درگزر کرے ٥

معاف کر میرے جرمون کو رحم کر مجھپر	الٰہی تجھکو ... کہتے ہیں



قطعہ تاریخ



بیان ہو کیا تیری نام آوری کا اے ممدوح	ملی ہے ناموری تجھسے نامدارون کو
شمار ہو نہین سکتا تیرے فضائل کا	کوئی بھی گن نہین سکتا فلک کے تارونکو
عزیز رکھتے نہ کیونکر تجھے ہر ایک بشر	وہ کون ہے جو نہ چاہے خدا کے پیارونکو
نکیون ہون خوش تراد ید اردیکھکر دیندار	نشاط عید سے ہوتا ہے روزہ دارونکو
سیادت و شرف و سروری و سرداری	ہے فخر ذات مبارک پہ تیری چارونکو
تیرے زمانہ بخشش مین آجتک جینے	سنا نہین کبھی مایوس امیدوارون کو

دکھا رہا ہے تو وحدت میں جلوۂ کثرت — ہزاروں فائدے اک تجھ سے ہیں ہزاروں کو
ہیں اب وہ تیری بدولت ہر ایک علم میں طاق — نہ تھی تمیز الف و با میں جن گنواروں کو
ہر ایک علم میں یکساں تجھے مہارت ہے — بلند و پست برابر ہے شہسواروں کو
عبور تیری تصانیف کی طفیل میں آج — ہے بیشمار مسائل پہ بیشماروں کو
لکھا ہے کیسا عدیم المثال یہ نامہ — ہے خضر راہ ہدایت ہے دین شعاروں کو
ہوا کیا نہ ظاہر کا اس سے وہ اظہار — کہ شرم آتی ہے سنکر گناہگاروں کو
تھے مبتلا جو معاصی علانیہ بے شرم — ق — خدا کا خوف نہ تھا کچھ خدا کے ماروں کو
سنا یہ نامہ تو ایسے ڈرے کہ شرمایا — گناہگاروں نے آج اتقا شعاروں کو
نہیں کتاب یہ نسخہ ہے مومیائی کا — صلا ہے خنجر عصیان کے دل فگاروں کو
لکھی جمیل نے تاریخ اسکے چھپنے کی — ملی یہ شمع ہدایت سیاہ کاروں کو

۱۳ ھ

دیگر

جمیل اس رسالہ میں تو ہیں سب — کیا ہے سے ہیں جتنے عصیان ظاہر
جو تاریخ چھپنے کی مد نظر ہے — تو کہدے تجھے بستہ گناہان ظاہر

ھ ۱۳

صحت نامہ قواطع الشمر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	تو وہ	تو وہ تو	۸	۱۴	هم	ھم
۳	۱۰	غافلات کو	غافلات کو عقوق والدین	۹	۵	عباد	عبادہ
۵	۱۸	یلیق	یلیق	رر	۷	انسیاللہ	نسیان

صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٦	١٤	بسیان	رسیان
٢٠	٣	رائی	رأی
٢٢	٤	ستنضمات	ستنصمات
٢٣	١٩	کہ ود	×
٢٥	٣	وقت	×
٢٦	٢	یقیل	یقبل
"	٨	الشی	ایسی
٣٢	١	جبت	جبت
"	١٣	روایت	×
٣٥	٥	ہلال	حلال
٣٦	٢	حبہ	حد
"	٨	فالعبو	فالعبوا
٤٣	١٠	سیئہ	سیئہ
٤٣	١	کیا	کہا
"	٥	جالیت	جاہلیت
٤٥	١٩	نمیمتہ	تمیمتہ
٤٧	٦	واثلتہ	واثلہ
٤٩	١٥	مدیہ	ردیہ
٥١	١٥	حثیمز	حثیمز
٥٢	١٣	اسلئی	اسی لئی
٥٢	١٣	باآپ	یاآپ
"	١٦	اوسکو	اونکو
٥٧	٦	الحراث	العارث
"	١٣	سنہین سے	سنہین ہین
"	١٨	ہوا	ہو
٥٨	٥	ذکر	اگرچہ ذکر
"	١٢	حرام	حرم
٥٩	١٠	بیع	بیع ہین
٦٠	١٣	بناسلے	بتاسکے
٦٣	٦	اقوال	×
"	"	یاسارے اقوال ہین	یا تولنا ہے
٦٦	٩	وغیرہا	وغیرہا
"	١١	لعبہ	کعبہ
٦٨	٩	القضاد	القضاۃ
٧٠	٤	تحذیر	تخدیر
"	٦	عریدہ	عربدہ
٧١	٢	تحذیر	تعزیر
"	١٧	والمترویۃ	والمتردیۃ
٧٢	٦	طواغیست	طواغیت
"	٢٠	یاورحمت	یادرخت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۵	۱۷	دست بدست بیچنا	بیچنا لکن ایک لینے مین مجلس سے تاخیر یا تخایر کرنا
×	×	×	
۷۶	۱۹	رتوسی	روتی
"	"	بہیجکر	بیچکر
۷۹	۲۱	اتہنی	اٹنی
۸۱	۱۸	یا ہاتھہ امرد کے جو مجبور کریگا یا کنیز کے جو بغی ہوجائیگی	یا امرد کا اوسکے ہاتھہ جو مجبور کریگا یا کنیز کا اوسکے ہاتھہ جو اوس سے حرام کرائیگا
×	×	×	
×	×	×	
۸۱	۱۹	یا ہاتھہ واسطے اہل حرب کے	یا ہاتھہ یا بیچنا ہاتھہ اہل حرب کے
×	×		
۸۲	۱	بنائیگا	×
"	۳	ھمہمہ	دمدمہ
"	۹	یہ ہے	یہ سے
"	۱۲	اصرار	اضرار
۸۳	۵	مکر	مگر
۸۴	۱۱	للمطففین	للمطففین
"	۱۲	ہمالنے	بیچالنے
۸۶	۲	فرض	قرض
۹۳	۱۲	ہوادس	ہوا اوس
۹۷	۱۱	حقیقت	استخفیف

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۳	۱۲	اوسہز	اورلغز
۱۰۴	۷	ہمیم	ہمیم مناع للخیر معتد اثیم
۱۱۲	۱	اجماع کا	اجماع
۱۱۵	۸	حق	احق
۱۱۶	۱۵	حرام	حرام
۱۱۸	۱۴	اورلاٹہی	لاٹہی
۱۲۰	۴	خزیمہ	خزیمۃ
۱۲۲	۱۰	ای قحبہ	ای قحبۃ ای لوطیہ
			یا بنت الزنا
۱۲۲	۱۱	یا بنت الزنا	×
"	۱۲	ولوطیہ	×
۱۲۸	۴	مین سے	سے
۱۳۰	۱۱	وطعم و	وطعم
"	۱۲	ہے کہ	یہ ہے کہ
۱۳۴	۱۰	ذکالما	فکانما
۱۳۸	۱۲	لقف	تقف
۱۳۹	۹	نغیر	تغیر
۱۴۱	۱۴	جر	جسر
۱۴۲	۱	لعنت ہے	×
۱۴۴	۱۴	بگفر	بکفر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۵	۱۵	لاتوذاو	لاتوذوا
۱۴۶	۱	جابر	ہبار
۱۵۳	۳	اورسکر	یا اورسکر
"	۶	فیہا	فیھما
۱۵۷	۱۰	مانگنا	جانکنا
۱۶۰	۵	لما	بما
۱۶۵	۱۳	دین اسلام	دینُ اسلام
۱۶۷	۷	حدیث	وحدیث
۱۷۰	۸	وجہو	وجوہ
۱۷۸	۱۱	مورت	معرفۃ اصوات
۱۷۹	۱۷	التسبیب	التشبیب
۱۸۱	"	یہودداو	یہودوا
۱۸۲	۱۳	عدم	عزم عدم
۱۸۳	۱۳	الزندقۃ	الزنادقۃ
۱۸۵	۱۱	شخص کا	شخص پر
۱۸۸	۶	زلقا	وزلقا
"	۷	شیں	ہاں
۱۸۹	۲۰	نظے	و نظے